جنگ بندی کے دوسرے مرحلے کے آغاز کے ساتھ غزہ میں سیز فائر کی 1244 خلاف ورزیاں ریکارڈ ص:02

ISSN 2977-3555

روزنامہ
صحافت
برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.189, Friday 16 January, 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۱۸۹)، بروز جمعہ، ۱۶ جنوری، ۲۰۲۶ء، ۲۶/رجب المرجب ۱۴۴۷، ۸ صفحات

وٹکوف کا غزہ میں جنگ کے خاتمے کیلئے ٹرمپ منصوبے کے دوسرے مرحلے کے آغاز کا اعلان

غزہ: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف نے غزہ کی پٹی میں جنگ کے خاتمے کے لیے تیار کردہ بیس نکاتی منصوبے کے دوسرے مرحلے کے آغاز کا اعلان کیا ہے۔ اس مرحلے میں غزہ کی پٹی کے لیے ایک ٹیکنوکریٹک انتظامیہ کی تشکیل، تعمیر نو کے عمل کا آغاز اور اسلحہ برداری کے خاتمے جیسے اقدامات شامل ہیں۔

وٹکوف نے وضاحت کی کہ دوسرے مرحلے کی بنیاد غزہ کی پٹی میں ایک عبوری فلسطینی ٹیکنوکریٹک انتظامیہ کے قیام پر ہے جسے قومی کمیٹی برائے انتظام غزہ کا نام دیا گیا ہے۔ یہ کمیٹی مکمل طور پر اسلحہ برداری کے خاتمے کے عمل کا آغاز کرے گی جس میں غیر قانونی اور غیر مجاز انفرادی اسلحہ بھی شامل ہوگا اور اس کے ساتھ ساتھ ہمہ گیر تعمیر نو کے منصوبوں پر عملی کام شروع کیا جائے گا۔

امریکی ایلچی نے اس بات پر زور دیا کہ امریکہ کو حماس سے اس کے تمام وعدوں کی مکمل پاسداری کی توقع ہے جن میں باقی ماندہ قابض اسرائیلی اسیر کی لاش کی فوری حوالگی بھی شامل ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ ان وعدوں میں کسی بھی قسم کی خلاف ورزی کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔

وٹکوف نے دعویٰ کیا کہ ٹرمپ منصوبے کے پہلے مرحلے نے تاریخی پیش رفت حاصل کی ہے جس کے تحت انسانی امداد کی رسائی میں توسیع ہوئی، سیز فائر کو برقرار رکھا گیا اور تمام زندہ اسیران کی بازیابی کے ساتھ ساتھ 28 میں سے 27 ہلاک شدہ قیدیوں کی لاشیں بھی واپس لائی گئیں۔

انہوں نے قطر، مصر اور ترکیہ کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا اور ثالثی کی کوششوں میں ان کے کردار کو فیصلہ کن قرار دیا جس کے باعث اب تک کی پیش رفت ممکن ہو سکی۔ یہ اعلان ان میڈیا رپورٹس کے بعد سامنے آیا ہے جن میں کہا گیا ہے کہ غزہ کی پٹی کے انتظام کے لیے مقرر کی گئی ٹیکنوکریٹک کمیٹی تقریباً تیار ہے اور اب صرف سکیورٹی اور پولیس سے متعلق فائل کو حتمی شکل دی جانا باقی ہے۔

اسی تناظر میں مصری وزیر خارجہ بدر عبدالعاطی نے اعلان کیا کہ غزہ کی پٹی کے انتظام کے لیے بننے والی ٹیکنوکریٹ کمیٹی کے 15 ارکان کے ناموں پر اتفاق ہو چکا ہے۔ فلسطینی دھڑوں اور قوتوں نے بھی ثالثوں کی ان کوششوں کی حمایت کا اظہار کیا ہے جن کا مقصد عبوری کمیٹی کی تشکیل اور اس کے فوری آغاز کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا ہے۔

قاہرہ میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس کے دوران بدر عبدالعاطی نے کہا کہ 15 ارکان پر مشتمل انتظامی کمیٹی کی تشکیل پر اتفاق ہو گیا ہے اور انہیں امید ہے کہ اس کا جلد باضابطہ اعلان کیا جائے گا تاکہ معاہدے کی باقی شقوں پر عمل درآمد کیا جا سکے اور کمیٹی کو غزہ پٹی بھیجا جا سکے جہاں وہ عوامی اور روزمرہ امور کی نگرانی سنبھالے گی۔

قابل ذکر ہے کہ قابض اسرائیل اور اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے گذشتہ اکتوبر میں ٹرمپ کے بیس نکاتی منصوبے پر رضامندی ظاہر کی تھی جس کے تحت ایک فلسطینی ٹیکنوکریٹ ادارہ ایک بین الاقوامی امن کونسل کی نگرانی میں عبوری مدت کے لیے غزہ پٹی کا انتظام سنبھالے گا۔

امریکی سرپرستی میں قابض اسرائیل نے اکتوبر سنہ 2023ء میں غزہ پٹی پر نسل کشی کی جنگ مسلط کی جس کے نتیجے میں 71 ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور ایک لاکھ 71 ہزار سے زیادہ زخمی ہوئے جن کی اکثریت بچوں اور خواتین پر مشتمل ہے۔ اس سفاکیت کے دوران شہری بنیادی ڈھانچے کا تقریباً 90 فیصد حصہ مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔

قابض اسرائیل منصوبے کے دوسرے مرحلے پر عمل درآمد میں مسلسل ٹال مٹول سے کام لے رہا ہے اور اسے غزہ میں موجود اپنے آخری قیدی کی لاش کی حوالگی سے مشروط کر رکھا ہے۔ دوسری جانب حماس کا کہنا ہے کہ شدید تباہی کے باعث لاش کی تلاش اور اس کا نکالنا وقت طلب عمل ہے کیونکہ نسل کشی کی جنگ نے پورے علاقے کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا ہے۔

ایران نے زیادہ تر پروازوں کے لیے فضائی حدود عارضی طور پر بند کر دیں

تہران: ایران نے عارضی طور پر تمام پروازوں کے لیے اپنی فضائی حدود بند کرنے کا اعلان کیا ہے جبکہ بین الاقوامی پروازوں کے لیے خصوصی وقت مقرر کیا گیا ہے، جس کے لیے پیشگی اجازت لینا پڑے گی۔ برطانوی خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق یہ اقدام ایسے وقت میں

سامنے آیا ہے جب امریکہ اور ایران کے درمیان سخت کشیدگی پائی جاتی ہے اور ایران میں حکومت مخالف احتجاج بھی زوروں پر ہے۔ امریکہ کے ایک سرکاری اہلکار کا کہنا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے کچھ اڈوں سے اپنے سرکاری اہلکاوں کو نکالا جا رہا ہے جبکہ اس سے قبل ایران کے ایک سینیئر عہدیدار نے پڑوسی ممالک کو خبردار کیا تھا کہ اگر واشنگٹن کی جانب سے حملہ کیا گیا تو وہاں موجود امریکی اڈوں کو نشانہ بنایا جائے گا۔ تنازعات کے شکار علاقوں میں میزائلوں اور ڈرونز کی موجودگی ایئر لائنز کی ٹریفک کے لیے ایک سنگین خطرے کی نشاندہی کرتی ہے۔ فضائی کمپنیوں نے ایران کی جانب سے فضائی حدود بند کیے جانے پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انڈیا کی سب سے بڑی ایئر لائن انڈیگو کا کہنا ہے کہ اس اقدام سے اس کی پروازیں متاثر ہوں گی۔ فلائٹ ریڈار کے ریکارڈ کے مطابق بندش کے اعلان کے بعد روس کی تہران جانے والی پرواز ایئروفلوٹ کو واپس ماسکو جانا پڑا۔ اس سے قبل بدھ کو جرمنی نے اپنی ایئر لائنز کے لیے نئی ہدایت جاری کی تھیں جن میں ایئر لائنز کو ایران کی فضائی حدود میں داخل ہونے کے حوالے سے خبردار کیا گیا تھا، جس کے بعد لفتھانزا ایئر لائنز نے خطے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے باعث مشرق وسطیٰ کے لیے اپنے فلائٹ شیڈول کو تبدیل کیا تھا۔ امریکہ پہلے ہی اپنی پروازوں کو ایران کی فضائی حدود استعمال کرنے سے منع کر چکا ہے جبکہ ایران اور امریکہ کے درمیان کوئی براہ راست پرواز بھی موجود نہیں ہے۔

''انروا'' کا کردار واضح بین الاقوامی قانونی ذمہ داریوں پر قائم ہے: اقوام متحدہ عہدیدار

غزہ: اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اسی ویں اجلاس کی صدر انالینا بیربوک نے اس بات پر زور دیا ہے کہ جنرل اسمبلی نے فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کی امدادی اور کام کرنے والی ایجنسی انروا کا مینڈیٹ سنہ 2029ء تک کے لیے تجدید کر دیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ انروا کا کردار صرف غزہ تک محدود نہیں بلکہ اردن، لبنان اور شام تک پھیلا ہوا ہے خاص طور پر ایسے وقت میں جب اس کے کام کو نشانہ بنانے والی سیاسی اور قانونی چیلنجز میں اضافہ ہو رہا ہے۔

انالینا بیربوک نے یہ بات اقوام متحدہ کے صدر دفتر میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس کے دوران کہی جو جنرل اسمبلی سے اپنے خطاب اور موجودہ اجلاس کی صدارت کی ترجیحات پر صبح کی بریفنگ کے بعد منعقد ہوئی۔ یہ بیان قابض اسرائیلی کنیسٹ کی جانب سے منظور کی گئی ان قانون سازیوں سے متعلق سوالات کے جواب میں سامنے آیا ہے جو انروا کے کام کو محدود کرنے کے لیے کی گئی ہیں۔

انہوں نے زور دے کر کہا کہ 'انروا' لاکھوں فلسطینی پناہ گزینوں کو تعلیمی، طبی اور انسانی امدادی خدمات فراہم کرنے میں ایک بنیادی کردار ادا کر رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایجنسی کا کام بین الاقوامی قانون کے تحت واضح قانونی ذمہ داریوں پر مبنی ہے جن میں اقوام متحدہ کے مراعات اور استثنیٰ سے متعلق معاہدہ بھی شامل ہے جو تنظیم کے دفاتر کی حرمت اور اس کے کام میں مداخلت کی ممانعت کو یقینی بناتا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ انروا کی حمایت محض انسانی ہمدردی پر مبنی نہیں بلکہ یہ رکن ممالک کی قانونی اور سیاسی ذمہ داریوں کے عکاس ہے۔ انہوں نے اس امر پر بھی زور دیا کہ ایجنسی کا تسلسل بنیادی طور پر ممالک کی مالی وعدوں کی پاسداری اور میزبان ریاستوں کی جانب سے بین الاقوامی اداروں کے ساتھ کیے گئے وعدوں کے احترام پر منحصر ہے۔

وسیع تر تناظر میں انالینا بیربوک نے اپنے ابتدائی کلمات میں کہا کہ کثیر الجہتی نظام اور اقوام متحدہ کے چارٹر کا دفاع آئندہ مرحلے میں ان کی ترجیحات کا مرکزی حصہ ہوگا۔

انہوں نے خبردار کیا کہ عالمی کثیر الجہتی نظام کو بڑھتے ہوئے دباؤ کا سامنا ہے اور بین الاقوامی قانون کی پاسداری اب رکن ممالک کے درمیان مکمل اتفاق رائے کا موضوع نہیں رہی۔

انہوں نے کہا کہ عالمی نظام بتدریج کمزور ہو رہا ہے اور اس صورتحال میں اجتماعی اقدام ناگزیر ہے تاکہ اقوام متحدہ کے قیام کے بنیادی اصولوں کو محفوظ رکھا جا سکے۔

اقوام متحدہ کے آئندہ سیکریٹری جنرل کے انتخاب سے متعلق انہوں نے اعلان کیا کہ امیدواروں کے ساتھ انٹرایکٹو مکالمے کے سیشن اس ہفتے منعقد ہوں گے جو 20 اپریل 2026ء سے شروع ہوگا۔ ان سیشنز کے دوران امیدواروں کو اپنے وژن پیش کرنے رکن ممالک کے سوالات کے جوابات دینے اور سول سوسائٹی کے نمائندوں سے براہ راست مکالمہ کرنے کا موقع ملے گا۔

انہوں نے کہا کہ سیکریٹری جنرل کے انتخاب کا عمل اس نازک عالمی مرحلے میں ایک سیاسی پیغام بھی رکھتا ہے کیونکہ آئندہ سیکریٹری جنرل اقوام متحدہ کے تین بنیادی ستونوں کے ساتھ رکن ممالک کے عزم کی ترجمانی کرے گا جن میں امن اور سکیورٹی ترقی بشمول ماحولیاتی تبدیلی کا مقابلہ اور انسانی حقوق شامل ہیں۔

جنوبی افریقہ کی رکنیت کی معطلی کے تاریخی تناظر سے متعلق ایک سوال کے جواب میں انالینا بیربوک نے کہا کہ جنرل اسمبلی کے پاس بحرانوں کے فوری خاتمے کے لیے کوئی جادوئی اختیارات نہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اسمبلی کا کردار اپنی آئینی ذمہ داریوں پر عمل جاری رکھنا ہے جن میں انروا کی حمایت اور رکن ممالک کو ان کے سیاسی اور مالی وعدوں کی تکمیل پر آمادہ کرنا شامل ہے۔

پریس کانفرنس کے اختتام پر انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ جنرل اسمبلی اپنے دائرہ اختیار کے اندر رہتے ہوئے اپنا کردار ادا کرتی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی اور مالی مشکلات کے باوجود اقوام متحدہ کو اب بھی بیشتر رکن ممالک کی حمایت حاصل ہے خاص طور پر غزہ میں انسانی ردعمل اور انروا کے کام کے تسلسل کے حوالے سے۔

غزہ کے مختلف علاقوں میں قابض اسرائیلی گولہ باری میں دو فلسطینی شہید

غزہ: غزہ کی پٹی میں سیز فائر معاہدے کی مسلسل 95 ویں روز بھی خلاف ورزیوں کے دوران قابض اسرائیلی افواج کی فائرنگ سے دو فلسطینی شہری شہید ہو گئے جبکہ مشرقی علاقوں میں فضائی اور توپ خانے کی بمباری کا سلسلہ دوبارہ تیز ہو گیا۔ اس کے ساتھ شدید موسمی دباؤ کے اثرات غزہ پٹی کے مختلف حصوں میں موجود تقریباً بیس لاکھ بے گھر فلسطینیوں کی زندگیوں کو مزید اجیرن بنا رہے ہیں۔

ایک مقامی ذریعے نے تصدیق کی کہ بدھ کی سہ پہر خان یونس میں ناصر میڈیکل کمپلیکس ہسپتال میں ایک شہید کی میت لائی گئی جو شہر کے بنی سہیلہ چوک کے قریب قابض اسرائیلی افواج کی فائرنگ کا نشانہ بنا۔

اس سے قبل صبح کے وقت ایک طبی ذریعے نے بتایا تھا کہ ناصر میڈیکل کمپلیکس ہسپتال میں خدمات انجام دینے والے نرس حاتم ابو صالح قابض افواج کی فائرنگ سے بنی سہیلہ چوک کے قریب مشرقی خان یونس میں شہید ہو گئے۔

دوسری جانب قابض اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے آج صبح رفح کے مغربی علاقے میں چھ مسلح افراد کو ہدف بنا کر قتل کیا ہے۔ ان کے مطابق انہیں گذشتہ رات دیکھا گیا تھا تاہم اس حوالے سے فلسطینی ذرائع کی جانب سے کوئی تصدیق سامنے نہیں آئی۔

قابل ذکر ہے کہ مزاحمتی ذرائع نے چند ہفتے قبل اعلان کیا تھا کہ رفح کی سرنگوں میں موجود درجنوں مجاہدین سے رابطہ منقطع ہو گیا ہے اور انہیں بحفاظت نکالنے کے لیے بات چیت کی گئی تھی مگر قابض اسرائیل نے اس معاملے میں ٹال مٹول سے کام لیا اور وقفے وقفے سے ان میں سے بعض کو قتل کرنے کے دعوے کرتا رہا۔

اس سے قبل میدانی ذرائع نے بتایا کہ قابض اسرائیلی ہیلی کاپٹروں نے بدھ کی صبح جنوبی غزہ پٹی میں واقع شہر رفح کے شمالی محلوں پر فائرنگ کی جو تین ماہ قبل نافذ ہونے والے سیز فائر معاہدے کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

قابض اسرائیلی طیاروں نے رفح شہر کے مغربی علاقوں پر یکے بعد دیگرے فضائی حملے کیے جن کے باعث شہریوں میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا جیسا کہ عینی شاہدین نے بتایا۔ اسی طرح قابض افواج کے توپ خانے نے جنوبی غزہ کی پٹی میں خان یونس شہر کے شمال مشرقی علاقوں اور وسطی غزہ میں واقع البریج کیمپ کے مشرقی حصوں کو نشانہ بنایا۔

قابض اسرائیلی ہیلی کاپٹر جنوبی غزہ کی پٹی میں خان یونس شہر کے اوپر انتہائی نچلی پروازیں کرتے رہے۔ گذشتہ شب شمالی غزہ میں جبالیہ کیمپ میں نوجوان احمد رائد ابو حسین قابض اسرائیلی فوجیوں کی فائرنگ سے زخمی ہونے کے بعد زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گئے۔ یہ تمام پیش رفت اس حقیقت کے ساتھ سامنے آ رہی ہے کہ قابض اسرائیلی افواج 10 اکتوبر سنہ 2025ء سے نافذ سیز فائر معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیاں کر رہی ہیں۔ میدانی ذرائع کے مطابق روزانہ کی بنیاد پر سینکڑوں خلاف ورزیاں ریکارڈ کی گئی ہیں جن میں فائرنگ، فضائی اور توپ خانے کی بمباری اور جنگی طیاروں کی مسلسل پروازیں شامل ہیں۔ ان خلاف ورزیوں کے نتیجے میں اب تک کم از کم 450 فلسطینی شہید اور 1236 زخمی ہو چکے ہیں۔

اسی دوران شدید موسمی دباؤ کے باعث غزہ کی پٹی میں بے گھر فلسطینیوں کی مشکلات میں خطرناک حد تک اضافہ ہو گیا ہے۔ گذشتہ دو دنوں کے دوران سات فلسطینی اس وقت جان کی بازی ہار گئے جب پہلے سے بمباری سے متاثرہ عمارتیں منہدم ہو گئیں یا شدید سردی نے ان کی جان لے لی۔ سینکڑوں ہزار فلسطینی بوسیدہ خیموں میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں جن میں سے بارش اور تیز ہواؤں کے باعث سیکڑوں خیمے اکھڑ چکے ہیں۔

غزہ انتظامی کمیٹی کا خیر مقدم، سیز فائر معاہدے کی تمام شرائط پر عمل درآمد چاہتے ہیں: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے غزہ کی پٹی کے انتظام کے لیے کمیٹی کی تشکیل کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا ہے کہ قابض اسرائیل کو سیز فائر معاہدے کی تمام شقوں پر عمل درآمد کا پابند بنایا جائے۔ ان شقوں میں سر فہرست رفح کراسنگ کی مکمل بحالی اور غزہ کی پٹی سے قابض افواج کا مکمل انخلا شامل ہے۔

حماس کا یہ موقف اس کے سیاسی بیورو کے سربراہ کے میڈیا مشیر طاہر النونو نے امریکہ کی جانب سے غزہ معاہدے کے دوسرے مرحلے کے آغاز کے اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے بیان کیے۔

طاہر النونو نے الجزیرہ چینل سے گفتگو کے دوران واضح کیا کہ حماس طویل عرصے سے غزہ کے لیے انتظامی کمیٹی کی تشکیل کی مکمل حمایت کرتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ کمیٹی کا عملی طور پر کام شروع کرنا ایک ایسا اہم قدم ہے جو غزہ کی پٹی میں فلسطینی عوام کی طویل اذیت اور مشکلات کے خاتمے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ حماس کمیٹی کی کامیابی کے لیے ہر ممکن کوشش کرے گی تاکہ غزہ پٹی میں استحکام پیدا ہو اور معمول کی زندگی کی واپسی کی راہ ہموار کی جا سکے۔

امریکی ایلچی اسٹیو وٹکوف کی جانب سے معاہدے کے دوسرے مرحلے پر عمل درآمد کے اعلان کے حوالے سے طاہر النونو نے کہا کہ حماس ان تمام معاہدوں کی پابند ہے جن پر اس نے دستخط کیے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس کے بدلے قابض اسرائیل کو بھی اپنے وعدوں پر عمل درآمد کا پابند بنایا جائے گا بالخصوص رفح کراسنگ کو دونوں سمتوں میں کھولنا اور غزہ کی پٹی سے قابض فوج کا مکمل انخلا یقینی بنانا نیز اشیا، امدادی سامان اور تعمیراتی مواد کی آزادانہ ترسیل کی ضمانت دینا شامل ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ قابض اسرائیل اور فلسطینی مزاحمت نے گذشتہ اکتوبر میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بیس نکاتی منصوبے پر رضامندی ظاہر کی تھی جس کے مطابق ایک فلسطینی ٹیکنوکریٹ ادارہ ایک بین الاقوامی امن کونسل کی نگرانی میں عبوری مدت کے لیے غزہ پٹی کا انتظام سنبھالے گا۔

خبر رساں ایجنسی رائٹرز کے مطابق یہ فلسطینی کمیٹی 14 ارکان پر مشتمل ہوگی جس کی سربراہی علی شعث کریں گے جو فلسطینی اتھارٹی میں سابق نائب وزیر رہ چکے ہیں اور صنعتی علاقوں کی ترقی کے ذمہ دار بھی رہے ہیں۔

ضمانتوں کے حوالے سے طاہر النونو نے بتایا کہ ثالثوں کے ساتھ ہونے والی ملاقاتوں میں اس بات کی یقین دہانیاں شامل ہیں کہ معاہدے کے دوسرے مرحلے پر عمل درآمد جاری رہے گا۔ انہوں نے اسے درست سمت میں ایک قدم قرار دیا جو انتظامی کمیٹی کو اپنی مکمل ذمہ داریاں سنبھالنے کے قابل بنائے گا جن میں کراسنگز کی بحالی، امداد کی فراہمی، قابض افواج کا انخلا، پائیدار سکون کی بحالی اور بحالی و ہمہ گیر تعمیر نو کے لیے سازگار حالات کی تیاری شامل ہے۔

قابض اسرائیل کی جانب سے معاہدے کی ممکنہ خلاف ورزیوں کے خدشات پر تبصرہ کرتے ہوئے طاہر النونو نے کہا کہ قابض اسرائیل روزانہ کی بمباری، ٹارگٹ کلنگ، قتل و غارت، کنٹرول کے علاقوں میں توسیع اور انتظامی کمیٹی کے کام میں رکاوٹیں ڈال کر معاہدے سے راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

انہوں نے نشاندہی کی کہ ثالثوں کے ساتھ مسلسل رابطے جاری ہیں تاکہ قابض اسرائیل کو معاہدے کی تمام ذمہ داریاں پوری کرنے پر مجبور کیا جا سکے جن میں وہ نکات بھی شامل ہیں جو صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے منصوبے میں طے پائے تھے اور جن پر تمام فریقوں نے اتفاق کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگرچہ معاہدے سے انحراف کی کوششیں جاری ہیں تاہم عمل درآمد یقینی بنانے کی جدوجہد بھی پوری قوت سے جاری ہے۔

آنے والے مرحلے کے بارے میں طاہر النونو نے کہا کہ حماس ثالثوں، عالمی برادری اور علاقائی فریقوں کے ساتھ قریبی اور بھرپور رابطہ جاری رکھے گی تاکہ کشیدگی میں کمی، معمول کی زندگی کی واپسی، فلسطینی عوام کے اتحاد اور مشترکہ قومی جدوجہد کو فروغ دیا جا سکے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ عالمی برادری کی جانب سے سلامتی، استحکام، بحالی اور تعمیر نو کے حق میں موجود سیاسی ارادہ جلد عملی حقیقت میں ڈھل جائے گا۔

واضح رہے کہ امریکی ایلچی اسٹیو وٹکوف نے اس سے قبل بدھ کے روز ٹرمپ کے بیس نکاتی منصوبے کے دوسرے مرحلے کے آغاز کا اعلان کیا تھا جس کا مقصد غزہ میں تنازع کے خاتمے کے لیے ایک عبوری فلسطینی ٹیکنوکریٹک انتظامیہ کا قیام اور اس کے ساتھ ساتھ مکمل اسلحہ برداری کے خاتمے کا عمل شروع کرنا اور وسیع پیمانے پر تعمیر نو کے منصوبے نافذ کرنا ہے۔

وٹکوف نے اس موقع پر کہا تھا کہ امریکہ حماس سے اس کی تمام ذمہ داریوں کی مکمل پاسداری کی توقع رکھتا ہے جن میں باقی ماندہ قابض اسرائیلی اسیر کی لاش کی فوری حوالگی بھی شامل ہے اور کسی بھی قسم کی خلاف ورزی کے سنگین نتائج کی دھمکی دی تھی۔

قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ کی پٹی پر مسلط کی گئی نسل کش جنگ جو پورے دو برس تک جاری رہی اس کے نتیجے میں 71 ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور 171 ہزار سے زیادہ زخمی ہوئے جن کی اکثریت بچوں اور خواتین پر مشتمل ہے۔ اس دوران شہری بنیادی ڈھانچے کا تقریباً 90 فیصد حصہ مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا جو قابض ریاست کی سفاکیت کا کھلا ثبوت ہے۔

جنگ بندی کے دوسرے مرحلے کے آغاز کے ساتھ غزہ میں سیز فائر کی 1244 خلاف ورزیاں ریکارڈ

غزہ: غزہ میں حکومتی میڈیا دفتر نے بتایا ہے کہ قابض اسرائیل نے 10 اکتوبر 2025ء کو سیز فائر کے فیصلے کے نفاذ سے لے کر آج جمعرات 15 جنوری 2026ء کی صبح تک یعنی 95 دنوں کے دوران معاہدے کی سنگین اور منظم خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ یہ اقدامات بین الاقوامی انسانی قانون کی کھلی پامالی ہیں اور سیز فائر کی روح اور اس سے منسلک انسانی پروٹوکول کی شقوں کو جان بوجھ کر کھوکھلا کرنے کے مترادف ہیں۔

خلاف ورزیاں

دفتر نے جمعرات کو جاری بیان میں واضح کیا کہ متعلقہ سرکاری اداروں نے معاہدے کی 1244 خلاف ورزیوں کا ریکارڈ مرتب کیا جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

402 براہ راست فائرنگ کے جرائم جو نہتے شہریوں کو نشانہ بناتے رہے۔

66 فوجی گاڑیوں کی رہائشی علاقوں میں دراندازی کے جرائم۔

581 بمباری اور نہتے شہریوں اور ان کے گھروں کو نشانہ بنانے کے جرائم۔

195 گھروں اداروں اور شہری عمارتوں کو دھماکوں سے اڑانے اور تباہ کرنے کے جرائم۔

بیان میں بتایا گیا کہ ان منظم خلاف ورزیوں کے نتیجے میں 449 شہری شہید ہوئے جن کی لاشیں ہسپتالوں تک پہنچ سکیں جبکہ 1246 افراد زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ قابض اسرائیلی افواج نے 50 شہریوں کو غیر قانونی طور پر گرفتار بھی کیا۔

انسانی پہلو

انسانی صورتحال کے حوالے سے حکومتی میڈیا دفتر نے زور دیا کہ غزہ پٹی سست روی سے جاری اجتماعی نسل کشی کا سامنا کر رہی ہے۔ قابض اسرائیل معاہدے اور انسانی پروٹوکول میں درج اپنی ذمہ داریوں سے مسلسل پہلوتہی کر رہا ہے اور طے شدہ امداد کی کم از کم مقدار تک پہنچانے کا بھی پابند نہیں رہا۔

دفتر نے نشاندہی کی کہ معاہدے کے پہلے مرحلے کے دوران 95 دنوں میں غزہ کی پٹی میں صرف 611,24 امدادی ٹرک داخل ہو سکے حالانکہ 000,57 ٹرکوں کا داخلہ طے پایا تھا۔ یومیہ اوسط صرف 259 ٹرک رہی جبکہ معاہدے کے مطابق روزانہ 600 ٹرک داخل ہونا تھے۔ اس طرح قابض اسرائیل نے محض 43 فیصد تک عمل کیا جس کے باعث خوراک ادویات پانی اور ایندھن کی شدید قلت برقرار رہی اور غزہ میں انسانی المیے کی شدت میں مزید اضافہ ہوا۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ قابض اسرائیل جن غذائی اشیا کو داخل ہونے دیتا ہے ان میں سے زیادہ تر کی غذائی افادیت نہایت کم ہے جبکہ غذائیت سے بھرپور اور ضروری خوراک کی رسائی روکی جا رہی ہے۔ یہ امر اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ قابض اسرائیل دانستہ طور پر بھوک اور پیاس کو بطور ہتھیار استعمال کرتے ہوئے منظم پالیسی پر عمل پیرا ہے۔

ایندھن کے بارے میں بتایا گیا کہ اسی مدت کے دوران غزہ کی پٹی میں صرف 601 ایندھن کے ٹرک داخل ہوئے جبکہ 750,4 ٹرکوں کا داخلہ طے تھا۔ یومیہ اوسط محض 6 ٹرک رہی حالانکہ معاہدے کے تحت روزانہ 50 ٹرک مخصوص تھے یعنی عمل درآمد کی شرح تقریباً 12 فیصد رہی۔ اس صورتحال نے ہسپتالوں بیکریوں پانی اور نکاسی آب کے مراکز کو تقریباً مفلوج کر کے رکھ دیا اور شہری آبادی کی اذیت میں کئی گنا اضافہ کر دیا۔

پناہ اور رہائش

رہائش کے شعبے کے حوالے سے حکومتی میڈیا دفتر نے ایک بار پھر غزہ میں غیر معمولی اور گہرے انسانی بحران کے بگڑتے خدشات سے خبردار کیا۔ قابض اسرائیل سرحدی گزرگاہیں بند رکھے ہوئے ہے اور متحرک مکانات کیبنز خیمے اور پلاسٹک شیٹس سمیت رہائشی سامان کے داخلے سے انکار کر رہا ہے جو معاہدے اور بین الاقوامی انسانی قانون کی صریح خلاف ورزی ہے۔

دفتر نے کہا کہ یہ ظالمانہ پالیسیاں اس وقت اختیار کی جا رہی ہیں جب موسم سرما کے آغاز کے ساتھ شدید موسمی دباؤ غزہ پٹی سے ٹکرا رہے ہیں۔ ان حالات میں 50 سے زائد مکانات اور عمارتیں جو پہلے ہی بمباری سے متاثر تھیں منہدم ہو گئیں جس کے نتیجے میں درجنوں شہری شہید اور زخمی ہوئے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے اصل گھروں کی تباہی کے بعد انہی خستہ حال عمارتوں میں پناہ لی تھی جبکہ کوئی محفوظ متبادل موجود نہ تھا۔

بیان میں خیموں میں رہنے والے بے گھر افراد میں شدید سردی کے باعث اموات کی بھی اطلاع دی گئی۔ اس دوران 000,127 سے زائد خیمے ناکارہ ہو چکے ہیں اور ڈیڑھ ملین سے زیادہ بے گھر افراد کے لیے کم از کم تحفظ فراہم کرنے کے قابل نہیں رہے۔ یہ سب ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب غزہ شدید سردی کے مرحلے میں داخل ہو چکا ہے جو اس دانستہ غفلت کے جاری رہنے کی صورت میں مزید اموات کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔

حکومتی میڈیا دفتر نے زور دے کر کہا کہ ان خلاف ورزیوں اور جارحانہ اقدامات کا تسلسل سیز فائر کو سبوتاژ کرنے کی خطرناک کوشش ہے اور ایک ایسی انسانی مساوات مسلط کی جا رہی ہے جو جبر بھوک اور بلیک میلنگ پر مبنی ہے۔ دفتر نے قابض اسرائیل کو انسانی صورتحال میں مسلسل بگاڑ شہادتوں اور املاک کی تباہی کا مکمل ذمہ دار ٹھہرایا خاص طور پر ایسے وقت میں جب مکمل اور پائیدار سیز فائر نافذ ہونا چاہیے تھا۔

دفتر نے امریکی صدر ٹرمپ معاہدے کے ضامن ممالک ثالثوں اور عالمی برادری بشمول اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی قانونی اور اخلاقی ذمہ داریاں پوری کریں اور قابض اسرائیل کو اس کے تمام وعدوں پر بغیر کسی کمی کے عمل درآمد پر مجبور کریں۔ ساتھ ہی شہریوں کے تحفظ فوری اور محفوظ امدادی رسائی ایندھن کی فراہمی متحرک مکانات کیبنز اور رہائشی سامان کے داخلے کو یقینی بنایا جائے تاکہ غزہ پٹی میں بگڑتے انسانی المیے کا حقیقی حل ممکن ہو سکے۔

غزہ کے لیے عبوری انتظامی کمیٹی کا قیام، امید کی کرن، مگر قابض اسرائیل کی رکاوٹوں کا خوف

غزہ: غزہ کی پٹی کے انتظامی امور کی عبوری قومی کمیٹی کی حتمی تشکیل ایسے نازک لمحے میں سامنے آئی ہے جب جنگ بندی کے حالات، سیاسی، سکیورٹی اور انسانی پیچیدگیوں کے ساتھ الجھے ہوئے ہیں۔

یہ کمیٹی کسی عام اور ہموار انتظامی بحالی کے پس منظر میں قائم نہیں ہوئی بلکہ ایک ایسے ماحول میں جنم لے رہی ہے جو جنگ کی شدت، اداراتی ڈھانچوں کے انہدام، قابض اسرائیل کی مسلسل تنگ نظری اور بین الاقوامی تقاضوں سے متاثر ہے، جو انسانی بہانوں کے تحت فلسطینی حقیقت کو دوبارہ ترتیب دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ موقف انسانی بحران کے حجم اور انتظامی خلا کی سنگینی کو اجاگر کرتا ہے، جس کی وجہ سے مختلف فریقین عبوری کمیٹی کو صرف ایک عارضی آلہ سمجھ کر تعاون کر رہے ہیں، نہ کہ یہ کسی حتمی سیاسی حل کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

کامیابی کے عناصر

مصنف علاء ریماوی نے کہا کہ غزہ میں عبوری کمیٹی کا قیام ایک طویل عمل کے بعد ممکن ہوا اور یہ جنگ بندی کے دوسرے مرحلے میں داخل ہونے کی واضح نشانی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی خیر مقدم اس انسانی اور انتظامی ضروریات سے جڑا ہوا ہے جو غزہ میں موجود خراب حالات نے پیدا کی ہیں۔

ریماوی نے نامہ نگار سے گفتگو میں کہا کہ کمیٹی میں کچھ کامیابی کے عناصر موجود ہیں، سب سے اہم یہ کہ یہ حقیقی اور فوری ضرورت کے جواب میں فلسطینی سطح پر کام کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، جب کہ اس مرحلے میں کوئی مؤثر متبادل موجود نہیں ہے جو غزہ کی پٹی کے امور کو سنبھال سکے۔

انہوں نے کہا کہ کمیٹی کے کام کے لیے بین الاقوامی حمایت اسے فلسطینی اثر و رسوخ رکھنے والے گروپوں میں جزوی قبولیت دیتی ہے، جو سیاسی طور پر اسے ناکام کرنے کی کوششوں کو کم کر سکتی ہے۔

ریماوی نے کہا کہ کمیٹی کی جغرافیائی ساخت غزہ میں کسی حد تک اتفاق رائے پیدا کر سکتی ہے، اگرچہ مکمل اتفاق نہیں اور انسانی و اقتصادی پہلو تیز نتائج حاصل کرنے کے لیے سب سے وسیع راستہ فراہم کرتے ہیں، جیسے امدادی یا انسانی مداخلت جو براہِ راست لوگوں کی ضروریات سے متعلق ہو۔

ناکامی کے عوامل

تاہم ریماوی نے خبردار کیا کہ ناکامی کے عوامل زیادہ سنگین ہیں، کیونکہ بین الاقوامی مداخلت فلسطینی قومی مطالبات اور بین الاقوامی ارادوں میں گہرا فرق پیدا کر سکتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ کمیٹی سیاسی شناخت کے بحران میں داخل ہو سکتی ہے جب فلسطینی فریقین یہ دیکھیں کہ اس کے عمل کی رہنمائی اصل میں ان کے کنٹرول میں نہیں بلکہ بین الاقوامی دباؤ اور حدود کے تابع ہے، جس سے اس کی قومی قانونی حیثیت متاثر ہو سکتی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ غزہ کی پیچیدہ جغرافیائی اور سیاسی صورتحال اور درپیش مسائل کمیٹی کے لیے عملی اور انتظامی رکاوٹیں پیدا کر سکتے ہیں، خاص طور پر قابض اسرائیل کی پالیسی کی وجہ سے جو حرکت اور کام کے دائرہ کار کو محدود کرے گی۔

قبضہ اور امریکی ویٹو

سیاسی تجزیہ کار عادل شدید نے کہا کہ کمیٹی کی کامیابی یا ناکامی بالآخر قابض اسرائیل کے رویے اور امریکی حمایت پر منحصر ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا کمیٹی کے قیام کے بعد عملی طور پر سرحدیں کھلیں گی، امداد کا باقاعدہ داخلہ ممکن ہوگا اور حقیقی تعمیر نو شروع ہو سکے گی اور ساتھ ہی غزہ سے قابض اسرائیلی انخلا عمل میں آئے گا، جہاں ابھی بھی فوجی موجودگی فعال ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدامات کمیٹی کی کامیابی یا ناکامی کے لیے واحد راستہ ہیں اور قابض اسرائیل اس کے برعکس سیاسی اور میڈیا بیانیہ تیار کر رہا ہے تاکہ کسی بھی ممکنہ ناکامی کی ذمہ داری حماس پر ڈال سکے اور کمیٹی کے کام میں رکاوٹ کے الزامات لگائے جائیں۔

انہوں نے کہا کہ یہ راستہ عبوری مرحلے کو طول دینے اور قابض اسرائیل کو غالب رکھنے کے لیے بنایا گیا ہے، کیونکہ وہ غزہ کے میدان میں اور انسانی صورتحال کے تمام پہلوؤں پر حقیقی کنٹرول رکھتا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ عمومی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قابض اسرائیل کے لیے غزہ میں موجودہ حالات کو ختم کرنا حقیقی سکیورٹی مفاد نہیں، اور وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو اپنی پالیسیوں کو جاری رکھنے کی کوشش میں ہیں، جس کی وجہ سے غزہ میں حقیقی استحکام کے امکانات محدود ہیں۔

عبوری ادارہ

مصنف محمد ہلسہ نے کہا کہ کمیٹی کو محدود اختیارات رکھنے والا عبوری ادارہ سمجھ کر کام لینا چاہیے، حقیقی حکومت نہیں۔ توقعات کی زیادتی جلد مایوسی اور اندرونی تصادم کا سبب بن سکتی ہے۔ انہوں نے نامہ نگار سے گفتگو میں کہا کہ کمیٹی کی جغرافیائی اور سماجی ساخت اسے عوامی قبولیت دے سکتی ہے، کیونکہ غزہ میں جنگوں کے بعد سماجی قانونی حیثیت سیاسی سرکاری حیثیت سے زیادہ اثر رکھتی ہے۔

قابض صہیونی فوج نے الخلیل میں شہید عمران الاطرش کے اہل خانہ کا گھر مسمار کر دیا

قابض اسرائیلی فوج نے جمعرات کی صبح الخلیل شہر میں شہید عمران الاطرش کے اہل خانہ کا گھر مسمار کر دیا۔ یہ کارروائی ایک وسیع فوجی یلغار کے بعد عمل میں لائی گئی جو متعدد سمتوں سے کی گئی اور اس میں بڑی تعداد میں قابض فوجیوں اور فوجی گاڑیوں نے حصہ لیا۔

مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض اسرائیلی فوج نے الخلیل شہر کے جنوب میں واقع خلہ نفیسہ کے علاقے پر دھاوا بولا اور شہید عمران الاطرش کے گھر پر چھاپہ مارا۔ اس دوران اہل خانہ کو طاقت کے زور پر گھر خالی کرنے پر مجبور کیا گیا جس کے بعد مسماری کا عمل شروع کیا گیا۔ قابض فوج نے پورے علاقے کو سخت فوجی گھیرے میں لے لیا اور اس دوران قریبی گھروں پر بھی دھاوے بولے گئے۔

انہی ذرائع کے مطابق قابض فوجیوں نے نشانہ بنائے گئے گھر کے اطراف رہنے والے درجنوں فلسطینی خاندانوں کو بھی اپنے گھروں سے نکلنے پر مجبور کیا جبکہ علاقے میں فوجی گشت اور بلڈوزروں کی بھرپور موجودگی برقرار رہی۔

واضح رہے کہ شہید عمران الاطرش مغربی کنارے کے جنوب میں واقع گوش عتصیون نامی صہیونی استعماری کمپلیکس کے قریب تقریباً دو ماہ قبل پیش آنے والے گاڑی چڑھانے اور چاقو حملے کی کارروائی کرنے والوں میں شامل تھے۔ اس کارروائی میں متعدد صہیونی آبادکار ہلاک اور زخمی ہوئے تھے۔

قابض اسرائیلی فوج نے گذشتہ دسمبر میں شہید کے اہل خانہ کو گھر مسمار کرنے کے ارادے سے آگاہ کیا تھا۔ یہ اطلاع اس وقت دی گئی جب عمران الاطرش 18 نومبر کو اپنے ساتھی شہید ولید صبارنہ کے ہمراہ کارروائی انجام دینے کے بعد قابض فوجیوں کی فائرنگ سے شہید ہو گئے تھے۔

شہید کے گھر کی مسماری قابض اسرائیل کی اجتماعی سزا کی اس منظم پالیسی کا حصہ ہے جس کے تحت شہداء کے اہل خانہ کو اجتماعی سزا دی جاتی ہے تاکہ فلسطینی عوام کی مزاحمت اور ثابت قدمی کو توڑا جا سکے مگر اس طرح کے مظالم فلسطینی قوم کے عزم اور اپنے حقوق کے دفاع کے جذبے کو مزید مضبوط کر رہے ہیں۔

جنین کے قیدی معمر صباح 23 سال بعد صہیونی زندانوں سے رہا

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے جنین کے شہری قیدی معمر صباح کو رہا کر دیا، جنہوں نے قابض

اسرائیل کی جیلوں میں 23 سال گزارے۔ قیدی کے اہل خانہ اور چاہنے والوں نے جنین میں ان کے گھر پر ان کا استقبال کیا، جہاں خوشی اور مسرت کی فضائیں چھا گئیں۔ قیدی کی والدہ محترمہ صباح نے اپنے بیٹے کی طویل قید کے بعد آزادی پر خوشی کا اظہار کیا، لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ ان کی خوشی ادھوری رہتی ہے جب وہ ان قیدیوں کو یاد کرتی ہیں جو اب بھی جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے عزیز اب بھی جیلوں میں ہیں اور وہ چاہتی تھیں کہ ان کی رہائی ان کے بیٹے سے پہلے ہو اور انہوں نے یقین دلایا کہ تمام قیدیوں نے بے پناہ قربانیاں دیں اور اذیتیں سہیں۔ قیدی رہائی کے بعد معمر صباح نے کہا کہ آزادی کا لمحہ ہر فلسطینی قیدی کے لیے زندگی کے سب سے حسین لمحات میں سے ہے، اور ان کی دعا ہے کہ تمام قیدی جلد آزادی حاصل کریں۔ صباح نے وضاحت کی کہ ان کے جذبات خوشی اور غم کے امتزاج میں ہیں، خوشی اپنی آزادی پر اور غم اس بات پر کہ بہت سے قیدی اب بھی قابض اسرائیل کی جیلوں میں مصیبتیں جھیل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر آغاز کا ایک اختتام ہوتا ہے، اور قید کا اختتام آزادی ہے، اور وہ اپنی زندگی کا وقت اپنی فیملی کی خدمت اور غائب سالوں کا ازالہ کرنے میں وقف کریں گے۔ قیدی رہائی کے بعد معمر صباح نے کہا کہ جیلوں میں قیدیوں کی حالت بیان سے باہر ہے، جہاں انہیں بے مثال اور منظم اذیتوں کا سامنا ہے، اور انہوں نے عالمی برادری سے اپیل کی کہ قیدیوں کی جان و آزادی کے لیے فوری مداخلت کرے۔

غزہ کی انتظامی کمیٹی کے سربراہ علی شعث کون ہیں؟

غزہ: فلسطینی انجینئر علی عبدالحمید شعث کا نام فلسطین میں منصوبہ بندی اور ترقی کے نمایاں چہروں میں شمار ہوتا ہے۔ ان کا طویل پیشہ ورانہ سفر سرکاری خدمات، انتظامی قیادت اور ترقیاتی مشاورت کے امتزاج سے عبارت ہے جس نے قومی تعمیر نو کے عمل میں گہری چھاپ چھوڑی۔

علی شعث کا تعلق غزہ کی پٹی کے جنوبی شہر خان یونس سے ہے۔ گذشتہ دنوں انہیں فلسطینی ٹیکنوکریٹس پر مشتمل ایک کمیٹی کی سربراہی سونپی گئی ہے جسے قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ پر مسلط کی گئی نسل کشی کی جنگ کے نتیجے میں ہونے والی وسیع تباہی کے بعد کے مرحلے میں غزہ پٹی کے انتظام کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ یہ سفاک جنگ سنہ 2023ء میں شروع ہوئی تھی جس نے غزہ کو کھنڈر بنا دیا۔

اپنے پیشہ ورانہ سفر کے دوران علی شعث نے فلسطینی شہروں اور صنعتی علاقوں کی ترقی میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے قومی معیشت کی معاون ترقیاتی پالیسیوں کی تشکیل میں حصہ لیا اور پائیدار ترقی کے منصوبوں کی خدمت کے لیے صنعتی شعبے کی تقویت اور اطلاقی تحقیق کے فروغ کی خاطر تعلیمی اداروں کے ساتھ تعاون کے معاہدوں پر دستخط میں بھی کردار ادا کیا۔

پیدائش اور تعلیمی تشکیل

علی عبدالحمید شعث سنہ 1958ء میں خان یونس گورنری میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے سنہ 1982ء میں قاہرہ کی جامعہ عین شمس سے سول انجینئرنگ میں بیچلر کی ڈگری حاصل کی اور پھر سنہ 1986ء میں اسی شعبے میں ماسٹرز مکمل کیا۔

بعد ازاں سنہ 1989ء میں انہوں نے برطانیہ کی کوئنز یونیورسٹی سے سول انجینئرنگ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی جس میں ان کی توجہ بنیادی ڈھانچے کی منصوبہ بندی اور شہری ترقی پر مرکوز رہی۔

پیشہ ورانہ اور اداراجاتی سفر

علی شعث نے فلسطینی قومی اتھارٹی کے مختلف اہم اداروں میں نمایاں مناصب سنبھالے تاہم وہ کسی براہ راست جماعتی وابستگی کے بغیر خدمات انجام دیتے رہے۔ انہیں وزارت منصوبہ بندی اور بین الاقوامی تعاون کا نائب وزیر مقرر کیا گیا جہاں انہوں نے اتھارٹی کے ابتدائی قیام کے مراحل میں اسٹریٹجک ترقیاتی منصوبوں کی تیاری میں حصہ لیا۔

وہ وزارت ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے سیکریٹری بھی رہے اور اہم بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں اور سڑکوں کے نیٹ ورک پر عمل درآمد کی نگرانی کی۔

بعد ازاں انہوں نے فلسطینی صنعتی شہروں کی جنرل اتھارٹی کی سربراہی کی اور سرمایہ کاری اور روزگار کے مواقع بڑھانے کے لیے صنعتی زونز کے انتظام اور ترقی میں کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ وہ فلسطینی ہاؤسنگ کونسل اور فلسطینی پورٹس اتھارٹی کے سربراہ بھی رہے جہاں انہوں نے ہاؤسنگ اور بندرگاہوں کے شعبوں کی تنظیم اور ترقی میں حصہ لیا۔

مشاورتی میدان میں انہوں نے فلسطینی ترقی اور تعمیر نو کے ادارے بکدار کے مشیر کے طور پر خدمات انجام دیں جبکہ وزیر ہاؤسنگ اور عوامی تعمیرات کے مشیر بھی رہے۔

سیاسی کردار اور جنگ کے بعد کا مرحلہ

سیاسی طور پر علی شعث کی موجودگی سنہ 2005ء میں حتمی حیثیت کے مذاکراتی عمل میں نمایاں رہی جہاں انہوں نے سرحدوں اور بحری گزرگاہوں سے متعلق فائلوں پر توجہ مرکوز رکھی۔

اقتصادی ترقی اور تعمیر نو کے شعبوں میں ان کے وسیع تجربات نے انہیں اس قابل بنایا کہ غزہ کی پٹی میں جنگ کے بعد کے مرحلے کے لیے مقرر کی گئی فلسطینی ٹیکنوکریٹس کمیٹی کی قیادت سنبھال سکیں۔

14 جنوری 2026ء کو جمہوریہ مصر، ریاست قطر اور جمہوریہ ترکیہ نے باضابطہ طور پر اعلان کیا کہ علی شعث کی سربراہی میں غزہ کی پٹی کے انتظام کے لیے ٹیکنوکریٹس کمیٹی کی تشکیل مکمل ہو چکی ہے۔ ان ممالک نے اس پیش رفت کو غزہ میں استحکام کی حمایت اور انسانی حالات کی بہتری کے لیے ایک اہم قدم قرار دیا۔ ثالثوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ کمیٹی کی تشکیل غزہ میں سیز فائر کے معاہدے کے دوسرے مرحلے پر عمل درآمد کی راہ ہموار کرے گی جو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے اعلان کردہ منصوبے کے مطابق ہے۔ اس اقدام سے کشیدگی کے استحکام اور نئے تصادم کی روک تھام میں مدد ملنے کی توقع ہے۔ یہ پیش رفت 9 اکتوبر 2025ء کو شرم الشیخ میں اسی منصوبے کے پہلے مرحلے پر اتفاق کے اعلان کے بعد سامنے آئی۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

گیگ ملازمین کی فکر

مرکزی حکومت کی طرف سے آن لائن کمپنیوں کے دس منٹ کے اندر سامان پہنچانے کے دعوے پر پابندی کے بعد کمپنیوں نے اپنے پلیٹ فارم سے اس دعوے کو ہٹا دیا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ حکومت کو اس معاملے میں مداخلت کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا یہ کمپنیوں کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ اپنے کارکنوں کی حفاظت اور بہبود کو یقینی بنائیں؟ یہ معاملہ حیدرآباد میں سڑک حادثہ میں ہلاک ہونے والے شخص کی موت سے متعلق ہے۔ Zepto نامی ایک آن لائن کمپنی نے اس شخص کو اپنا ملازم تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ 2025 کے موقع پر، ٹمٹم کارکنوں (ڈیلیوررز) نے اپنے کارکنوں کی صحت، حفاظت اور آمدنی پر توجہ مبذول کرواتے ہوئے، دس منٹ کے اندر سامان پہنچانے کے وعدے پر ملک گیر ہڑتال شروع کی۔ مرکزی وزیر محنت منسکھ منڈاویہ نے اس مسئلہ پر آن لائن کمپنیوں بلنکیٹ، زیپٹو، سوگی اور زوماٹو کے عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کی۔ میٹنگ میں ٹمٹم کارکنوں کی حفاظت کو ترجیح دینے اور وقت کی حد کو ہٹانے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ حکومت نے کمپنیوں سے کہا تھا کہ سامان کی جلد فراہمی کے دباؤ کی وجہ سے جگ ورکرز کی زندگیوں کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہیے۔ اس کے بعد تمام کمپنیوں نے یقین دہانی کرائی کہ وہ اپنے اشتہارات اور سوشل میڈیا پوسٹس سے ڈیلیوری کی ڈیڈ لائن ہٹا دیں گے۔ آن لائن مارکیٹ پلیس کو یہ دعویٰ کرتے ہوئے چیمپئن بنایا گیا ہے کہ اس نے روزگار کے نئے مواقع پیدا کیے ہیں اور صارفین کو اپنی پسند کی اشیاء خریدنے کا آسان طریقہ فراہم کیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس شعبے میں کام کرنے والے اپنے اوقات کار خود طے کرتے ہیں۔ لیکن کیا انہیں واقعی کام کرنے کی آزادی ہے؟ ایک مقررہ وقت میں سامان پہنچانے اور روزمرہ کے اہداف کو پورا کرنے کا دباؤ اکثر نہ صرف ذہنی بلکہ جسمانی پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ اس دباؤ میں سڑک پر تیز رفتاری سے دو پہیہ گاڑیاں چلانا جان کے لیے مستقل خطرہ ہے۔ اس لیے دس منٹ کی ترسیل کے وعدوں پر پابندی لگانا لازمی ہو گیا۔ نیتی آیوگ کی 2022 کی رپورٹ کے مطابق، 2020 میں ملک بھر میں آن لائن ڈیلیوری کرنے والے کارکنوں کی تعداد تقریباً 7.7 ملین تھی، اور یہ تعداد 2030 تک 23.5 ملین تک پہنچنے کا امکان ہے۔ یہ واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ آن لائن بازاروں نے روزگار کے نئے مواقع پیدا کیے ہیں۔ تاہم، کمپنیوں کے درمیان مسابقت کی وجہ سے کام کے بوجھ میں اضافہ ہوا ہے اور کارکنوں کے لیے حفاظتی خدشات بھی ہیں۔ ملک بھر میں سڑک حادثات کے متعدد واقعات رپورٹ ہوئے ہیں جن میں ڈیلیوری اہلکار شامل ہیں۔ اگرچہ اب کمپنیوں نے اپنے پلیٹ فارمز سے دس منٹ کے اندر سامان پہنچانے کے دعوے کو ختم کر دیا ہے، لیکن اس بات کی ضمانت نہیں دی جا سکتی کہ ایسی کوششیں دوسرے طریقوں سے نہیں دہرائی جائیں گی۔ اس لیے پابندی کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے حکومتی نگرانی کے طریقہ کار کی ضرورت ہے۔

ایمان ابوطالب علیہ السلام کے علاوہ اور بھی ہے تقریر و تحریر کیلئے

ڈاکٹر شجاعت حسین

> حضرت ابوطالب علیہ السلام ابن عبدالمطلب علیہ السلام کے دیوان وصحیفہ آسمانی، تصدیق نبوت، بنی امیہ کا ابوطالب علیہ السلام سے حسد، بنی عباس کا آپ سے بغض، آپ کے آباؤ اجداد متولیان کعبہ، آپ مصداق آیات، عالم کتاب، آپ کے وارث حضرت علی علیہ السلام، ابوطالب علیہ السلام اور اعلان ذریت ابراہیم، صحیفہ ابوطالب میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف، آپ کا قصیدۃ لامیہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے صحیفے میں قرآنی الفاظ کی مماثلت، کلام ابوطالب میں ارکان حج کی تفصیل، کریمانہ اخلاق، بے مثال ادیب، یادگار اسماعیل علیہ السلام، آپ پر القائے غیب، معجزانہ کلام، آپ کی خبر کا قرآن میں بیان کہ وہ اللہ کی خبر تھی، اور آپ کا بیان عقل سے کام نہ لینے والوں کے لیے پیغام پر مطالعہ، تحقیق، تحریر، گفتگو وروشنی ڈالنے کی ضرورت ہے۔

حضرت ابوطالب علیہ السلام مرکز ومحور اسلام ہیں۔ آپ ع کی شخصیت، عظمت، ایثار، جلالت، فضیلت، کردار محسن ومحافظ اسلام، مختار کعبہ، انسانیت کی تصویر کامل، بشریت کا مثالی نمونہ اور ناصر رسول ص پر تحقیق پر مغز تحریر وتصنیف وقت کی اہم ضرورت ہے خاص طور سے ان کے لیے جو بغض، حسد، کینہ، جہالت کی ظلمت میں غرق ہیں۔

کیا ہمارے یہ بچے اور بچیوں کو معلوم ہے کہ ابو طالب ع ایسے بلند پایہ، رفیع الشان، جلیل القدر خاندان اور ایسے شفیق والدین کے تعلیمات و ارشادات کے زیر سایہ جناب ابوطالب ع نے زندگی کے لمحات گزارے ہیں جس کا ماضی خود ہی دل میں مستقبل کی راہیں بناتا ہے اور جس کی عظمت صراط مستقیم کی دعوت و ہدایت دیتی ہے؟

حضرت ابوطالب علیہ السلام اپنے خاندان کی وہ نورانی، بارونق، باہیبت وجلالت تصویر ہیں جس عبدالمطلب سے لے کر موودت اعلیٰ تک کے کمالات نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔

کیا دینیات، الٰہیات و اسلامیات کے طلباء و طالبات میں علم ہے کہ ابوطالب ع انسانیت کی تصویر کامل اور بشریت کا مثالی نمونہ ہیں۔ اسی لیے قدرت نے انھیں اپنی نبی کی کفالت کے لیے منتخب کیا۔

یہ قابل ذکر وفکر ہے کہ کیا مومنین ومومنات آشنا ہیں کہ ابوطالب ع اس قدر بلند مرتبت اور جلیل القدر ہیں کہ آپ ع ہی کی نگرانی میں رسول اکرم ص نے جوانی کے وہ لمحات گزارے ہیں جو انسانی زندگی کا سخت ترین دور شمار ہوتے ہیں، جس میں احساس تاثرات اور فعالیت کے جذبات پورے شباب پر ہوتے ہیں۔

آج اس بات کی ضرورت ہے کہ مجلسوں میں حضرت ابوطالب علیہ السلام کی ذات عظمت وحفاظت رسول اکرم ص فصاحت، بلاغت و وضاحت سے بیان فرمایا جائے۔ کیونکہ آپ ع کی عظمت نے رسول اکرم ص کا کفیل بنایا اور حفاظت نے ناصر رسول ص مومن کامل قرار دیا۔ حضرت ابوطالب علیہ السلام کی ذات شیخ بطحا بھی ہے اور بیضۃ البلد بھی! یہ سب عظمت وفضیلت منبر ومحراب سے ہر عام وخواص کے دلوں تک پہنچانا فرض ہے۔ ذیل مصرعے پر ملاحظہ فرمائیں:

بڑا سہارا دیا آپ نے پیمبر کو
حفاظت نبوی میں لٹا دیا گھر کو
کبھی لٹایا نشست نبی پہ حیدر کو
کبھی عقیل کو طالب کو اور جعفر کو
وہ جس نے دین پہ دولت ہر اک لٹا دی ہے
تو اس کے بدلے میں امت نے کربلا دی ہے

اب تک نہ باطل رکا اور نہ حق نے شکست مانی کیونکہ حق کا کام ہی باطل کو شکست دینا ہے۔ تاریخ کے ان ہی المیہ میں ایک بحث ایمان ابوطالب علیہ السلام ہے۔ احقاق حق اور ابطال باطل اپنے اپنے دلائل کے ساتھ رواں دواں ہیں۔ ایمان ابوطالب علیہ السلام کی بحث تو ہر طریقے سے مکمل ہو چکی ہے اور ایمان ابوطالب علیہ السلام ہر آثار وقرآن سے ثابت شدہ ہے۔

لہٰذا اب کردار، عظمت، احسان ابوطالب، آپ ع کے الہام، اخلاق، جمال، شمائل، نطق، کلام، دیوان، فکر، ذکر، عقیدہ، عمل، میراث، اولاد، ایثار اولاد، اجداد ابوطالب پر گفتگو ہو، ماحصل یہ کہ سوانح ابوطالب اس بات کا پکار پکار کر اعلان کر رہی ہے کہ تقریر یا تحریر اس پر نہیں ہونا چاہیے کہ ابوطالب مومن تھے یا کافر، ان کے ایمان پر گفتگو نہ ہو بلکہ اب تقریر یا تحریر مذکورہ بالا نکتے پر ہی ہو تو بہتر ہے۔

حضرت ابوطالب ع کی ذات والا گرامی کے متعلق لکھنا ایسا ہی ہے جیسے آدم ونوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ وختمی مرتبت، تاجدار انبیاء، رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ص کے متعلق کچھ لکھنا۔ کسی میں اتنا دانش، ادراک وفہم کہاں کہ مکمل اظہار عظمت و فضیلت ابو طالب علیہ السلام کر سکے۔

"ابوطالب" ابوطالب ہیں۔ ان کا کوئی مثل نہیں۔ ان کی کوئی نظیر نہیں۔ جب کوئی حضرت ابوطالب ع کے متعلق غور کرتا ہے تو ان کے تصور میں نور کے ہالے میں گھری ہوئی ایک وجیہہ وشکیل، مضبوط جسم کی مالک ایک ذات ابھرتی ہے۔ جو انبیاء کا دائرے کا نقطہ پرکار بنا ہوا ہے۔ ہر نبی عموماً اور خاتم النبیین مخصوصاً جس کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اگر آپ نہ ہوتے تو اسلام کا اعلان نہ ہو پاتا (دعوت ذوالعشیرہ)، اگر آپ نہ ہوتے تو اسلام نہ پھیل پاتا (حضرت علی علیہ السلام کی جانفشانیاں) اور آپ نہ ہوتے تو اسلام باطل کے حملے سے نہ بچ پاتا (حسین اور کربلا)۔

حضرت ابوطالب علیہ السلام کی ذکاوت، ذہانت، سیادت، شرافت، شجاعت، سخاوت، علم، حلم، تقویٰ، پرہیزگاری اور تمام صفات مستند اور باایمان تاریخی حوالوں سے ثابت ہیں اور یہی تمام اوصاف حضرت ابوطالب علیہ السلام کو ممتاز ومتمیز قرار دیتے ہیں۔

محسن اسلام اور محافظ رسالت حضرت ابوطالب علیہ السلام سے بنی امیہ نے بغض وحسد کی انتہا کر دی۔ آپ جب کتب بینی میں دلچسپی رکھیں گے اور مطالعہ کا ذوق پیدا کریں گے، تحقیق کرتے ہیں تو حاصل کریں گے کہ آیات و احادیث نبوی اور واقعات سے ثابت ہے کہ حضرت ابوطالب ع کی وحدانیت اور رسالت کے اقرار اور رسول خدا ص کی آغاز بعثت سے ہر قسم کی نصرت، حمایت وحفاظت آخری لمحہ حیات تک کرتے رہے اور دخول دین اسلام کا مقصد نصرت وحمایت واتباع رسول ص ہے۔ دراصل بنی امیہ اور ان کے حامی خاندان حضرت ابوطالب ع اور بنی ہاشم سے بغض وحسد کرتے چلے آئے کہ بنی ہاشم اپنی نیک نفسی، شرافت اور فضیلت سے عرب کے سردار کیوں تسلیم کر لیے گئے اور دوسری وجہ یہ تھی کہ جب بنی ہاشم میں حضرت محمد مصطفیٰ ص نے اعلان رسالت فرمایا تو بنی امیہ کے قلب پر بجلی گری۔

اب آپ کو غور کرنا ہوگا کہ یہ خاندانی دشمنی نہ تھی بلکہ مذہبی عداوت تھی ورنہ ایک عام مسلمان بھی جانتا ہے کہ کسی مسلمان کا نکاح کافر نہیں پڑھ سکتا۔ تاریخ اسلام کی کتاب کا مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرم ص کے ساتھ حضرت خدیجہ بنت خویلد کا نکاح حضرت ابوطالب ع ہی نے پڑھا تھا اور آپ ع کا پڑھا ہوا خطبہ نکاح کتاب میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ جن کے گھر قرآن نازل ہوا جو رسول خدا ص کے ساتھ 23 سال نبوت اور رسالت کے پورے وقت اور تا حیات حضرت محمد مصطفیٰ ص کے ساتھ رہے اور جن کی اطاعت کا حکم خدا اور رسول ص نے دیا انہیں خارج ایمان کہنے لگے۔ یہ حضرت ابو طالب علیہ السلام سے بغض اور اسلام کے خلاف شازش قرار پایا۔

تکفیریوں کو اپنے ایمان، نجات، شفاعت وآخرت کی فکر ہونی چاہیے۔ بخشش کا سہارا میسر نہیں ہونے والا ہے۔ ساقی کوثر کے باپ سے بغض وحسد اور سردار جنت سے کینہ وعداوت۔

حضرت ابوطالب علیہ السلام ابن عبد المطلب علیہ السلام کے دیوان وصحیفہ آسمانی، تصدیق نبوت، بنی امیہ کا ابوطالب ع سے حسد، بنی عباس کا آپ سے بغض، آپ کے آباؤ اجداد متولیان کعبہ، آپ مصداق آیات، عالم کتاب، آپ کے وارث حضرت علی ع، ابوطالب ع اور اعلان ذریت ابراہیم، صحیفہ ابوطالب میں رسول ص کا تعارف، آپ کا قصیدۃ لامیہ اور رسول اکرم ص، آپ کے صحیفے میں قرآنی الفاظ کی مماثلت، کلام ابوطالب میں ارکان حج کی تفصیل، کریمانہ اخلاق، بے مثال ادیب، یادگار اسماعیل ع، آپ پر القائے غیب، معجزانہ کلام، آپ کی خبر کا قرآن میں بیان کہ وہ اللہ کی خبر تھی، اور آپ کا بیان عقل سے کام نہ لینے والوں کے لیے پیغام پر مطالعہ، تحقیق، تحریر، گفتگو وروشنی ڈالنے کی ضرورت ہے۔

طلباء و طالبات حضرت ابوطالب علیہ السلام کی مندرجہ بالا کلمات وخصائص کے علاوہ ان فضائل ومناقب وعظمتوں پر غور وفکر کریں کہ آپ کی خبر کی تصدیق قرآن سے، کعبہ کو اللہ کا گھر قرار دینا، آپ کی پیش گوئی واقعات کربلا، محمد ص کو روشن چراغ سے تشبیہ دینا، آپ نے سب سے پہلے مسجد کا لفظ عبادت گاہ کے لیے استعمال کیا، آپ نے محمد ص کو صادق القول کہا، آپ نے ہی اللہ پاک کو رب المغارب و مشارق کہا تو قرآن میں یہ خبر اللہ کی بیان ہوئی، آپ ہی نعت رسول وقصیدہ رسالت لکھنے والوں کے پیشرو و امام ہیں، مصطفیٰ ص کے حوصلہ ابوطالب اور علمائے اہلسنت کی کتابوں سے ابوطالب علیہ السلام کے فضائل، عظمت وایمان کی پختگی اور شگفتگی کے مطالعہ کے لیے ناگزیر ہے۔

آپ علیہ السلام کی ولادت 540 عیسوی میں ہوئی، آپ کے دادا کا نام حضرت ہاشم ابن عبد مناف، دادی حضرت سلمہ بنت عمرو (بنی نجار)، والد ماجد حضرت عبدالمطلب و والدہ ماجدہ فاطمہ بنت عمرو مخزومی اور زوجہ حضرت فاطمہ بنت اسد جن کے چار فرزند: حضرت طالب، حضرت عقیل، حضرت جعفر اور حضرت علی علیہم السلام تھے۔ ابوطالب علیہ السلام کی بیٹیوں کے نام جناب ام ہانی، جناب جمانہ اور جناب اسماء سلام اللہ علیہا ہیں۔

حضرت ابوطالب علیہ السلام کی وفات 620 عیسوی 26 رجب المرجب کو 80 برس کی عمر میں ہوئی۔ اس وقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 50 سال کی تھی اور حضرت علی علیہ السلام 20 سال کے تھے۔

ابوطالب علیہ السلام اعتدال پسندی، انصاف پروری اور حلم و بردباری کے جوہر سے آراستہ تھے۔ عرب کے نامور حکماء و دانشمند جناب ابوطالب ع سے استفادہ کرتے اور ان سے اخلاق فاضلہ کے درس لیتے تھے۔ آپ علیہ السلام "سردار عرب وعجم، سراپا علم و ادب ابوطالب ابن عبدالمطلب" سے مشہور تھے۔

ممتاز مفکر و شاعر: حضرت ابوطالب ع اپنے دور کے ایک مدبر ومعلم اخلاق اور مفکر و دانشمند ہی نہ تھے بلکہ ایک بلند پایہ شاعر وسخن دان بھی تھے۔ اور ایک دیوان "دیوان شیخ الاباطح" کے علاوہ آپ کے اشعار کا ایک کافی ووافی ذخیرہ تاریخ وسیر کی کتابوں میں بکھرا پڑا ہے۔ آپ کے اشعار میں روانی وسادگی اور متانت وحسن نظم کے ساتھ ان میں اخلاقی تعلیمات اور حق پرستی و حق نوازی کے زریں درس ہوتے تھے۔ اسی لیے حضرت علی علیہ السلام آپ کے اشعار کو علمی و اخلاقی سرمایہ قرار دیتے ہوئے فرماتے تھے:

"ان کے اشعار پڑھو اور اپنی اولاد کو پڑھاؤ۔ اس لیے کہ ان کے کلام میں علم کا بڑا ذخیرہ ہے۔"

حضرت ابوطالب علیہ السلام اپنی زندگی کے آخری لمحوں میں پیغمبر اکرم ص کی صداقت و امانت کی گواہی دینا اور خیر وسعادت اور رشد و ہدایت کو ان کے اتباع سے وابستہ کرنا اعتراف رسالت وتصدیق نبوت نہیں ہے تو کیا ہے۔ اور یہ ہدایت آموز و ایمان افروز کلمات ان کے اسلام کے آئینہ دار ہیں۔

پیغمبر ص کا سب سے بڑا ناصر و مددگار اور سرپرست غمگسار 90 برس کی عمر میں جوار رحمت میں پہنچ گیا۔ آنحضرت ص پر کوہ الم ٹوٹ پڑا، آنکھوں میں آنسو امنڈ آئے اور گلوگیر آواز میں علی علیہ السلام سے فرمایا "جاؤ! انھیں غسل دو، کفن پہناؤ اور دفن کا سامان کرو۔ خدا انہیں مغفرت کرے اور اپنی ان کے شامل حال رکھے!"

حضرت علی نے غسل وکفن دیا۔ حضور اکرم ص تشریف فرما تھے اپنے محسن ومربی چچا کو کفن میں لپیٹا ہوا دیکھ کر بہت غمزدہ ہوئے اور آنسو بہائے۔

حضور اکرم ص نے فرمایا: اے چچا آپ نے بچپن میں پالا، یتیمی میں میری کفالت کی، بڑا ہونے پر میری نصرت وحمایت کی، خداوند عالم میرے طرف سے آپ کو جزائے خیر دے۔

جب جنازے اٹھا کر لے چلے تو آپ کندھا دیتے ہوئے شروع سے آخر تک شریک جنازہ اور اس کوہ صبر وثبات کو کوہ حجون کے دامن میں دفن کروا پس ہوئے۔

○○○

نیویارک کی نئی کہانی اور اقتدار کی پرانی آزمائش

فہیم اختر (لندن)

ایک نوجوان میئر ظہران ممدانی کی کہانی، جیت اور اس کے پیچھے کی حقیقت پر دنیا بھر میں چرچا رہا۔ نیویارک کے سٹی ہال میں ایک نوجوان میئر کی آمد نے شہر کی سیاست میں ایک نیا رنگ بھرا ہے۔ ظہران ممدانی، جس کی عمر صرف 34 سال ہے، نے نہ صرف اپنی نوجوانی بلکہ مسلم اور ایشیائی شناخت کے ذریعے ایک مضبوط سیاسی پیغام دیا: یہ شہر سب کے لیے ہے، نہ کہ صرف امیروں اور طاقتور طبقے کے لیے۔ ان کی جیت ایک محض انتخابی نتیجہ نہیں بلکہ ایک اجتماعی خواہش کی نمائندگی ہے۔ ایک ایسی خواہش جو مہنگائی، کرایوں کی بڑھتی قیمتوں اور شہری ناانصافیوں سے تنگ آ چکی ہے۔ مگر ان کی کہانی صرف فتح کی نہیں؛ اس کے پیچھے چھپی ہے وہ پیچیدہ حقیقت کہ وعدے اور نظریات اقتدار کی سخت زمین پر آزمائے جائیں گے، جہاں ریاستی اور وفاقی دباؤ، مالی وسائل کی کمی اور کاروباری حلقوں کی محتاط مخالفت ایک نوجوان میئر کے لیے حقیقی چیلنج ہیں۔ یہ وہ کہانی ہے جو نہ صرف نیویارک بلکہ امریکہ کی سیاست میں نوجوان قیادت کے لیے ایک امتحان ہے۔

سیاست میں بعض اوقات جیت محض ووٹوں کا نتیجہ نہیں ہوتی، بلکہ وقت، حالات اور عوامی تھکن کا اظہار بن جاتی ہے۔ نیویارک سٹی کے نومنتخب میئر ظہران ممدانی کی کامیابی بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ یہ جیت صرف ایک فرد کی نہیں، بلکہ ایک ایسے شہر کی ہے جو مہنگائی، عدم مساوات اور سیاسی جمود سے بیزار ہو چکا تھا۔ ظہران ممدانی کوئی روایتی سیاست دان نہیں۔ نہ ان کے پیچھے سیاسی خاندان کی طاقت تھی، نہ کارپوریٹ سرمایہ، اور نہ ہی وہ اسٹیبلشمنٹ کے پسندیدہ امیدوار تھے۔ 18 اکتوبر 1991 کو پیدا ہونے والا یہ نوجوان سیاست دان، یکم جنوری 2026 کو امریکہ کے سب سے بڑے شہر کا 112 واں میئر بن گیا اور اس کے ساتھ ہی تاریخ میں کئی نئی سطریں لکھی گئیں۔ وہ نیویارک کے پہلے مسلمان اور ایشیائی نژاد امریکی میئر بنے، اور کوئنز سے تعلق رکھنے والے پہلے فرد بھی جنہیں یہ منصب حاصل ہوا۔

لیکن ممدانی کی کہانی شناخت سے کہیں آگے جاتی ہے۔ ان کی سیاست کی بنیاد اسمبلی کے دنوں میں پڑی، جب انہوں نے نیویارک اسٹیٹ اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے زندگی گزارنے کے بڑھتے ہوئے اخراجات، کرایوں کی بے قابو قیمتوں اور متوسط طبقے کی خاموش پسپائی کو اپنی آواز بنایا۔ وہ ایسے وقت میں ابھرے جب نیویارک میں کام کرنے والا طبقہ خود کو اس شہر میں اجنبی محسوس کرنے لگا تھا۔ جہاں نوکری ہے مگر گھر نہیں، شہر ہے مگر تحفظ نہیں۔ ممدانی نے اسی خلا کو پہچانا۔ ان کا پیغام سادہ تھا، مگر اثر انگیز: یہ شہر صرف امیروں کے لیے نہیں ہے۔

یونیورسل مفت بچوں کی دیکھ بھال، مفت پبلک بس سروس، سبسڈی والے مکانات کے کرایوں کو منجمد کرنا، اور شہر کے زیرِ انتظام گروسری اسٹور، یہ وعدے بظاہر انقلابی لگتے تھے، مگر درحقیقت یہ ایک ایسے طبقے کی روزمرہ ضروریات کا اظہار تھے جسے برسوں سے نظرانداز کیا جا رہا تھا۔ نوجوان ووٹرز، کرایہ دار، محنت کش خاندان، یہ سب ممدانی کے بیانیے میں خود کو پہچاننے لگے۔ یہی وہ مقام تھا جہاں روایت پسند سیاست شکست کھا گئی۔ ممدانی کی جیت کی حقیقت یہ ہے کہ یہ صرف ان کی مقبولیت کا نتیجہ نہیں تھی، بلکہ ان کے مخالفین کی کمزوریوں کا بھی عکس تھی۔ ایک ایسی سیاست جو برسوں سے یہی کہتی آ رہی تھی کہ "متبادل ممکن نہیں"، اچانک ایک نوجوان آواز کے سامنے بے وزن ہو گئی۔ ووٹرز نے نظریہ نہیں، امید کو ووٹ دیا۔ تاہم، جیت کے بعد کہانی کا دوسرا باب شروع ہوتا ہے اور یہ باب کہیں زیادہ مشکل ہوتا ہے۔

اقتدار سنبھالتے ہی یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ انتخابی مہم کے نعرے اور حکمرانی کے فیصلے ایک جیسے نہیں ہوتے۔ ممدانی کو ایک ایسے شہر کی باگ ڈور ملی ہے جو مالی دباؤ، سیاسی تقسیم اور وفاقی و ریاستی طاقت کے بیچ پھنسا ہوا ہے۔ کچھ وعدے وہ اپنے انتظامی اختیارات سے پورے کر سکتے ہیں، مگر بہت سے فیصلے سٹی ہال سے باہر طے ہوں گے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں نوجوان میئر کا اصل امتحان شروع ہوتا ہے۔ ان کی ٹیکس پالیسی، جس کا مقصد امیروں اور بڑی کارپوریشنز سے زیادہ وصولی ہے، اخلاقی طور پر عوامی حمایت رکھتی ہے، مگر سیاسی طور پر سخت مزاحمت کا سامنا کرے گی۔ ریاستی حکومت کی منظوری، گورنر کی سیاسی ترجیحات اور کاروباری دباؤ — یہ سب عوامل اس راستے کو مشکل بناتے ہیں۔

وفاقی سطح پر بھی حالات آسان نہیں۔ انتخابی مہم کے دوران ممدانی کو سخت تنقید کا سامنا کرنا پڑا، اور مستقبل میں امیگریشن، فنڈنگ اور شہری خودمختاری جیسے معاملات پر ٹکراؤ خارج از امکان نہیں۔ ممدانی کا یہ اعلان کہ نیویارک "تارکینِ وطن کا شہر" رہے گا، ان کے نظریے کی وضاحت کرتا ہے مگر یہ اعلان سیاسی قیمت بھی مانگ سکتا ہے۔ کاروباری دنیا اب تک مخمصے کا شکار ہے۔ ابتدا میں خوف تھا، اب محتاط مکالمہ ہے۔ کچھ حلقے تعاون کے لیے تیار نظر آتے ہیں، مگر خدشات بدستور موجود ہیں: کیا ایک 34 سالہ میئر، جس کا جھکاؤ واضح طور پر ترقی پسند ہے، سرمایہ اور روزگار کو شہر میں رکھ پائے گا؟ اور پھر سب سے نازک سوال: عوامی تحفظ۔ اعداد و شمار کچھ بھی کہیں، نیویارک میں رہنے والا شہری سب سے پہلے یہ جاننا چاہتا ہے کہ کیا وہ خود کو محفوظ محسوس کرتا ہے یا نہیں۔ ممدانی کا زور کمیونٹی سیفٹی، ذہنی صحت اور سماجی خدمات پر ہے ایک ایسا ماڈل جو ہمدردی پر مبنی ہے، مگر جسے عملی نتائج میں ڈھلنا ہوگا۔ نیویارک نظریات کو نہیں، کارکردگی کو مانتا ہے۔

آخرکار، ظہران ممدانی کی جیت ایک علامت ہے۔ اس بات کی علامت کہ شہری سیاست میں اب صرف طاقت اور پیسے کی نہیں، بلکہ بیانیے اور سچائی کی بھی جگہ ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر علامت کو خود کو ثابت کرنا پڑتا ہے۔ یہ نوجوان میئر تاریخ کے ایک نازک موڑ پر کھڑا ہے۔ اگر وہ امید کو نظم وضبط، نظریے کو عمل، اور جیت کو حکمرانی میں بدلنے میں کامیاب ہو گیا تو اس کی کہانی صرف نیویارک تک محدود نہیں رہے گی۔ اور اگر وہ اس امتحان میں ناکام ہوا، تو اس کی جیت ایک خوبصورت مگر مختصر خواب بن کر رہ جائے گی۔ نیویارک نے اسے موقع دیا ہے۔ اب سوال یہ نہیں کہ ظہران ممدانی کون ہیں۔ (جاری)

دعوت دین میں ہی ہماری کامیابی مضمر ہے

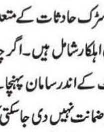

ابراہیم آتش (کرناٹک)

دعوت دین میں ہی ہماری کامیابی ہے اور یہ پوری امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جمعۃ الوداع کا وہ آخری خطبہ پورے صحابہ سے خطاب فرمایا ،، میں نے دین کو پورے کا پورا آپ تک پہنچایا ،، صحابہ نے گواہی دی بے شک آپ نے پورا پورا دین ہم تک پہنچایا۔ اس کا مطلب یہ ہوا اب اس کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے اس لئے یہ نبی والا کام اس امت کو قیامت تک کرنا ہے اس لئے اللہ تعالی نے اس امت کو وسط میں پیدا فرمایا۔ وسط میں پیدا فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء ان کی امتوں کے لئے گواہ ہوں گے اور اس طرح کہ ہم نے اللہ کا پیغام اللہ کے بندوں تک پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اس طرح اس امت کو قیامت تک اس ذمہ داری کو سنبھالنا ہے۔ قیامت تک یعنی امت مسلمہ گواہ ہوگی جب ہم کلمہ پڑھ لیا تو دین میں داخل ہو گئے۔ دین میں داخل ہونے کے بعد یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

آج دنیا میں تمام بگاڑ کی اصل وجہ یہی ہے کہ ہم تمام نے اس کام کو نہیں سمجھا جس کی وجہ سے یہ امت نئی نئی مصیبتوں کا شکار ہو رہی ہے کہیں ہمیں دھمکایا جا رہا ہے کہیں ہمیں ڈرایا جا رہا ہے کہیں ہم دہشت گردی کا لیبل لگایا جا رہا ہے کہیں ہم پر عورتوں کو غلام اور باندی بنانے کا الزام لگایا جا رہا ہے کہیں ہمیں ظالم اور بے رحم ہونے کا لقب دیا جا رہا ہے اس لئے کہ اسلامی حکومتوں میں سر قلم کیا جاتا ہے یہ تمام باتیں ان کی سمجھ سے باہر ہیں جس کی وجہ سے ان کے دماغوں میں غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے جب ہم ان باتوں کو ٹھنڈے دل کے ساتھ غیر اقوام کے سامنے تفصیل سے پیش کریں گے تو حقیقت سامنے آ جائے گی۔

ہمیں پہلے دہشت گردی کے لیبل کو مٹانا ہوگا اور یہ حقیقت ہے دہشت گردی سے کہیں بھی نہ مسلمانوں کو فائدہ ہوا ہے اور نہ ہی اسلام کو فائدہ ہوا ہے اس میں کسی قسم کا شک نہیں دہشت گردی رائی کے برابر ہے تو پہاڑ کے برابر پیش کی جا رہی ہے۔ دہشت صرف چند جگہ ہے مگر ساری دنیا میں بدنام کیا جا رہا اس کا زیادہ فائدہ غیر اقوام کو مل رہا ہے اور ہمارے حصہ میں صرف نقصان ہی آ رہا ہے اگر ہم تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو معلوم ہوگا۔ پچاس سال سے جہاں آزادی کے نام پر جدو جہد ہو رہی ہے اس کو دہشت گردی کہہ رہے ہیں فلسطین میں اب تک آزادی کے نام پر لاکھوں مسلمان شہید ہوئے مگر کامیابی آج تک نہیں ملی عقلمندی اور دانشمندی کا تقاضا یہ تھا کہ جو فلسطین کے تصفیہ کا موقع ملا تھا اگر وہ قبول کر لیا جاتا تو موجودہ تقسیم کے مقابلہ میں بہت بہتر تھا اتنی جو جانیں جو چلی گئیں وہ بچ جاتی اور زمین بھی زیادہ ملتی تھی اور فلسطینی عوام آج ترقی کر کے سکون اور اطمینان کی زندگی گزار رہے ہوتے یہ بدنصیبی ہے کہ اس پیش کش کو 1948 میں اقوام متحدہ نے جو تقسیم کی تھی اس میں نصف سے زیادہ حصہ فلسطینیوں کے پاس تھا اور پورا یروشلم بھی ان کے قبضے میں تھا ٹھکرا دیئے۔

فلسطین کو دنیا کی تائید ملنے کے باوجود مسئلہ حل نہ ہو سکا اس کے مقابلے میں فلپائن، میانمار، الفور اور کشمیر میں تائید نہ ملنے کے برابر ہے کشمیر میں اب تک لاکھوں نوجوانوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا ہے اس کے باوجود کامیابی حاصل نہ ہو سکی اس کے باوجود وہاں کے مسلمان جمہوریت پر عمل کرتے ہوئے حکومت بناتے ہیں۔

اگر ہم دوسرے زاویہ سے دیکھیں تو ہمیں کامیابی کا راستہ بہت آسان معلوم ہوگا اور وہ راستہ ہے دعوت دین کا یعنی اللہ کی طرف بلانے کا زمین کا ٹکڑا لینے سے کسی قوم کی کامیابی کی ضمانت نہیں ہوتی۔ یہاں یہ بات غور کرنے کی ہے ایک زمانہ تھا اسپین پورا مسلم ملک تھا جہاں ہم دین سے ہٹ گئے جب ہماری اصل محنت ختم ہو گئی پورا ملک ہمارے ہاتھ سے نکل گیا ہم اپنے ہمارے مسلمانوں کو نہیں بچا سکے وہ دوسرے مذہبوں میں چلے گئے اسی طرح کی ایک مختلف مثال بھی ہمارے سامنے ہے انڈونیشیا اور ملیشیاء جہاں پورے مشرک تھے وہاں دین پر محنت ہوئی آج وہ پورے کے پورے مسلم ملک ہو گئے اور یہ تبدیلیاں صرف دعوت دین کی وجہ سے ہوئی ہیں اب اس بات میں کیا شک رہ جاتا ہے اگر ان ملکوں میں بھی جہاں جنگ آزادی کی لڑائی جا رہی ہے اس کے بجائے دعوت دین کی طرف کام ہوا ہوتا تو اپنی ترقی کے ساتھ ایک داعی کی ذمہ داری بھی ادا ہو جاتی جو بہت ہی اجر وثواب کی بات ہے اور یہ تمام فتنے فساد ختم ہو جاتے اور ملت کا جو بھاری نقصان ہوا اسے بچایا جا سکتا تھا اور اس سے فائدہ ہوتا اور اس کے ساتھ ساتھ داعی اور مدعی قوم کا رشتہ جو آج پوری دنیا میں نفرت کا باعث بنا ہوا ہے داعی اور مدعو قوم میں جب نفرت کا زہر پھیلے تو دعوت کیسے دی جا سکتی ہے اور یہ دعوت کا معاملہ محض محبت ہی کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔

دعوت دین کے لئے پہلے ماحول سازگار ہو دوستانہ ہو جب ہی ہم دین کی دعوت پیش کر سکتے ہیں۔ جن کے دلوں میں اسلام کے بارے میں شکوک ہیں وہ بہت ہی آسانی سے حل کر لئے جا سکتے ہیں مثال کے طور پر اگر کوئی غیر مسلم پوچھے اسلام میں عورتوں کو پردہ میں کیوں قید کیا جاتا ہے اس کا جواب محبت کے ساتھ اس طرح دے سکتے ہیں۔ دیکھو بھائی ہم اپنی ماں بہنوں کو بہت چاہتے ہیں اس لئے ان کی حفاظت کی خاطر ان کو پردہ میں رکھا جاتا ہے جب وہ باہر جاتے ہیں تو ایک مرد بھی انکی حفاظت کے لئے ساتھ میں جاتا ہے یہ تو اللہ کا قانون ہے مگر آج دنیا میں کتنے ہی اہم شخصیات ہیں جنھیں بھی سخت حفاظت میں رکھا جاتا ہے اور پھر کون شخص چاہتا ہے اپنی ماں، بہن بازار میں گھومے آج جس کو دقیانوس کہتے ہیں ترقی پسند ملکوں کا جائزہ لیں وہاں پر ہر سکنڈ ایک عصمت دری کا واقعہ ہوتا ہے وہ کون شخص ہوا جو اپنی ماں، بہن کی عصمت دری چاہے گا۔

بعض لوگ اسلامی ملکوں میں موت کی سزا کے تعلق سے بھی پوچھتے ہیں اس کا بھی جواب بہت آسانی سے دیا جا سکتا ہے ناحق کسی انسان کو کوئی انسان قتل نہیں کر سکتا اگر ہم اس کو یوں ہی چھوڑ دیں تو نہ جانے وہ کتنے ہی معصوموں کو موت کے گھاٹ اتارے گا اگر ہم اس چھوڑ دیں گے تو دوسروں کو اس سے تقویت ملے گی پھر اس دنیا کا نظام چلانا مشکل ہو جائے گا۔ اس طرح جب کوئی ظالم درندہ صفت کسی معصوم کی عزت لوٹتا ہے اس کو بھی دنیا میں رہنے کا کوئی حق نہیں ورنہ پھر اس جرم کو روکنا مشکل ہوگا آج دنیا کے سامنے یہ بھی حقیقت معلوم ہو گئی ہندوستان کے قدامت پسند لیڈر ریل کے اڈوانی نے بھی اس کے طرح کے قانون کی حمایت کی تھی اللہ کا قانون انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ اور اگر ان بھیانک جرائم کا جائزہ لیا جائے تو امریکہ، یورپ اور ہندوستان جیسے ممالک کے مقابلے میں اسلامی ممالک میں یہ جرم صفر کے برابر ہے کسی میں مجال ہے جو اپنی موت کا تصور کرنے کے بعد جرم کرے یہ مختصری مثالیں ہیں یہاں تفصیلی بات نہیں کہی جا سکتی۔

ہمیں اسلام کو پیش کرنے کے لئے کچھ تو مطالعہ کرنا ہوگا جس کے لئے ہماری پوری زندگی گذر رہی ہے اس کے بارے میں ہمیں کچھ نہیں معلوم۔ ہمیں اپنے مذہب سے کیا فائدہ ملے گا جب ہمیں ہی فائدہ نہیں ملے گا تو دوسروں کو کیا فائدہ پہنچا سکتے ہیں ہم دنیا کا علم حاصل کرنے کے لئے بیں پچیس سال کی قیمتی زندگی لگا دیتے ہیں اور ہمیں معلوم ہے ہمارا مقصد صرف روٹی روزی نہیں ہے روٹی روزی ہمیں زندگی گذارنے کے لئے ہے نہ کہ ہماری زندگی کا مقصد ہے بلکہ اصل مقصد ہمارا اللہ تعالی سے خوشنودی حاصل کرنا ہے اس لئے ہماری زندگی ایسی ہو ہمیں دنیا میں بھی کامیابی ملے اور آخرت میں بھی کامیابی حاصل ہو۔

◻◻◻

ای سی کیرالہ میں محذوف ووٹروں کی فہرست شائع کرے: سپریم کورٹ

نئی دہلی:(یو این آئی) سپریم کورٹ نے جمعرات کو الیکشن کمیشن (ای سی آئی) کو ہدایت دی کہ کیرالہ میں ووٹر لسٹ کے خصوصی جامع نظرِ ثانی (ایس آئی آر) کے دوران حذف کیے گئے ووٹروں کی فہرست کو عوامی کیا جائے کیونکہ اس بات پر تشویش ظاہر کی گئی کہ اعتراض درج کرانے کا مناسب موقع دیے بغیر تقریباً 24 لاکھ نام حذف کر دیے گئے ہیں۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ ریاست میں ایس آئی آر عمل کو چیلنج کرنے والی درخواستوں کے ایک مجموعے کی سماعت کر رہی تھی۔ درخواست گزاروں کا کہنا ہے کہ متاثرہ ووٹروں کو اعتراض درج کرانے کے ان کے قانونی حق سے محروم رکھا گیا ہے۔ بہار میں اسی طرح کے عمل سے متعلق اپنے سابقہ احکامات کا حوالہ دیتے ہوئے بنچ نے کہا کہ اس معاملے میں بھی ووٹر لسٹ کے مسودے کو عوامی نمائش کے لیے پیش کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ اسی کے مطابق عدالت نے حکم دیا کہ اگر پہلے سے ایسا نہیں کیا گیا ہے تو کیرالہ میں حذف کیے گئے ووٹروں کی فہرست کو عوامی ویب سائٹس پر اپ لوڈ کیا جائے تاکہ ایس آئی آر عمل میں شفافیت یقینی بنائی جا سکے۔ شہریوں کو درپیش مشکلات کے پیش نظر عدالت نے مزید کہا کہ الیکشن کمیشن مسودہ ووٹر لسٹ پر اعتراضات درج کرانے کی مدت میں توسیع پر غور کر سکتا ہے۔

الیکشن کمیشن اور ریاستی حکام کی جانب سے تعمیل رپورٹ داخل کیے جانے کے بعد معاملے کی مزید سماعت کی جائے گی۔ سماعت کے دوران الیکشن کمیشن کی جانب سے پیش ہوئے سینئر وکیل راکیش دویدی نے ایس آئی آر عمل کو مؤخر کرنے کی مخالفت کی اور کہا کہ 99 فیصد مردم شماری فارم پہلے ہی ووٹروں کو فراہم کیے جا چکے ہیں، جن میں سے تقریباً 50 فیصد کو ڈیجیٹلائز بھی کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایس آئی آر کا انعقاد کیرالہ اسٹیٹ الیکشن کمیشن (ایس ای سی) کے ساتھ تال میل میں کیا جا رہا ہے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے انتظامی انتظامات کیے گئے ہیں کہ یہ عمل مقامی بلدیاتی انتخابات سے متصادم نہ ہو۔ مسٹر دویدی نے کہا کہ دونوں کمیشن قریبی تال میل کے ساتھ کام کر رہے ہیں، ضلعی حکام کے ساتھ میٹنگز ہو چکی ہیں اور انتخابی تیاریوں کے ساتھ ساتھ ایس آئی آر کے نفاذ میں کوئی انتظامی رکاوٹ نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس عمل کے لیے محدود تعداد میں بوتھ سطح کے افسران درکار ہیں اور ریاستی الیکشن کمیشن نے تصدیق کی ہے کہ اس کے کام میں کوئی خلل نہیں پڑ رہا۔

سیاسی جماعتوں اور ریاستی حکومت کی جانب سے پیش ہوئے سینئر وکلاء کپل سبل اور رنجیت کمار نے آئندہ بلدیاتی انتخابات کو مدنظر رکھتے ہوئے جلد سماعت کی درخواست کی۔ انہوں نے واضح کیا کہ الیکشن کمیشن کے جوابی حلف نامے پر کوئی تردیدی جواب داخل کرنے کی تجویز نہیں ہے، تاہم انتظامی وضاحت کو یقینی بنانے کے لیے فوری سماعت کی فہرست بندی کی درخواست کی گئی ہے۔ کیرالہ حکومت اور مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے درخواستیں دائر کی ہیں، جن میں آئی یو ایم ایل کے جنرل سکریٹری پی کے کنہالی کٹی، کے پی سی سی کے صدر سنی جوزف اور سی پی ایم کے ریاستی سکریٹری ایم وی گووندن ماسٹر شامل ہیں۔ ریاست نے ایس آئی آر نوٹیفکیشن کی قانونی حیثیت کو چیلنج نہیں کیا ہے بلکہ اس عمل کو مؤخر کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور دلیل دی ہے کہ اسے بلدیاتی انتخابات کے ساتھ ساتھ انجام دینے سے سنگین انتظامی مشکلات پیدا ہوں گی۔

اس سے قبل 21 نومبر کو سپریم کورٹ نے کیرالہ کی اس درخواست پر نوٹس جاری کیا تھا جس میں ایس آئی آر عمل کو مؤخر کرنے کی مانگ کی گئی تھی۔ ریاست نے وکیل سی کے ششی کے ذریعے دلیل دی تھی کہ ایس آئی آر اور مقامی خود حکومتی انتخابات کے اوقات کے ٹکراؤ سے مقررہ مدت میں انتخابات کرانے کی آئینی ذمہ داری متاثر ہو سکتی ہے اور ممکنہ طور پر انتظامیہ تقریباً مفلوج ہو سکتی ہے۔ کیرالہ میں بلدیاتی انتخابات 9 اور 11 دسمبر 2026 کو ہونے والے ہیں جن میں تقریباً 1,200 مقامی خود حکومتی ادارے اور 23,600 سے زائد وارڈ شامل ہیں جبکہ ووٹوں کی گنتی 13 دسمبر کو ہوگی۔

حاجی پور: سون پور اے این ایم تربیتی مرکز کے ہاسٹل میں کھانے میں کیڑے ملنے پر طالبات کا ہنگامہ۔

’ٹیکنالوجیز نے صلاحیتوں میں اضافہ کیا لیکن ان کے غلط استعمال نے سنگین چیلنجز کو جنم دیا‘

آئین سدن‘ میں دولت مشترکہ ممالک کی پارلیمانوں کے اسپیکرز اور صدور کے 28 ویں اجلاس سے لوک سبھا اسپیکر کا خطاب

نئی دہلی، (صحافت بیورو): لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے جمعرات کو کہا کہ نئی ٹیکنالوجیز نے اگرچہ کام کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کیا ہے، لیکن ان کے غلط استعمال کے باعث غلط معلومات، سائبر جرائم اور اس سے پیدا ہونے والی سماجی بدامنی جیسی سنگین چیلنجز بھی سامنے آئے ہیں۔ انہوں نے دنیا بھر میں جمہوریتوں کو درپیش اس خطرے سے نمٹنے کے لیے مؤثر حل تلاش کرنے پر زور دیا۔ مسٹر برلا نے یہ بھی کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت ایسے وقت میں عالمی چیلنجز کا فیصلہ کن حل پیش کر رہی ہے، جب پوری دنیا قیادت کے لیے ان کی جانب دیکھ رہی ہے۔ آئین سدن (پرانا پارلیمنٹ ہاؤس) کے تاریخی سینٹرل ہال میں دولت مشترکہ ممالک کی پارلیمانوں کے اسپیکرز اور صدور کے 28 ویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے برلا نے کہا کہ ہندوستان کی سات دہائیوں سے زائد طویل پارلیمانی سفر میں عوام مرکوز پالیسیوں اور فلاحی قوانین کے ذریعے جمہوریت کو مضبوط کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم مودی اور راجیہ سبھا کے نائب چیئرمین ہری ونش کی موجودگی میں اپنے خطاب کے دوران انہوں نے کہا کہ آج دنیا بے مثال تکنیکی تبدیلی کے دور سے گزر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) اور سوشل میڈیا نے صلاحیتوں میں اضافہ کیا ہے اور جمہوری اداروں کے اثر کو مزید مضبوط بنایا ہے۔ برلا نے کہا کہ تاہم ان کے غلط استعمال نے بھی سنگین چیلنجز پیدا کیے ہیں، جن میں غلط معلومات، سائبر جرائم اور سماجی تقسیم شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے کہ ہم ان چیلنجز پر سنجیدگی سے غور کریں اور مناسب حل تلاش کریں۔ لوک سبھا کے اسپیکر نے کہا کہ اخلاقی بنیادوں پر مبنی اے آئی اور مستند و جواب دہ سوشل میڈیا آج کے دور کی اہم ضرورت ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس کانفرنس میں اس اہم عالمی مسئلے پر گہرائی سے گفتگو ہوگی اور ٹھوس پالیسی فیصلے لیے جائیں گے، تاکہ جمہوری اداروں میں اے آئی اور سوشل میڈیا کے درست استعمال کے لیے ایک واضح روڈ میپ تیار کیا جا سکے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ غیر جانبدار اور منصفانہ انتخابی نظام نے تمام اہل شہریوں کے لیے شراکتی جمہوریت کو یقینی بنایا ہے۔ برلا نے کہا کہ پارلیمان اور حکومت کی مشترکہ کوششوں سے اب تک 1500 سے زائد غیر ضروری اور فرسودہ قوانین کو منسوخ کیا جا چکا ہے اور عوامی فلاح و بہبود پر مرکوز نئے قوانین بنائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے قوانین اور پالیسیوں پر عمل درآمد سے ہندوستان کو ایک خود کفیل اور ترقی یافتہ ملک بنانے میں مدد ملتی ہے۔

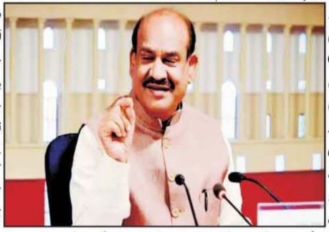

گروک اے آئی کے قواعد میں سختی، نامناسب تصاویر پر پابندی

نئی دہلی: (یو این آئی) سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس نے اپنے (AI) چیٹ بوٹ گروک کے لیے نئے حفاظتی اقدامات متعارف کرائے ہیں، یہ قدم نامناسب مواد کے حوالے سے موصول ہونے والی شکایات کے بعد اٹھایا گیا ہے۔ ان اپڈیٹس میں حقیقی افراد کی ایسی تصاویر ایڈٹ کرنے پر پابندی شامل ہے جن میں وہ نازیبا حالات میں ہوں یا کم کپڑوں میں نظر آئیں، تصویر بنانے کی سہولت کو صرف پیڈ صارفین تک محدود کرنا اور ان علاقوں میں ’جیو بلاکنگ‘ کا نفاذ شامل ہے جہاں ایسا مواد غیر قانونی ہے۔ یہ اقدامات صارفین کی حفاظت اور قانونی تعمیل کے حوالے سے پلیٹ فارم کے عزم کو ظاہر کرتے ہیں۔ ایکس کے بیان میں کہا گیا ہے کہ ”ہم نے ایسی تکنیکی تدابیر اختیار کی ہیں جو گروک اکاؤنٹ پر اس کے صارفین خاص طور پر خواتین کی بکنی تصاویر ایڈٹ کرنے سے روکتی ہیں۔ "یہ ضابطہ ہر صارف پر لاگو ہے، چاہے وہ مفت صارف ہو یا پیڈ سبسکرائبر۔ مزید برآں، گروک کے ذریعے تصویر بنانے اور ایڈٹ کرنے کی سہولت اب صرف پیڈ اکاؤنٹس تک محدود کر دی گئی ہے، اس اقدام سے ٹول کا غلط استعمال کرنے والوں کی شناخت اور جواب دہی ممکن ہو سکے گی۔ اس سے قبل عالمی سطح پر یہ شکایات بڑی حد تک کی جا رہی تھیں کہ چند ایکس صارفین خواتین کی تصاویر ایڈیٹنگ کے بعد انہیں کم کپڑوں میں دکھاتے ہوئے جو کہ وہ ایکس کے اے آئی ٹول گروک کی مدد سے کر رہے تھے اور ایکس پر اپلوڈ کر رہے تھے۔ قبل ازیں، الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت نے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر اے آئی ٹولز کے مبینہ غلط استعمال پر وضاحت طلب کرنے کے لیے نوٹس جاری کیا تھا۔ حکومت کا یہ اقدام ’گروک‘ کے ذریعے ایسی تصاویر بنانے یا ایڈٹ کرنے کے خلاف عوامی تشویش اور شکایات کے بعد سامنے آیا تھا جو رازداری، وقار اور موجودہ قوانین کی خلاف ورزی کر سکتی ہیں۔ راجیہ سبھا کی رکن پرینکا چترویدی نے بھی 2 جنوری کو ایک شکایت درج کرائی تھی جس میں گروک کے غلط استعمال، خاص طور پر اے آئی سے تیار کردہ تصاویر اور ان سے ہونے والے ممکنہ نقصان پر تشویش کا اظہار کیا گیا تھا۔ یہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب حکومت اے آئی ٹیکنالوجیز کے ذمہ دارانہ استعمال اور پلیٹ فارمز کی جانب سے جدت اور صارف کی حفاظت کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی ضرورت پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے۔

ایک ہی کنبہ کے چار افراد کی لاشیں برآمد

مظفر پور: (یو این آئی) بہار کے ضلع مظفر پور کے احیاپور تھانہ علاقے سے پولیس نے جمعرات کو ایک ہی خاندان کے چار افراد کی لاشیں برآمد کی ہیں۔ پولیس ذرائع کے مطابق مقامی لوگوں سے موصولہ اطلاع کی بنیاد پر چندوارا پل کے قریب گنڈک ندی کے کنارے چار لاشیں برآمد کی گئیں۔ متوفین کی شناخت احیاپور تھانہ علاقے کے لکڑی ڈھائی محلہ کے رہائشی کرشن موہن کی اہلیہ ممتا دیوی، بیٹا آدتیہ 7) سال)، انکش 5) سال) اور بیٹی کرتی 3 سال) کے طور پر کی گئی ہے۔ یہ تمام افراد گزشتہ پانچ دنوں سے گھر سے لاپتہ تھے۔

کرشن موہن آٹو رکشا چلاتا ہے۔ اس نے الزام لگایا ہے کہ اغوا کے بعد اس کی اہلیہ کو قتل کیا گیا ہے۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کانتیش مشرا نے بتایا کہ لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے شری کرشن میڈیکل کالج اسپتال (ایس کے ایم سی ایچ) بھیج دیا گیا ہے۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد ہی موت کی اصل وجوہات کا پتہ چل سکے گا۔

مرمو، مودی اور راجناتھ کی آرمی ڈے پر جوانوں کو مبارکباد

نئی دہلی: (یو این آئی) صدر جمہوریہ اور تینوں مسلح افواج کی اعلیٰ کمانڈر دروپدی مرمو، وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیرِ دفاع راج ناتھ سنگھ نے 78 ویں ’آرمی ڈے ‘کے موقع پر فوج کے جوانوں، افسروں اور ان کے اہلِ خانہ کو دلی مبارکباد اور نیک تمنائیں پیش کی ہیں۔ محترمہ مرمو نے اپنے پیغام میں کہا، ”آرمی ڈے کے موقع پر ہمارے بہادر جوانوں، سابق فوجیوں اور ان کے اہل خانہ کو دلی مبارکباد۔ ہندوستانی فوج ہمارے ملک کی وحدت، خودمختاری اور سالمیت کے تحفظ کے لیے پرعزم ہے۔ ہمارے جوان ہماری سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں اور آفات اور بحرانوں کے دوران ضروری مدد فراہم کرتے ہیں۔

آپ کی اٹل ’راشٹریہ پرتھم ‘کی روحانیت ہر ہندوستانی کو مسلسل متاثر کرتی ہے۔ "وزیر اعظم مودی نے اپنے پیغام میں کہا، ”آرمی ڈے کے موقع پر ہم ہندوستانی فوج کی جرات اور مضبوط عزم کو سلام پیش کرتے ہیں۔ ہمارے جوان بے لوث خدمت کی علامت ہیں، جو نہایت چیلنجنگ حالات میں بھی مضبوط ارادے کے ساتھ ملک کا دفاع کرتے ہیں۔" وزیر اعظم نے ڈیوٹی کے راستے میں اعلیٰ ترین قربانی دینے والے فوجیوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا، ”ہم بہادر جوانوں کا احترام اور انہیں یاد کرتے ہیں۔

"انہوں نے کہا کہ ہندوستانی فوج کی فرض شناسی پورے ملک میں اعتماد اور قدردانی کے جذبات کو جنم دیتی ہے۔ وزیرِ دفاع راج ناتھ سنگھ نے آرمی ڈے کے موقع پر ہندوستانی فوج کے بہادر جوانوں اور ان کے اہلِ خانہ کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ ملک، ہندوستانی فوج کے ناقابلِ تسخیر حوصلے، عظیم قربانیوں اور ملک کی خودمختاری اور سالمیت کے تحفظ کے لیے وابستگی کو سلام کرتا ہے۔

راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ہندوستانی فوج، جو سرحدوں پر ہمیشہ چوکس رہتی ہے اور بحران کے وقت ثابت قدم رہتی ہے، انہوں نے اپنے پیشہ ورانہ انداز، نظم و ضبط اور انسانی خدمات کے ذریعے عالمی سطح پر احترام حاصل کیا ہے۔ انہوں نے ایک جدید، خود کفیل اور مستقبل کے لیے تیار فوج کی تشکیل کے لیے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک قدرداں قوم اپنے فوجیوں کے لیے فخر اور احترام کے ساتھ متحد ہے۔

گملا-رانچی شاہراہ پر ہائیوا کی ٹکر سے پک اپ میں سوار چار افراد کی موت، دو زخمی

رانچی: (یو این آئی) جھارکھنڈ کے گملا ضلع میں گملا-رانچی مرکزی شاہراہ پر جمعرات کی صبح تقریباً ساڑھے چار بجے بھڑگاؤں کے قریب ایک خوفناک سڑک حادثے میں چار افراد

ہلاک ہوگئے۔ گملا کے ایس ڈی پی او سریش پرساد یادو نے حادثے کی تصدیق کی ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق تیز رفتار ہائیوا نے پیچھے سے پک اپ وین کو زوردار ٹکر ماری جس کے نتیجے میں چار افراد موقع پر ہی ہلاک ہوگئے اور دو افراد شدید زخمی ہیں۔

رانچی کے تاجر تلکٹ سے لدی پک اپ گاڑی میں گملا کی طرف جا رہے تھے۔ بھڑگاؤں پہنچتے ہی پیچھے سے بے قابو ہائیوا نے زبردست ٹکر ماری، ٹکر اتنی شدید تھی کہ پک اپ کے پرخچے اُڑ گئے اور چاروں مسافروں نے تڑپ تڑپ کر دم توڑ دیا۔

مقامی لوگوں کی مدد سے پولیس نے راحت رسانی کا سلسلہ شروع کیا، دو زخمیوں کو ملبے سے نکال کر صدر اسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں ابتدائی علاج کے بعد انہیں رمس ریفر کر دیا گیا۔ بھرنو تھانہ پولیس نے لاشوں کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے روانہ کیا۔ ہائیوا اور پک اپ دونوں گاڑیاں ضبط کر کے تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔

پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا میں بڑے پیمانے پر گھپلہ: آر جے ڈی

پٹنہ: (یو این آئی) بہار راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے ترجمان چترنجن گگن نے جمعرات کو الزام عائد کیا کہ روزگار اور ملازمت فراہم کرنے کے مقصد سے 2015 میں شروع کی گئی پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا میں بڑے پیمانے پر گھپلہ ہوا ہے اور اس کی اعلیٰ سطحی جانچ کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ مسٹر گگن نے آج جاری بیان میں کہا کہ پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا کے تحت 1.32 کروڑ نوجوانوں کو تربیت دینے کے نام پر 14,400 کروڑ روپے منظور کیے گئے، لیکن 18 دسمبر 2025 کو پارلیمنٹ میں پیش کی گئی کیگ (کنٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل) کی آڈٹ رپورٹ نے اس اسکیم میں موجود سنگین بے ضابطگیوں اور بدعنوانیوں کو بے نقاب کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیگ رپورٹ کے مطابق اس اسکیم میں درج 95 لاکھ نوجوانوں میں سے 90 لاکھ کا کوئی ریکارڈ ہی موجود نہیں ہے، جبکہ پانچ لاکھ نام فرضی پائے گئے۔ اس کے علاوہ 70 فیصد امیدوار اس تربیت کے اہل ہی نہیں تھے۔ 94 فیصد سے زائد مستفیدین کے بینک کھاتے فرضی یا غیر معتبر پائے گئے۔ کئی معاملات میں ایک ہی بینک کھاتے کو ہزاروں امیدواروں سے جوڑا گیا اور ایک ہی تصویر کی بنیاد پر سینکڑوں مستفیدین کو مختلف ریاستوں میں تربیت یافتہ کے طور پر دکھایا گیا۔ آر جے ڈی ترجمان نے کہا کہ یہ نہ صرف سرکاری رقم کا غلط استعمال ہے بلکہ ملک کے نوجوانوں کے مستقبل کے ساتھ کھلا دھوکہ بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رپورٹ میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ پلیسمنٹ کے اعداد و شمار جان بوجھ کر بڑھا چڑھا کر پیش کیے گئے۔ جن کمپنیوں میں ملازمت دی گئی، وہ سب فرضی ہیں اور صرف کاغذات میں موجود ہیں۔ کئی مقامات پر بند یا محض نام کے تربیتی مراکز کو فعال دکھا کر ہزاروں نوجوانوں کی فرضی تربیت درج کی گئی۔ یہاں تک کہ ایک ہی شخص کے ذریعے ایک ہی دن میں کئی ریاستوں میں معائنہ کیے جانے کی اندراجات بھی کیے گئے، جو نظام کی قلعی کھولنے کے لیے کافی ہیں۔

بھوپال: ایمس اور آئی آئی ٹی اندور مشترکہ طور پر بنائیں گے لو ڈوز تکنیک، مریضوں کو ملے گی راحت۔

کانگریس پانچ ریاستوں کے اسمبلی انتخابات کی تیاریوں میں مصروف

نئی دہلی: (یو این آئی) کانگریس پارٹی نے آسام، تمل ناڈو، کیرالہ اور مغربی بنگال میں انتخابات کی تیاریاں شروع کر دی ہیں، جہاں اگلے چند مہینوں میں اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں۔ ان ریاستوں کے لیڈروں کو ایک ایک کر کے دہلی بلایا جا رہا ہے اور اس سلسلے میں پہلی میٹنگ 16 جنوری کو ہوگی۔ کانگریس پارٹی آسام میں اپنی کھوئی ہوئی زمین واپس پانے کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑنا چاہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آسام میں پارٹی کے سینئر لیڈروں کو تیزی سے اہم ذمہ داریاں دی جا رہی ہیں۔ ذرائع کے مطابق کانگریس نے آسام اسمبلی انتخابات کے لیے 16 جنوری کو دہلی میں پارٹی کے صدر دفتر اندرا بھون میں میٹنگ بلائی ہے۔ اس میٹنگ میں کانگریس صدر ملک ارجن کھڑگے، کانگریس لیڈر راہل گاندھی، قومی جنرل سکریٹری کے سی وینو گوپال، آسام کانگریس کے انچارج جتیندر سنگھ، آسام کے صدر گورو گوگوئی اور ریاست کے متعدد دیگر سینئر لیڈران شرکت کریں گے۔ میٹنگ میں آئندہ آسام اسمبلی انتخابات کے بارے میں غور و خوض کیا جائے گا، انتخابی مسائل، تنظیم کی حالت اور آسام کے وزیر اعلیٰ کی ہیمنت بسوا سرما انتخابی مہم کو چیلنج کرنے کی حکمت عملیوں پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ پارٹی ذرائع کے مطابق ریاستی صدر گورو گوگوئی کے ساتھ مدھیہ پردیش کانگریس کے صدر جیتو پٹواری کو بھی آسام میں اہم ذمہ داریاں سونپی جائیں گی۔ مسٹر جیتو پٹواری آسام اسمبلی انتخابات سے قبل ریاست میں مظاہروں کی حکمت عملی بنائیں گے۔ آسام کانگریس یہ بھی مطالبہ کر رہی ہے کہ کانگریس لیڈر راہل گاندھی بھارت جوڑو یاترا کی طرح اسمبلی انتخابات سے قبل ریاست کا دورہ کریں۔ واضح رہے کہ آسام میں کھوئی ہوئی زمین کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے، کانگریس نے پہلے ہی سینئر لیڈروں کو ذمہ داریاں سونپی ہیں، جن میں وایناڈ سے رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی کو اسکریننگ کمیٹی کی چیئرپرسن کے طور پر، اور کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار، چھتیس گڑھ کے سابق وزیر اعلیٰ بھوپیش بگھیل، اور جھارکھنڈ کے سابق وزیر بندھو تیرکی کو بطور مشاہدین ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔

عمر عبداللہ کی ایران میں موجود طلبا و دیگر افراد کے تحفظ کے لئے وزیر خارجہ سے بات چیت

سری نگر: (یو این آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کا کہنا ہے کہ انہوں نے ایران کی بدلتی ہوئی صورتحال اور وہاں موجود جموں و کشمیر کے شہریوں اور طلبا کے تحفظ کے بارے میں مرکزی وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر سے بات کی۔

انہوں نے ’ایکس ‘پر اپنے ایک پوسٹ میں کہا: ’میں نے مرکزی وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر جی سے ایران کی بدلتی ہوئی صورتحال کے بارے میں بات کی، انہوں نے زمینی صورتحال کا اپنا جائزہ اور وہ منصوبے شیئر کیے جن پر وزارت خارجہ کام کر رہی ہے‘۔ ان کا پوسٹ میں مزید کہنا تھا: ’میں ان کی اس یقین دہانی کے لیے شکر گزار ہوں کہ ایران میں موجود جموں و کشمیر کے طلبا اور دیگر افراد کے مفادات اور جانوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے تمام ضروری اقدام کیے جائیں گے‘۔ ایک اندازے کے مطابق ایران میں اس وقت 10 ہزار سے زیادہ ہندوستانی شہری بشمول طلبا موجود ہیں۔ دریں اثنا تہران میں ہندوستانی سفارتخانے نے ایک تازہ ایڈوائزری میں، تمام ہندوستانیوں بشمول طلباء، زائرین، کاروباری افراد اور سیاحوں سے، دستیاب سہولت کے ذریعہ ایران چھوڑنے کی تاکید کی ہے۔

مرکزی داخلہ سیکریٹری کی ایل جی منوج سنہا سے اہم ملاقات

جموں: (یو این آئی) مرکزی حکومت کی جانب سے جموں و کشمیر کی سیکورٹی صورتحال پر مسلسل نظر رکھنے کے درمیان، مرکزی داخلہ سکریٹری گووند موہن نے جمعرات کو لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا کے ساتھ ایک اہم و اعلیٰ سطحی میٹنگ کی، جس میں وادی کشمیر اور جموں خطے میں جاری سیکورٹی چیلنجوں، انسدادِ دہشت گردی کارروائیوں اور سرحدی علاقوں میں ڈرون سرگرمیوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ یہ میٹنگ ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب خطے میں گزشتہ دو برسوں کے دوران گھنے جنگلات اور پہاڑی علاقوں میں سرگرم درجنوں دہشت گردوں کی موجودگی کے واضح انٹیلی جنس اشارے ملے ہیں۔ حکام کے مطابق ہوم سکریٹری دو روزہ دورے پر بدھ کی سہ پہر جموں پہنچے اور بدھ کے روز کنونشن سینٹر میں اعلیٰ سطحی سیکورٹی جائزہ میٹنگ کی صدارت کی۔

جمعرات کو انہوں نے ایل جی منوج سنہا کے ساتھ ملاقات کی، جس میں سیکورٹی، آپریشنل تیاریوں، بین ایجنسی ہم آہنگی، سرحدی انتظامات اور حالیہ دہشت گردانہ سرگرمیوں سے متعلق جامع گفتگو کی گئی۔ ذرائع کے مطابق میٹنگ میں کشمیر اور جموں کے دونوں خطوں میں بدلتی سیکورٹی صورتحال، خاص طور پر ہمالیائی بیلٹ اور پیر پنجال کے دشوار گزار علاقوں میں جاری تلاشی آپریشنز پر خصوصی توجہ دی گئی۔ داخلہ سکریٹری نے پیر پنجال رینج میں دہشت گردوں کی سرگرمیوں، گھنے جنگلات میں چھپے دہشت گردوں، اور حالیہ مہینوں میں گھات لگا کر حملوں کے واقعات پر تفصیلی بریفنگ حاصل کی۔

راہل گاندھی کے اندور آنے سے قبل سیاسی گہما گہمی میں اضافہ

بھوپال، اندور: (یو این آئی) لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی کے آئندہ 17 جنوری کو متوقع مدھیہ پردیش کے اندور دورے سے قبل یہ شہر پوری طرح سیاست کا اکھاڑا بن چکا ہے۔ مسٹر گاندھی پینے کے آلودہ پانی سے تقریباً 20 سے زائد افراد کی موت کے معاملے پر 17 تاریخ کو اندور آنے والے ہیں۔ وہ یہاں متاثرین کے اہلِ خانہ سے ملاقات کریں گے۔ ان کے اس دورے سے قبل ریاست میں اس مسئلے پر حکمراں جماعت اور حزبِ اختلاف آمنے سامنے آ گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو نے کل اپنے اندور دورے کے دوران کسی کا نام لیے بغیر اس معاملے پر کانگریس اور قائدِ حزبِ اختلاف کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ ’ہم نے اس مشکل دور کو محسوس کیا ہے، لیکن اگر آپ لاشوں پر سیاست کرنے آئیں گے تو اندور برداشت نہیں کرے گا۔ کوئی بھی برداشت کرنے والا نہیں ہے۔ ‘انہوں نے کہا کہ اگر آپ نے آفات میں مواقع تلاش کیے اور سیاست کا راستہ اپنایا، تو اسے مناسب نہیں کہا جا سکتا۔ آپ مثبت انداز میں مخالفت کریں، حزبِ اختلاف کی آواز حزبِ اختلاف کی طرح اٹھائیں، تو ہم سب اس بات سے متفق ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ’لیکن اگر آپ نے بات نکالی، تو بات بہت دور تک جائے گی۔‘ وہیں کانگریس نے بھی حکومت پر حملہ بولا ہے۔ ریاستی کانگریس کے صدر جیتو پٹواری نے کہا کہ ”بی جے پی والوں کی زبان اب بھی ’بھاگیرتھ پورہ ‘کا خوف بڑھا رہی ہے! متاثرہ خاندانوں کے گہرے زخموں پر نمک چھڑک رہی ہے! غرور میں ڈوبے ہوئے 23 ’سرکاری قتل ‘کے مجرم اس قدر مغرور ہیں، کیونکہ عوامی رائے کی توہین ان کی عادت بن چکی ہے! اسی لیے یہ آنسوؤں میں ڈوبے اندور کے درد کو بھلا کر ’زبانی زہر ‘اگل رہے ہیں! غلطی سدھارنے کی بجائے اب بھی ہٹ دھرمی کر رہے ہیں! اسی دوران مسٹر پٹواری نے مسٹر گاندھی کے دورے کے بارے میں کہا کہ قائدِ حزبِ اختلاف اس واقعے کو لے کر بہت فکر مند تھے۔

وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس نے اپنے خاندان کے ساتھ ووٹ ڈالا

ممبئی: مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے کہا کہ ہماری جمہوریت ایک اکائی ہے جسے جمہوریت کا بنیادی سنگ بنیاد سمجھا جا سکتا ہے۔ اس لیے اس میں ووٹ دینا بہت ضروری ہے۔ میں ہر اس شخص سے درخواست کرتا ہوں جو ہندوستان کی جمہوریت میں یقین رکھتا ہے اور ووٹ ڈالے۔" میں مانتا ہوں کہ ووٹ دینا نہ صرف آپ کا حق ہے بلکہ آپ کا فرض بھی ہے۔ اگر ہم جمہوریت میں گڈ گورننس چاہتے ہیں تو ہمیں ووٹ ڈالنا چاہیے۔ اسی لیے میں نے بھی ووٹ دیا ہے۔ میں سب سے اپیل کرتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ ووٹ دیں، اور گھروں میں نہ رہیں۔ میں تمام لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ جمہوریت کے اس اعلیٰ جذبے میں حصہ لیں۔" نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ کی اہلیہ امروتا فڑنویس نے شہریوں پر زور دیا کہ وہ اپنے جمہوری حقوق کا استعمال کریں۔ انہوں نے کہا کہ "اپنے ووٹ کا حق

استعمال کرنا جمہوریت کا ایک اہم حصہ ہے۔ میرا ماننا ہے کہ سب کو باہر نکل کر ووٹ دینا چاہیے۔" انہوں نے مزید کہا کہ ووٹرز کو اپنے انتخاب پر غور کرنا چاہیے۔ انہوں نے خبر رساں ایجنسی کو بتایا کہ "لوگوں کو ووٹ ڈالنے سے پہلے سوچنا چاہیے اور فیصلہ کرنا چاہیے کہ ترقی کے لیے کون بہتر ہے۔ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ کون سی پارٹی ترقی کے لیے کام کر رہی ہے اور شہریوں کو ان کی دہلیز پر فوائد پہنچا رہی ہے۔"

ایگزٹ پول نے ممبئی میونسپل الیکشن میں بی جے پی اتحاد کے لیے کلین سویپ کی پیش گوئی کی

ممبئی (یو این آئی) مہاراشٹر میں ممبئی سمیت 29 میونسپل کارپوریشنوں میں ووٹنگ مکمل ہوگئی۔ اس طرح کل 3.48 کروڑ رائے دہندگان نے 15,931 امیدواروں کی قسمت کا فیصلہ کردیا۔ جب کہ توجہ کا مرکز برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) پر ہے، جو ملک کا سب سے امیر شہری ادارہ ہے، جس کا سالانہ بجٹ 74,400 کروڑ روپے سے زیادہ ہے، جہاں چار سال کی تاخیر کے بعد ہونے والے انتخابات میں 227 نشستوں کے لیے 1,700 امیدوار میدان میں ہیں۔ ایگزٹ پول نے ممبئی میں سکال، جے وی سی، ایکس مائی انڈیا نے بی جے پی کی زیر قیادت مہایوتی اتحاد کے لئے کامیابی کی پیش گوئی کی ہے۔ ایکس مائی انڈیا کے ایگزٹ پول سے پتہ چلتا ہے کہ مہاوتی اتحاد کو 131-151 سیٹیں حاصل کرنے کا امکان ہے، جبکہ جے وی سی ایگزٹ پول سے پتہ چلتا ہے کہ اتحاد کو 138 سیٹیں ملیں گی۔ اس دوران سکال نے پیش قیاسی کی ہے کہ مہایوتی 119 سیٹوں پر جیت کر سامنے آئے گی۔ ممبئی میں یہ ٹھاکرے برادران کے درمیان لڑائی ہے، جو 20 سال بعد اپنے ورثے کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے اس کے پس منظر میں دوبارہ متحد ہوئے ہیں، بمقابلہ بی جے پی-شیوسینا اتحاد۔ ووٹوں کی گنتی جمعہ 16 جنوری کو ہوگی۔

بی ایم سی انتخابات میں بزرگ ووٹروں کی مثالی شرکت

ووٹنگ شروع ہونے سے پہلے ہی پولنگ بوتھس پر قطاریں

ممبئی (یو این آئی) برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کے انتخابات کا آغاز جمعرات کی صبح انتہائی جوش وخروش کے ساتھ ہوا جہاں شہر بھر میں بزرگ شہری بڑی تعداد میں ووٹنگ کے لیے پولنگ اسٹیشنوں پر پہنچے۔ صبح 7.30 بجے ووٹنگ کے باضابطہ آغاز سے قبل ہی شہر کے تمام 227 وارڈز میں کئی پولنگ بوتھس کے باہر لمبی قطاریں دیکھی گئیں، جن میں بزرگ ووٹر سب سے آگے نظر آئے۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی تصاویر اور ویڈیوز میں دیکھا گیا کہ بزرگ شہری واکنگ اسٹک کے سہارے یا اہل خانہ کے تعاون سے پولنگ مراکز تک پہنچے، جو جمہوری عمل میں ان کی وابستگی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک پولنگ اسٹیشن پر 91 سالہ بی جے پی لیڈر اور مہاراشٹر کے سابق گورنر رام نائک ابتدائی ووٹ ڈالنے والوں میں شامل رہے۔ ووٹ ڈالنے کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صبح سویرے ووٹ ڈالنا ان کی پرانی عادت ہے جس سے انہیں پولنگ انتظامات دیکھنے اور عملے سے بات چیت کا موقع ملتا ہے۔ اسی طرح کے مناظر شہر کے مختلف علاقوں میں دیکھنے کو ملے۔ دادر کے کئی پولنگ بوتھس پر بزرگ ووٹروں نے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ وہ صبح کی سیر کے فوراً بعد ووٹ ڈالنے آئے ہیں۔ بزرگ خواتین اور مردوں کی اس سرگرم شرکت کو دیگر ووٹروں اور پولنگ عملے نے بھی سراہا۔ سینئر شہریوں کی اس ابتدائی اور بھرپور شرکت نے بی ایم سی انتخابات کے حوالے سے شہری جوش کو نمایاں کیا ہے جنہیں اکثر میونسپل ادارے کے بڑے بجٹ اور سیاسی اثر ورسوخ کے باعث منی اسمبلی الیکشن کہا جاتا ہے۔ یہ انتخابات شیوسینا اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی میں پھوٹ کے بعد ممبئی کے پہلے بلدیاتی انتخابات بھی ہیں، جس سے ان کی سیاسی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ ممبئی میں عام تعطیل کے اعلان کے پیش نظر ریاستی الیکشن کمیشن نے شہر کے تقریباً 1.03 کروڑ اہل ووٹروں میں بڑے پیمانے پر شرکت کی امید ظاہر کی ہے۔ پرامن اور منظم ووٹنگ کو یقینی بنانے کے لیے ممبئی پولیس نے 10,231 پولنگ اسٹیشنوں پر اسٹیٹ ریزرو پولیس فورس اور کوئیک رسپانس ٹیموں سمیت 28 ہزار سے زائد اہلکار تعینات کیے ہیں۔ ووٹنگ شام 5.30 بجے تک جاری رہے گی۔

پیوش گوئل نے مالابارہل میں ووٹ ڈالا، ووٹنگ کو جمہوریت کا تہوار قرار دیا، ممبئی کی ترقی کو قومی ترقی سے جوڑا

ممبئی: مہاراشٹر کے بلدیاتی انتخابات کے دوران جمعرات کی صبح مرکزی وزیر پیوش گوئل نے اپنی اہلیہ کے ساتھ ممبئی کے مالابار ہل علاقے میں واقع ایک پولنگ بوتھ پر اپنا ووٹ ڈالا۔ ووٹنگ کے بعد انہوں نے انتخابی عمل میں شرکت کو اعزاز قرار دیا۔ پیوش گوئل نے ووٹنگ کو جمہوریت کا تہوار بتاتے ہوئے کہا کہ اس عمل میں شامل ہونا ہر شہری کے لیے فخر کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی، جو بھارت کا مالی اور تجارتی دارالحکومت ہے، ملک کی ترقی اور خوشحالی کے سفر میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے، اور شہری ملک کے مستقبل کو ممبئی کی پیش رفت کے تناظر میں دیکھتے ہیں۔ مرکزی وزیر نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ بڑی تعداد میں گھروں سے نکل کر ووٹنگ میں حصہ لیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ووٹ ڈالنا صرف آئینی حق ہی نہیں بلکہ شہر کے تئیں ایک اہم شہری ذمہ داری بھی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ بہتر حکمرانی، تیز رفتار ترقی اور ہر شہری کی فلاح وبہبود ممبئی کی مسلسل ترقی کے لیے ضروری ہے، جو بالآخر بھارت کی عالمی سطح پر پوزیشن کو مضبوط بناتی ہے۔ جمعرات کو مہاراشٹر کی 29 میونسپل کارپوریشنوں کے انتخابات کے لیے ووٹنگ جاری ہے، جو شدید انتخابی مہم کے بعد منعقد ہو رہی ہے۔ ممبئی، پونے، ناسک، ناگپور، نوی ممبئی، تھانے اور پمپری۔ چنچوڑ جیسے بڑے شہری مراکز میں ان انتخابات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ زیادہ تر شہروں میں بھارتیہ جنتا پارٹی اور شیوسینا مہایوتی کے تحت مل کر مقابلہ کر رہی ہیں، جبکہ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کئی کارپوریشنوں میں الگ سے میدان میں ہے۔ پونے اور پمپری۔ چنچوڑ میں تاہم این سی پی کے دونوں دھڑے ایک ساتھ آ کر مشترکہ منشور کے ساتھ انتخاب لڑ رہے ہیں۔ سیاسی مقابلے کا مرکز ممبئی اور پونے بنے ہوئے ہیں۔

ممبئی میں بی جے پی کی قیادت والی مہایوتی کو ادھو ٹھاکرے اور راج ٹھاکرے کے اتحاد سے سخت چیلنج درپیش ہے، جس نے برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن، ملک کے سب سے امیر بلدیاتی ادارے، کے انتخاب کو غیر معمولی طور پر اہم بنا دیا ہے۔ آخری بی ایم سی انتخابات 2017 میں ہوئے تھے۔ ریاستی الیکشن کمیشن کے مطابق 29 میونسپل کارپوریشنوں میں 893 وارڈز کی 2,869 نشستوں کے لیے 15,908 امیدوار میدان میں ہیں، جن کی قسمت کا فیصلہ تقریباً 3.48 کروڑ ووٹر کریں گے۔ ریاست بھر میں 39,092 پولنگ مراکز قائم کیے گئے ہیں۔

قانون ساز کونسل کی نائب چیئر پرسن ڈاکٹر نیلم گوہرے نے پونے میں ووٹ دیا

پونے (یو این آئی) مہاراشٹر قانون ساز کونسل کی نائب چیئر پرسن ڈاکٹر نیلم گوہرے نے جمعرات کو پونے میونسپل کارپوریشن انتخابات کے لیے سمبایوسس اسکول میں قائم پولنگ بوتھ پر اپنا ووٹ ڈال کر جمہوری فرض ادا کیا۔ اس موقع پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر نیلم گوہرے نے کہا کہ جمہوریت میں ووٹ ڈالنا ہر شہری کا بنیادی فریضہ ہے اور ہر شخص کو لازمی طور پر ووٹنگ میں حصہ لینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے پونے شہر کے روشن مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا ووٹ استعمال کیا ہے۔ انہوں نے انتظامیہ کی جانب سے مجموعی طور پر بہتر انتظامات کیے جانے کی بات تسلیم کی، تاہم کہا کہ بزرگ شہریوں کے لیے خاص طور پر سیڑھیوں کے ذریعے رسائی میں مناسب سہولتوں کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔

ریاستی الیکشن کمیشن نے ٹھاکرے برادران کے الزامات مسترد کردیے

پی اے ڈی یو صرف غیر معمولی صورتحال میں استعمال ہوگا

ممبئی (یو این آئی) ریاستی الیکشن کمیشن نے جمعرات کو پی اے ڈی یو مشین کے استعمال سے متعلق ٹھاکرے برادران کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ پرنٹنگ آکزیلیری ڈسپلے یونٹ یعنی پی اے ڈی یو صرف غیر معمولی حالات میں اور وہ بھی صرف ممبئی میونسپل کارپوریشن انتخابات کی ووٹ گنتی کے دوران ہی استعمال کی جائے گی۔ الیکشن کمیشن نے کہا کہ ممبئی کے علاوہ ریاست کی کسی بھی دیگر میونسپل کارپوریشن میں ووٹوں کی گنتی کے لیے پی اے ڈی یو کا استعمال نہیں کیا جائے گا۔ حتیٰ کہ ممبئی میں بھی یہ مشین صرف اسی صورت میں استعمال ہوگی جب الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں میں درج ووٹوں کی گنتی کے دوران کسی قسم کی تکنیکی خرابی سامنے آئے۔ یہ وضاحت شیوسینا (ادھو) اور مہاراشٹر نونرمان سینا کی جانب سے لگائے گئے ان الزامات کے بعد سامنے آئی ہے، جن میں کہا گیا تھا کہ پی اے ڈی یو مشین کو بغیر شفافیت کے متعارف کرا کے انتخابی مشینری حکومت کے حق میں کام کر رہی ہے۔ اس سے قبل دن کے اوائل میں دونوں جماعتوں نے یہ بھی الزام لگایا تھا کہ سرکاری انتخابی مہم ختم ہونے کے باوجود گھر گھر جا کر مہم چلانے کی اجازت دی جا رہی ہے اور ووٹوں کی گنتی کے لیے ایک نئی مشین پی اے ڈی یو متعارف کرائی گئی ہے۔ ایم این ایس کے صدر راج ٹھاکرے نے سوال اٹھایا تھا کہ سیاسی جماعتوں کو ای وی ایم کے ساتھ ایک اضافی مشین جوڑنے کے امکان سے پہلے آگاہ کیوں نہیں کیا گیا۔ ان الزامات کے جواب میں الیکشن کمیشن نے کہا کہ پی اے ڈی یو صرف اسی صورت میں استعمال کی جا سکتی ہے جب بھارت الیکٹرانکس لمیٹڈ کی تیار کردہ ای وی ایم مشینوں میں گنتی کے دوران تکنیکی مسئلہ پیدا ہو۔ یہ ای وی ایم صرف ممبئی کے بلدیاتی انتخابات میں استعمال ہو رہی ہیں اور یہ الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ایم تھری اے قسم کی مشینیں ہیں۔ کمیشن نے وضاحت کی کہ عام حالات میں ووٹوں کی گنتی بیلٹ یونٹ اور کنٹرول یونٹ کو جوڑ کر ہی کی جاتی ہے، اور پی اے ڈی یو صرف ایک ہنگامی متبادل کے طور پر استعمال ہو سکتی ہے۔ اس کا معمول کے طور پر یا ہر صورت میں استعمال کسی بھی حال میں منظور نہیں ہوگا۔ ممبئی کے بلدیاتی انتخابات کے لیے مجموعی طور پر 140 پی اے ڈی یو یونٹس دستیاب رکھی گئی ہیں۔

دادر کے پولنگ بوتھ پر ای وی ایم میں خرابی

ممبئی (یو این آئی) برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کے انتخابات کے دوران جمعرات کو دادر کے ایک پولنگ بوتھ پر ووٹنگ اس وقت عارضی طور پر متاثر ہوئی جب ایک الیکٹرانک ووٹنگ مشین میں تکنیکی خرابی کی شکایت سامنے آئی۔ یہ واقعہ بالموہن ودیا مندر میں قائم پولنگ اسٹیشن پر پیش آیا۔ پولنگ کے دوران متعدد ووٹروں نے شکایت کی کہ امیدوار وشاکھا راؤت کے نام سے منسلک بٹن دبانے پر کام نہیں کر رہا تھا۔ ووٹروں کی شکایت موصول ہونے کے بعد انتخابی حکام نے فوری طور پر ووٹنگ کے عمل کو روک کر مشین کی جانچ شروع کی۔ حکام کے مطابق اس دوران تقریباً بیس منٹ تک ووٹنگ معطل رہی۔ جانچ کے بعد مشین میں تکنیکی نقص کی تصدیق ہوئی جس کے بعد خراب الیکٹرانک ووٹنگ مشین کو تبدیل کر دیا گیا۔ نئی مشین نصب کیے جانے کے بعد پولنگ کا عمل دوبارہ بغیر کسی رکاوٹ کے شروع ہوگیا۔

نوی ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ نے ایک اہم سنگ میل طے کیا

افتتاح کے 19 دن کے اندر ایک لاکھ سے زائد مسافر

ممبئی (یو این آئی) رائے گڑھ ضلع کے اُلوے علاقے میں واقع نوی ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ نے تجارتی آپریشن کے آغاز کے صرف 19 دن کے اندر ہی ایک لاکھ سے زائد مسافروں کی آمد ورفت درج کر کے ایک اہم سنگ میل طے کر لیا ہے جو اس خطے سے بڑھتی ہوئی سفری مانگ اور مسافروں کی دلچسپی کی عکاسی کرتا ہے۔ 12 جنوری 2026 تک ایئرپورٹ سے مجموعی طور پر 1,09,917 مسافروں نے سفر کیا، جن میں 55,934 آنے والے اور 53,983 روانہ ہونے والے مسافر شامل تھے۔ ایئرپورٹ کا سب سے مصروف دن 10 جنوری 2026 رہا، جب ایک ہی دن میں 7,345 مسافروں کی آمد و روانگی ریکارڈ کی گئی، یہ بات نوی ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے ترجمان نے بتائی۔ نریندر مودی نے 8 اکتوبر 2025 کو نوی ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کا افتتاح کیا تھا جبکہ ایئرپورٹ نے 25 دسمبر 2025 سے تجارتی پروازوں کا باقاعدہ آغاز کیا۔ 25 دسمبر 2025 سے 12 جنوری 2026 کے دوران ایئرپورٹ پر مجموعی طور پر 734 پروازوں کی آمد ورفت درج کی گئیں، جن میں 32 عمومی پروازیں بھی شامل تھیں۔ اسی مدت کے دوران کارگو نے 40,260 آنے والے اور 38,774 روانہ ہونے والے بیگز کو ہینڈل کیا گیا جو مسافروں کی سہولت کے لیے مؤثر بیگیج ہینڈلنگ نظام کو ظاہر کرتا ہے۔ کارگو کے شعبے میں ایئرپورٹ نے 22.21 ٹن سامان کی نقل وحمل سنبھالی جو ابتدا ہی سے مسافر اور کارگو آپریشنز کے مربوط ماڈل کو نمایاں کرتا ہے۔

انسٹاگرام پر شیئر انویسٹمنٹ اسکینڈل میں تاجر کو 1 کروڑ روپے کا نقصان ہوا

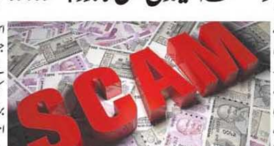

ممبئی: تھانے کے ایک 43 سالہ تاجر کو شیئر انویسٹمنٹ فراڈ میں 1 کروڑ روپے کا دھوکہ دیا گیا۔ پولیس کے مطابق، شکایت کنندہ نے انسٹاگرام پر ایک اشتہار دیکھا جس میں ایک معروف آن لائن اسٹاک بروکنگ کمپنی کا نام استعمال کیا گیا تھا اور سرمایہ کاری پر بھاری منافع کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اس نے اشتہار میں فراہم کردہ نمبر پر رابطہ کیا، اور اسکیمر نے واٹس ایپ پر ایک جعلی لنک شیئر کیا، جس میں اسے ٹریڈنگ پلیٹ فارم پر رجسٹر کرنے اور اکاؤنٹ بنانے کے لیے کہا گیا۔ اس کے بعد اس نے اس اکاؤنٹ سے تجارت شروع کی۔ ابتدائی طور پر، شکایت کنندہ تجارتی پلیٹ فارم سے اپنے بینک اکاؤنٹ میں رقم نکالنے اور منتقل کرنے کے قابل تھا، جس نے اسے مزید سرمایہ کاری کرنے کی ترغیب دی۔ دو درجن سے زیادہ ٹرانزیکشنز میں، اس نے 1 کروڑ مختلف استفادہ کنندگان کے کھاتوں میں منتقل کیے جن کو اسکیمرز نے متعین کیا تھا۔ اپنے تجارتی اکاؤنٹ کو چیک کرنے پر، شکایت کنندہ نے دریافت کیا کہ اس کی کمائی 19 کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔ تاہم جب اس نے رقم نکالنے کی کوشش کی تو اس کی درخواستیں بار بار مسترد کر دی گئیں۔ اس کے بعد اس نے دھوکہ بازوں سے بات کی، جنہوں نے اس سے رقم نکالنے کے لیے 20 لاکھ روپے ادا کرنے کو کہا۔ اس کے بعد وہ سٹاک بروکنگ کمپنی کے دفتر گیا اور اسے احساس ہوا کہ اس کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے۔ دریں اثنا، کولابا کے آئی این ایس آگرانی میں تعینات ایک 27 سالہ ہندوستانی بحریہ کا ملاح، واٹس ایپ کے ذریعے بھیجے گئے جعلی "انڈس انڈ کریڈٹ کارڈ APK" کو ڈاؤن لوڈ کرنے کے بعد سائبر فراڈ کا شکار ہوگیا۔ متاثرہ رام نریش شیر سنگھ کو 10 جنوری کو شام 5 بجے کے قریب ایک نامعلوم نمبر سے فائل موصول ہوئی۔ اس نے ایپلی کیشن کو حقیقی مانا اور اسے ڈاؤن لوڈ کیا۔ چند منٹ بعد، اسے ایس ایم ایس الرٹس موصول ہوئے جس میں بتایا گیا کہ اس کے پہلے کریڈٹ کارڈ پر ریلائنس ریٹیل پر 80,999 چارج کیے گئے تھے اور یہ کہ اس کے دوسرے کریڈٹ کارڈ پر سسٹم کے ذریعے 9,812 چارج کیے گئے تھے۔ کل 90,811 روپے نکالے گئے تھے۔ قلابہ پولیس نے متاثرہ کے موبائل فون کو غیر قانونی طور پر اپنے قبضے میں لینے پر نامعلوم افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کر لی ہے۔

معروف صحافی جاوید جمال الدین کی شب معراج پر سالگرہ پر مبارکباد

ممبئی: معروف صحافی اور سماجی، تعلیمی وسیاسی میدانوں میں سرگرم جاوید جمال الدین کی سالگرہ پر ممبئی اور بیرونی شہر کی سیاسی، تعلیمی، مذہبی اور صحافت سے وابستہ شخصیات نے مبارکباد پیش کی ہے۔ جاوید جمال الدین کی پیدائش شب معراج کے موقع ہوئی تھی، امسال انگریزی اور قمری تاریخیں تین دہائی بعد ساتھ ساتھ آئی ہیں۔

اس موقع پر سوشل گروپس آف انٹاپ ہل، سوشل گروپس اردو نائٹ ہائی اسکول عہدیداران وعملہ، چیئرمین عامر پے جے، اردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن صدر فاروق انصاری، سکریٹری جنرل سرفراز آرزو، خازن فاروق سید، ڈاکٹر ظہیر قاضی (صدر انجمن اسلام)، جناب ابو عاصم اعظمی (صدر سماجوادی پارٹی)، جناب سعید احمد (مدیر اعلی ومالک اردو ٹائمز)، جناب حسین احمد (چیئرمین مہاراشٹر اُردو اکادمی)، جناب مشتاق انتولے (نائب صدر انجمن اور چیئرمین مولانا آزاد کارپوریشن)، جناب شیخ عبداللہ (نائب صدر انجمن اسلام)، جناب ذکاء اللہ صدیقی (مشہور تاجر)، ڈاکٹر محمد علی پاٹنکر (معروف معالج)، جناب ارشد صدیقی (صدر ریڈ کریسینٹ سوسائٹی)، جناب آصف فاروقی (ممبراے ایم یو ایکزیکیٹو اور جنرل سکریٹری ایم آر سی)، مولانا ظہیر عباس رضوی (سنیئر نائب صدر ممبئی کانگریس)، محمد سعید نوری (صدر رضا اکیڈمی)، ایڈوکیٹ یوسف ابراہانی (کارگزار صدر ایس پی اور صدر اسلام جمخانہ)، جناب ابراہیم طائی (صدر مسلم کونسل ٹرسٹ)، جناب اقبال میمن آفیسر (چیئرمین میمن فیڈریشن)، شبیر انصاری (چیئرمین آل انڈیا مسلم او بی سی آرگنائزیشن)، فاروق اعظم اور حیدر اعظم (سنیئر لیڈر بی جے پی)، فرید شیخ (صدر ممبئی امن کمیٹی)، مولانا اعجاز کشمیری (امام وخطیب ہانڈی والی مسجد)، سلیم الوارے (سماجی رہنماء)، نظام الدین راعین (چیئرمین ایکتا فورم)، جناب عزیز برنی (سابق گروپ ایڈیٹر سہارا)، حسام صدیقی (مدیر اعلیٰ جدید مرکز لکھنو)، جناب امان عباس (مدیر اعلی صحافت)، حسین افسر (مدیر سحر نامہ لکھنو)، جناب شکیل رشید (ایڈیٹر ممبئی اُردو نیوز)، جناب محمد معراج انور (ریزیڈنٹ ایڈیٹر صحافت، ممبئی)، شعیب جمخانہ والا (جنرل سکریٹری انجمن اسلام)، امین پٹیل (ایم ایل اے)، نواب ملک (سنیئر این سی پی لیڈر)، معراج صدیقی (جنرل سکریٹری ایس پی)، ایڈوکیٹ خالد بابو قریشی (مہاراشٹر وقف بورڈ حکومت مہاراشٹر کے سابق ممبر)، جناب عمران بابو قریشی (سینئر نائب صدر آل انڈیا جمعیۃ القریش)، جناب قاسم امام (شاعر)، عامر ادریسی (چیئرمین مسلم پروفیشنل)، سعید خان (رائٹ وے)، فرید خان (اُردو کارواں)، جمال سنجر (سنیئر صحافی) اور دیگر نے صحافی جاوید جمال الدین کی سالگرہ پر انہیں مبارکباد پیش کیا ہے۔

اگر آن لائن خریدا ہوا ٹی وی خراب نکلا تو ایمیزون اپنی ذمہ داری سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا

کنزیومر کمیشن نے مکمل رقم کی واپسی کا حکم دیا

ممبئی: اگر آپ نے آن لائن خریداری کی ہے اور آپ کی پروڈکٹ خراب نکلی ہے تو یہ خبر آپ کے لیے ہے۔ ممبئی کنزیومر کمیشن نے واضح طور پر کہا ہے کہ ای کامرس کمپنیاں یہ دعوی کر کے ناقص سامان کی ذمہ داری سے پیچھے نہیں ہٹ سکتی ہیں کہ وہ محض ایک درمیانی ہیں۔ کمیشن نے ایمیزون کو حکم دیا ہے کہ وہ صارف کی پوری رقم واپس کرے اور معاوضہ فراہم کرے۔ کمیشن نے کہا کہ آن لائن شاپنگ میں صارفین براہ راست پلیٹ فارم پر انحصار کرتے ہیں، کسی نامعلوم بیچنے والے یا کمپنی پر نہیں۔ صارفین کو مینوفیکچرر یا سروس سینٹر نظر نہیں آتا ہے۔ ان کے سامنے صرف ایک ایپ یا ویب سائٹ ہے۔ درحقیقت، ممبئی کے ایک رہائشی نے 2018 میں ایمیزون سے 16,499 میں ایک ایل ای ڈی ٹی وی خریدا۔ ٹی وی میں آواز اور تصویر کے مسائل تھے، اور ریموٹ کام نہیں کر رہا تھا۔ جب گاہک نے رقم کی واپسی کی درخواست کی تو اسے کہا گیا کہ وہ مینوفیکچرر سے رابطہ کرے۔ کنزیومر کمیشن نے کہا کہ چونکہ فروخت ایمیزون کے ذریعے کی جاتی ہے، اس لیے یہ فرض کیا جاتا ہے کہ پلیٹ فارم اس بات کو یقینی بنائے گا کہ سامان اچھی حالت میں اور قابل استعمال ہو۔ کمیشن نے محض "ثالثی" کی دلیل کو مسترد کر دیا۔ کمیشن نے ایمیزون کو ٹی وی کی پوری رقم واپس کرنے، چھ فیصد سود، ذہنی ایذا رسانی کے لیے 10,000 روپے اور قانونی چارہ جوئی کے اخراجات کے طور پر 5,000 روپے دینے کا بھی حکم دیا۔

بالی ووڈ کی مشہور شخصیات نے بی ایم سی انتخابات میں ووٹ ڈالنے کیلئے بڑی تعداد میں شرکت کی

ممبئی: جمعرات کو برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے انتخابات میں بالی ووڈ کی کئی مشہور شخصیات ووٹ ڈالنے کے لیے باہر آئیں، شہری ذمہ داری اور جمہوریت میں فعال شرکت کی اہمیت پر زور دیا۔ اپنے ووٹ کاسٹ کرنے کے بعد، کئی ستاروں نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ اپنا حق رائے دہی استعمال کریں اور ممبئی کے مستقبل کو سنوارنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ مشہور شخصیات کو شہر بھر کے پولنگ بوتھوں پر صبر کے ساتھ قطاروں میں کھڑے اور فخر سے اپنی سیاہی والی انگلیاں دکھاتے ہوئے دیکھا گیا۔ ان کے ووٹنگ کے لمحات کی تصاویر اور ویڈیوز نے سوشل میڈیا پر سیلاب آ گیا، جو مقامی شہری انتخابات میں مشہور شخصیت کی مضبوط شرکت کو نمایاں کرتی ہے اور مداحوں کو ایسا کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ ووٹ ڈالنے والوں میں عامر خان، سلمان خان، رنبیر کپور، وکی کوشل، سیف علی خان، کرینہ کپور خان، سنیل شیٹی، اکشے کھنہ، ٹوئنکل کھنہ، نانا پاٹیکر، ہیما مالنی، رجت کپور، شاعر-گیت نگار گلزار، میوزک کمپوزر وشال کپور، فیشن ڈیزائنر وشال کپور، فیشن ڈیزائنر بوول داد، سلمان خان، رنبیر کپور شامل تھے۔ سانیا ملہوترا، دویا دتہ، شردھا کپور، طاہر راج بھسین، راکیش روشن، کرکٹر سچن ٹنڈولکر، اور کئی دیگر نامور شخصیات۔ جنید خان اور فلم پروڈیوسر کرن راؤ کو بھی ووٹ کاسٹ کرتے دیکھا گیا۔ گلوکار انوپ جلوٹا نے فخریہ انداز میں اپنی انگلی پر سیاہی دکھائی، جب کہ تجربہ کار اسکرین رائٹر سلیم خان کو پولنگ بوتھ پر دیکھا گیا۔ جان ابراہم نے بھی اپنے والدین کے ساتھ ووٹ کا حق استعمال کیا۔ ووٹنگ کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے عامر خان نے شہری ادارے کے انتظامات کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ میونسپلٹی نے بہت اچھے انتظامات کیے ہیں۔ میں ہر ایک سے درخواست کروں گا کہ وہ آئیں اور اپنا قیمتی ووٹ ڈالیں۔ پانی کی سہولیات اور دیگر ضروریات کا بخوبی خیال رکھا گیا ہے۔ سلمان خان ووٹنگ کے بعد کے اوقات میں پولنگ سینٹر پہنچے۔ انہوں نے میڈیا سے بات نہیں کی اور ووٹ ڈالنے کے فوراً بعد واپس چلے گئے۔ اس دوران شاہ رخ خان دن میں کسی پولنگ بوتھ پر نظر نہیں آئے۔ اداکار رنبیر کپور نے شہر کی ترقی کے لیے ووٹ کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا، "اگر آپ کو لگتا ہے کہ شہر میں مناسب انفراسٹرکچر کی کمی ہے، تو ووٹ ڈالنا بہت ضروری ہے۔ بی ایم سی نے پولنگ مراکز پر اچھے انتظامات کیے ہیں۔"

مراٹھواڑہ علاقے میں پچھلے پانچ سالوں میں 5000 سے زیادہ کسانوں نے خودکشی کی

چھترپتی سمبھاجی نگر: مہاراشٹر کے مراٹھواڑہ علاقے میں پچھلے پانچ سالوں میں 5000 سے زیادہ کسانوں نے خودکشی کی ہے، جس میں 2025 میں سب سے زیادہ خودکشیاں ریکارڈ کی گئیں۔ ڈویژنل کمشنر کے دفتر کی طرف سے تیار کردہ رپورٹ کے مطابق 2025 میں 1,129 کسانوں نے خودکشی کی، جب کہ 2021 سے اب تک کل 5,075 خودکشیاں ریکارڈ کی گئی ہیں۔ مراٹھواڑہ ڈویژن میں چھترپتی سمبھاج نگر، جالنا، پربھنی، ناندیڑ، بیڈ، دھرم شالا، ہنگولی اور لاتور اضلاع شامل ہیں۔ کسانوں کی خودکشیوں کے سال وار اعدادوشمار اس طرح ہیں:

2021-887، 2022-1,023،
2023-1,088، 2024-948،
2025-1,129

پچھلے سال بیڈ ضلع میں ایسی اموات کی سب سے زیادہ تعداد 256 ریکارڈ کی گئی۔

ویسٹرن ریلوے 17-18 جنوری کو کاندیولی-بوریولی 6ویں لائن کے کام کی وجہ سے 240 ٹرینوں کو منسوخ کرے گا

ممبئی: کاندیولی اور بوریولی کے درمیان چھٹی ریلوے لائن کی جاری تعمیر کے ایک حصے کے طور پر، ویسٹرن ریلوے دو دنوں کے دوران 240 مضافاتی لوکل ٹرینوں کو منسوخ کر دے گا، جس سے مسافروں کو 17 اور 18 جنوری، 2026 کو تکلیف ہوگی۔ ریلوے حکام کے مطابق، 120 مضافاتی خدمات جمعہ، 17 جنوری، اور 120 مزید بروز ہفتہ، 18 جنوری کو، بوریولی-ملاڈ سیکشن میں ایک بڑے بلاک کی وجہ سے منسوخ ہو جائیں گی۔ یہ بلاک 30 دن کے انفراسٹرکچر پروگرام کا حصہ ہے جو چھٹی لائن کے منصوبے سے متعلق ہے، جو 20/21 دسمبر 2025 کی رات کو شروع ہوا اور 18 جنوری 2026 کو ختم ہوگا۔ ویسٹرن ریلوے کے مطابق 16/17 جنوری اور 17/18 جنوری کی راتوں کو ایک بڑا بلاک لگایا جائے گا۔ یہ بلاک بوریولی اور ملاڈ کے درمیان یوپی فاسٹ لائن پر 11:15 بجے سے صبح 3:15 بجے تک اور ڈاؤن فاسٹ لائن پر صبح 1:00 بجے سے صبح 4:30 بجے تک لاگو رہے گا۔ ریلوے حکام نے بتایا کہ بلاک، 5ویں لائن کی معطلی اور رفتار پر پابندیاں عائد کرنے کی وجہ سے اس مدت کے دوران کئی مضافاتی خدمات منسوخ رہیں گی۔ تاہم مسافروں کی تکلیف کو کم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

قابض اسرائیلی جیلوں میں فلسطینیوں پر انتقامی "انتظامی قید" کی لپیٹ میں اضافہ

غزہ: مرکز فلسطین برائے مطالعہ اسیران نے تصدیق کی ہے کہ قابض اسرائیل نے سنہ 2025 کے دوران فلسطینیوں کے خلاف اپنی ریاستی انتقامی پالیسی میں اضافہ کیا اور بغیر کسی الزام کے انتظامی قید کے احکامات جاری کیے، جن کی تعداد 7715 سے تجاوز کرگئی، جس میں نئے احکامات اور پچھلے احکامات کی تجدید شامل تھی۔

مرکز کے مطابق قابض اسرائیل فلسطینی عوام کے خلاف اجتماعی سزا کی پالیسی اختیار کیے ہوئے ہے، جس کے تحت ہزاروں فلسطینیوں کو بغیر جرم یا الزامات کے قید میں رکھا جاتا ہے، محض شبہات اور شاباک کے تیار کردہ سکیورٹی رپورٹس کی بنیاد پر، جو انتظامی قید کے پورے عمل کی نگرانی کرتا ہے۔

مرکز فلسطین کے ڈائریکٹر محقق ریاض الاشقر نے کہا کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء کو غزہ پر قابض اسرائیل کی نسل کشی کی جنگ کے آغاز کے بعد انتظامی قید کے جرائم میں خطرناک اور بے مثال اضافہ ہوا، جس کے تحت 17 ہزار سے زائد انتظامی قید کے احکامات جاری کیے گئے، بغیر کسی قانونی الزامات یا مقدمات کے، تاکہ قیدیوں کی جبری قید تین سال تک مسلسل جاری رہ سکے۔

الاشقر نے بتایا کہ مغربی کنارے اور القدس گورنری میں وسیع قید کی کارروائیوں کے دوران ہزاروں فلسطینی انتظامی قید میں منتقل کیے گئے، کیونکہ قابض اسرائیل کی انٹیلی جنس کے پاس ان کے خلاف کوئی ثبوت نہیں تھا، جس سے انتظامی قیدیوں کی تعداد 3400 سے تجاوز کرگئی، جو قابض اسرائیل کی جیلوں میں موجود 9500 کل قیدیوں کا تقریباً 35 فیصد بنتے ہیں، جبکہ سنہ 2023ء سے قبل یہ تعداد 1300 تھی، یعنی تین گنا اضافہ ہوا۔

الاشقر نے کہا کہ انتظامی قید کی پالیسی نے فلسطینی معاشرے کے ہر طبقے کو متاثر کیا، جس میں کارکنان، تعلیمی عملہ، یونیورسٹی طلبہ، بچے اور خواتین شامل ہیں، ساتھ ہی مقامی کونسل کے اراکین اور میئر بھی۔ مثال کے طور پر حبرون کے میئر تیسیر ابوسنینہ کو چند دن قبل بغیر الزام کے انتظامی قید میں منتقل کیا گیا، اور القدس کے 75 سالہ رکن محمد ابوطیر، جو کئی بیماریوں میں مبتلا ہیں، انہیں زیرزمین "رکیفت" جیل میں رکھا گیا۔

الاشقر نے بتایا کہ انتظامی قید میں نابالغ بھی شامل ہیں، تقریباً 80 بچے اس نوع کی قید میں ہیں، جن میں رام اللہ کا 14 سالہ عمار صبحی عبدالکریم شامل ہے، جس پر چار ماہ کی انتظامی قید کا حکم جاری ہوا، نابلس کا 15 سالہ احمد شرعب چھ ماہ کی قید میں ہے، اور 16 خواتین قیدیوں میں 17 سالہ ہناء حماد بھی شامل ہے۔ الاشقر نے مزید کہا کہ قابض اسرائیل ایک قیدی پر ایک سے زائد انتظامی قیدیں عائد کرتا ہے، کئی آزاد کیے گئے قیدیوں کو چند ہفتوں یا مہینوں بعد دوبارہ گرفتار کرکے ان کے نئے احکامات جاری کیے جاتے ہیں، اور متعدد قیدیوں کو ان کی حقیقی سزا مکمل ہونے کے بعد بھی آزاد نہیں کیا گیا بلکہ انتظامی قید میں ڈال دیا گیا۔ الاشقر نے بتایا کہ تازہ ترین تبادلے کی قیدیوں میں بھی کئی کو دوبارہ انتظامی قید میں منتقل کیا گیا، حالانکہ بعض نے آزاد ہونے سے پہلے کئی سال جیل میں گزارے تھے۔ الاشقر نے کہا کہ انتظامی قید میں غزہ کے 1200 سے زائد قیدی شامل ہیں، جنہیں قابض اسرائیل "غیر قانونی جنگجو" قرار دیتا ہے، یہ بھی کسی قانونی بنیاد کے بغیر کھلی قید ہے، حالانکہ یہ شہری ہیں اور انہیں چوتھی جنیوا کنونشن کے تحت تحفظ حاصل ہونا چاہیے۔ الاشقر نے یہ بھی بتایا کہ تبادلے کے دوران دو مرحلوں میں 2000 قیدی آزاد کیے گئے، اس سے قبل قابض اسرائیل نے کہا تھا کہ اس قسم کے قیدی 2800 سے زائد تھے، تاہم یہ اعداد غزہ کے ان تمام قیدیوں کو شامل نہیں کرتے جو جبری لاپتہ کیے گئے ہیں۔ الاشقر نے قابض اسرائیل پر الزام لگایا کہ وہ انتظامی قید کو فلسطینیوں کی زندگیاں قید میں ضائع کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

'مرکزی ایجنسیوں کو انتخابی عمل میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں'

'آئی پیک' معاملے میں سپریم کورٹ نے دونوں فریقوں کو دکھایا آئینہ، ممتا حکومت اور بنگال پولیس کو بھی نوٹس جاری

نئی دہلی: (ایجنسی) کولکاتہ میں 'آئی پیک' کے خلاف ہوئی ریڈ کے بعد شروع ہوئے تنازعہ معاملہ میں جمعرات کو سپریم کورٹ میں سماعت ہوئی۔ ای ڈی کی عرضی پر سماعت کررہے سپریم کورٹ نے اپنے حکم میں دونوں فریقوں کو آئینہ دکھایا۔ عدالت نے کہا کہ مرکزی ایجنسیوں کو کسی بھی پارٹی کے انتخابی عمل میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہے لیکن وہ غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف کارروائی کرسکتی ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ مرکزی ایجنسیوں کی تحقیقات میں ریاستی حکومت یا پولیس کی مداخلت پر بھی عدالت نے سخت موقف اختیار کیا ہے۔

سپریم کورٹ نے واضح طور پر کہا کہ ایک ریاست کی ایجنسی یا پولیس کو اس طرح کی سرگرمی کو انجام دینے کی چھوٹ نہیں دی جاسکتی ہے۔ یہ کہتے ہوئے عدالت نے ممتا حکومت اور بنگال پولیس کو نوٹس جاری کیا ہے۔ ای ڈی افسران کے خلاف دائر کردہ بنگال پولیس کی ایف آئی آر پر بھی آئندہ سماعت تک روک لگا دی گئی ہے۔ معاملے کی آئندہ سماعت کی تاریخ 3 فروری طے کی گئی ہے۔ سپریم کورٹ نے مغربی بنگال حکومت اور پولیس کو تمام سی سی ٹی وی فوٹیج سمیت دیگر ڈیوائسز اور دستاویز محفوظ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ سماعت کے دوران ای ڈی کی جانب سے پیش ہوئے سالیسٹر جنرل (ایس جی) تشار مہتا اور بنگال حکومت کی جانب سے پیش ہوئے سینئر وکیل کپل سبل کے درمیان تلخ بحث ہوئی۔ سالیسٹر جنرل نے ممتا بنرجی پر فائلیں چوری کرنے کا الزام عائد کیا تو سبل نے سوال کیا کہ انتخاب سے قبل ای ڈی 'آئی پیک' کیوں گئی؟

جسٹس پرشانت کمار مشرا اور جسٹس وپل پنچولی کی بنچ نے ای ڈی کی جانب سے داخل عرضی پر سماعت کی۔ ای ڈی کی جانب سے پیش سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے کہا کہ یہ بہت ہی چونکانے والا معاملہ ہے۔ وزیر اعلیٰ خود پہنچ گئیں، جہاں چھاپہ پڑا۔ وہاں تحقیقات میں رکاوٹ ڈالا۔ ریاستی پولیس نے سیاسی ممبران کے طریقے سے کام کیا۔ پی ایم ایل اے کی دفعہ 17 کے تحت ای ڈی کی جانب سے کارروائی کی جارہی تھی۔ اس عمل کو قصداً متاثر کیا گیا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ یہ ایک حیران کن رجحان کو ظاہر کرتا ہے۔ جب کوئی قانونی ادارہ اپنے فرائض انجام دے رہا ہوتا ہے تو وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی دخل دیتی ہیں، پولیس کمشنران کے ساتھ آتے ہیں اور پھر احتجاج کرتی ہیں۔

سالیسٹر جنرل نے کہا کہ ای ڈی کے افسران نے مقامی پولیس کو اطلاع دی اور پی ایم ایل اے کی دفعہ 17 کے تحت کارروائی کی۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے تمام فائلیں ضبط کرلیں، یہ چوری ہے۔ انہوں نے ایک ای ڈی افسر کا فون بھی لے لیا۔ اس سے ایسے کاموں کو شہ ملے گی اور مرکزی فورسز کے حوصلے پست ہوں گے۔ ریاستی حکومت کو لگتا ہے کہ وہ دراندازی کر چوری کرسکتی ہے اور پھر احتجاج کرسکتی ہے۔ ایک مثال قائم کی جائے جو افسران وہاں واضح طور پر موجود تھے انہیں معطل کیا جائے۔ اس پر جسٹس مشرا نے کہا کہ کیا ہمیں انہیں معطل کردینا چاہیے؟ اس کے جواب میں سالیسٹر جنرل نے کہا کہ مجاز اتھارٹی کو کارروائی کی ہدایت دیں۔

براہ کرم معاملے کا نوٹس لیں۔

بنگال حکومت کی جانب سے پیش سینئر وکیل کپل سبل نے کہا کہ مغربی بنگال میں انتخاب کی ذمہ داری آئی پیک کے پاس ہے۔ پارٹی نے 2021 میں آئی پیک کے ساتھ باضابطہ معاہدہ کیا تھا۔ ہمارا خیال ہے ای ڈی کو اس کا علم ہے۔ جسٹس مشرا نے کہا کہ مغربی بنگال میں انتخاب آئی پیک کے ذریعہ کرائے جاتے ہیں یا الیکشن کمیشن کے ذریعہ؟ سبل نے کہا کہ آئی پیک کے پاس کئی طرح کے ڈیٹا رکھے جاتے ہیں۔ جب وہ وہاں گئے تو انہیں معلوم تھا کہ پارٹی سے متعلق کئی ڈیٹا وہاں موجود ہوں گے۔ انتخاب کے درمیان وہاں جانے کی کیا ضرورت تھی؟ کوئلہ گھوٹالہ میں آخری بیان 24 فروری 2024 کو درج کیا گیا تھا، تب سے وہ کیا کررہے تھے؟ سبل نے سوال کیا کہ اگر آپ کو جانکاری مل گئی تو ہم انتخاب کیسے لڑیں گے؟ ای ڈی کو پارٹی دفتر کے اس حصے میں کیوں جانا چاہیے جہاں تمام معلومات موجود ہیں؟ سبل نے یہ بھی کہا کہ وزیر اعلیٰ کے ذریعہ تمام سامان ضبط کرنے کے متعلق الزام بھی جھوٹا ہے۔ بیان کے اپنے پنچنامے سے ثابت ہے۔ یہ صرف تعصب پیدا کرنے کے لیے کیا جارہا ہے۔

ریاست اور ڈی جی پی کی جانب سے سنگھوی نے کہا کہ ہمیں اس عرضی کو قبول کرنے پر سخت اعتراض ہے۔ یہ نوٹس جاری کیا جاسکتا ہے تو یہ واضح کیا جانا چاہیے کہ یہ ہمارے قابل قبول اعتراض سے مشروط ہے۔ ای ڈی کو صرف غیر معمولی حالات میں داخل ہونے کی اجازت ہے۔ جہاں عملی طور پر کوئی دوسرا راستہ نہ ہو۔ میں 'فورم شاپنگ' کی بھی مخالفت کرتا ہوں۔

ممبئی سمیت 29 میونسپل کارپوریشنوں میں پُرامن ووٹنگ، آج فیصلہ

ووٹوں کی گنتی آج صبح 10 بجے سے ہوگی شروع، 2299 افسران تعینات

ممبئی: (ایجنسی) مہاراشٹر کی سیاست کے لیے آج کا دن انتہائی اہم ثابت ہونے والا ہے، کیونکہ ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) سمیت

ریاست کی 29 میونسپل کارپوریشنوں کے انتخابات کی ووٹوں کی گنتی صبح 10 بجے سے شروع ہوگی۔ میونسپل کمشنر بھوشن گگرانی نے بتایا کہ ووٹوں کی گنتی کا عمل مکمل شفافیت اور سخت سکیورٹی کے درمیان انجام دیا جائے گا۔ صرف ممبئی میں ہی 23 مختلف مراکز پر کاؤنٹنگ روم قائم کیے گئے ہیں، جہاں ہر مرحلے پر افسران کی نگرانی میں گنتی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ نتائج کے اعلان تک قانون و انتظام برقرار رکھنا انتظامیہ کی اولین ترجیح ہے۔ انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ گنتی کے دوران کسی بھی طرح کی بدنظمی سے نمٹنے کے لیے پولیس اور شہری انتظامیہ الرٹ موڈ پر ہے۔ کاؤنٹنگ مراکز کے آس پاس اضافی پولیس فورس تعینات کی گئی ہے، جبکہ ٹریفک کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں تاکہ عام شہریوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اعداد و شمار کے مطابق اس پوری گنتی کے عمل کو بخوبی انجام دینے کے لیے 2299 افسران اور ملازمین کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ ان میں الیکشن افسران، سکیورٹی اہلکار اور دیگر متعلقہ محکموں کے ملازمین شامل ہیں، جو مرحلہ وار ذمہ داریاں نبھائیں گے۔

ممبئی: (ایجنسی) مہاراشٹر میں طویل انتظار کے بعد بلدیاتی انتخابات کا مرحلہ جمعرات کو مکمل ہوگیا۔ ریاست کی سب سے بڑی بلدیہ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) سمیت مجموعی طور پر 29 میونسپل کارپوریشنوں میں ووٹنگ کرائی گئی، جس میں رائے دہندگان نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ان انتخابات کو ریاست کی سیاست کے لیے نہایت اہم تصور کیا جارہا ہے، کیونکہ اس کے نتائج آنے والے دنوں میں سیاسی

توازن کو متاثر کرسکتے ہیں۔

ریاستی الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ ووٹر ٹرن آؤٹ تقریباً 50 فیصد ہے۔ جمعرات کی شام کو ریاستی الیکشن کمشنر دنیش واگھمارے کے اندازے کے ساتھ اختتام پذیر ہوا کہ ووٹروں کی مجموعی تعداد 50-46 کی حد میں ہے۔ دنیش واگھمارے نے پی ٹی آئی ویڈیو کو بتایا کہ 2017 کے میونسپل انتخابات کے مقابلے میں اس بار ووٹنگ کا فیصد زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ووٹنگ کی شرح سے خوش ہیں۔

ایس ای سی کے اعداد و شمار کے مطابق، ریاست کی 29 میونسپل کارپوریشنز میں دوپہر 3:30 بجے تک 41.13 فیصد ووٹنگ ہوچکی تھی۔ اعداد و شمار کے مطابق، دوپہر 3:30 بجے تک سب سے زیادہ 50.85 فیصد ووٹنگ کولہاپور میں ہوئی۔ اس دوران ممبئی میں 41.08 فیصد، پونے میں 36.95 فیصد، ناگپور میں 41.23 فیصد، چھترپتی سمباجی نگر میں 43.67 فیصد اور ناسک میں 39.64 فیصد ووٹنگ ہوئی تھی۔ کمشنر دنیش واگھمارے نے کہا کہ وائرل ہونے والی ویڈیوز جن میں لوگوں کو ووٹ ڈالنے کے بعد اپنی انگلیوں سے سیاہی مٹاتے دکھایا گیا ہے، تحقیقات کی جارہی ہے، جس میں "جھوٹی بیانیہ" پھیلانے کی کوششوں کے خلاف کارروائی کا انتباہ دیا گیا ہے۔ ایس ای سی نے یہ بھی واضح کیا کہ ووٹر کی انگلی سے سیاہی کے نشانات ہٹانا "جرم" ہے۔

سیاسی اعتبار سے یہ انتخابات نہایت اہم مانے جارہے ہیں۔ جہاں ایک طرف وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، نائب وزرائے اعلیٰ ایکناتھ شندے اور اجیت پوار کی سیاسی ساکھ داؤ پر لگی ہے، وہیں دوسری طرف ٹھاکرے برادران ادھو ٹھاکرے اور راج ٹھاکرے کی جماعتوں کے ممکنہ اتحاد پر سب کی نظریں جمی ہوئی ہیں، جو بی ایم سی کی اقتدار میں واپسی کی کوشش کررہے ہیں۔ امن و امان کو یقینی بنانے کے لیے ممبئی میں تقریباً 28 ہزار پولیس اہلکار تعینات کیے گئے، جبکہ 227 نشستوں پر منصفانہ انتخابات کے انعقاد کے لیے 64,375 ملازمین کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ اب تمام نظریں بلدیاتی انتخابات کے نتائج پر مرکوز ہیں، جو جمعہ 16 جنوری کو جاری کیے جائیں گے۔ ان نتائج سے یہ واضح ہوجائے گا کہ آیا مہاراشٹر کی شہری سیاست میں کوئی بڑی تبدیلی آنے والی ہے یا نہیں۔

'اسٹارٹ اپ انڈیا' کے 10 سال مکمل

ملک کے وائبرنٹ اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم سے بات چیت کریں گے وزیر اعظم مودی

نئی دہلی: (ایجنسی) 'اسٹارٹ اپ انڈیا' پہل کے 10 سال مکمل ہونے کے موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی جمعہ 16 جنوری کو قومی دارالحکومت دہلی میں منعقد ہونے والے ایک خصوصی پروگرام میں شرکت کریں گے۔ وزیر اعظم کے دفتر (پی ایم او) نے جمعرات کو اس کی باضابطہ جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ اس تقریب میں وزیر اعظم ملک کے تیزی سے ترقی کرتے اور وائبرنٹ اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم سے وابستہ افراد سے براہِ راست بات چیت کریں گے اور ان کے تجربات سنیں گے۔ واضح رہے کہ 'اسٹارٹ اپ انڈیا' پہل کا آغاز 16 جنوری 2016 کو وزیر اعظم مودی نے کیا تھا۔ اس کا بنیادی مقصد ملک میں نئے اور اختراعی خیالات کو فروغ دینا، نوجوانوں کو کاروبار کے لیے حوصلہ دینا اور سرمایہ کاری کے ذریعے معاشی ترقی کو رفتار دینا تھا، تاکہ بھارت نوکری تلاش کرنے والا نہیں بلکہ نوکری فراہم کرنے والا ملک بن سکے۔ پی ایم او کے بیان کے مطابق دس سال مکمل ہونے کے اس موقع پر وزیر اعظم مودی اسٹارٹ اپ دنیا سے جڑے افراد کے ساتھ مکالمہ کریں گے اور ان کی کامیابیوں کو سراہیں گے۔ اس پروگرام میں منتخب اسٹارٹ اپ نمائندے اپنے کاروباری سفر، درپیش چیلنجز اور کامیابیوں کے تجربات بھی وزیر اعظم کے ساتھ شیئر کریں گے۔ اس کے علاوہ وزیر اعظم اس موقع پر ملک کے نوجوان کاروباریوں اور سرمایہ کاروں سے خطاب بھی کریں گے۔

غزہ کیلئے عبوری انتظامی کمیٹی کا قیام اُمید کی کرن، مگر اسرائیل کی رکاوٹوں کا خوف

غزہ: (ایجنسی) غزہ کی پٹی کے انتظامی امور کی عبوری قومی کمیٹی کی حتمی تشکیل ایسے نازک لمحے میں سامنے آئی ہے جب جنگ بندی کے حالات، سیاسی، سکیورٹی اور انسانی پیچیدگیوں کے ساتھ الجھے ہوئے ہیں۔ یہ کمیٹی کسی

عام اور ہموار انتظامی بحالی کے پس منظر میں قائم نہیں ہوئی بلکہ ایک ایسے ماحول میں جنم لے رہی ہے جو جنگ کی شدت، اداراتی ڈھانچوں کے انہدام، قابض اسرائیل کی مسلسل تنگ نظری اور بین الاقوامی تقاضوں سے متاثر ہے، جو انسانی بہانوں کے تحت فلسطینی حقیقت کو دوبارہ ترتیب دینے کی کوشش کررہے ہیں۔ یہ موقف انسانی بحران کے حجم اور انتظامی خلا کی سنگینی کو اجاگر کرتا ہے، جس کی وجہ سے مختلف فریقین عبوری کمیٹی کو صرف ایک عارضی آلہ سمجھ کر تعاون کررہے ہیں، نہ کہ یہ کسی حتمی سیاسی حل کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ مصنف علاء ریماوی نے کہا کہ غزہ میں عبوری کمیٹی کا قیام ایک طویل عمل کے بعد ممکن ہوا اور یہ جنگ بندی کے دوسرے مرحلے میں داخل ہونے کی واضح نشانی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی خیر مقدم اس انسانی اور انتظامی ضروریات سے جڑا ہوا ہے جو غزہ میں موجود خراب حالات نے پیدا کی ہیں۔ وہیں سیاسی تجزیہ کار عادل شدید نے کہا کہ کمیٹی کی کامیابی یا ناکامی بالآخر اسرائیل کے رویے اور امریکی حمایت پر منحصر ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا کمیٹی کے قیام کے بعد عملی طور پر سرحدیں کھلیں گی، امداد کا باقاعدہ داخلہ ممکن ہوگا اور حقیقی تعمیر نو شروع ہوسکے گی اور ساتھ ہی غزہ سے قابض اسرائیلی انخلا عمل میں آئے گا، جہاں ابھی بھی فوجی موجودگی فعال ہے۔

'انفلیشن ایڈجسٹڈ' جی ڈی پی کے اعداد و شمار گمراہ کن'

ملک کی حقیقی اقتصادی تصویر چھپا رہی ہے سرکار، کانگریس نے حکومت کی معاشی پالیسیوں پر اٹھائے سوال

نئی دہلی: کانگریس نے جمعرات کے روز مرکزی حکومت کی معاشی پالیسیوں اور جی ڈی پی شرح نمو کے اعداد و شمار پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ مہنگائی سے ہم آہنگ (انفلیشن ایڈجسٹڈ) جی ڈی پی گروتھ ریٹ کے جو بڑے بڑے اعداد و شمار پیش کیے جارہے ہیں، وہ ملک کی معیشت کی اصل تصویر نہیں دکھاتے بلکہ عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔ کانگریس کے سینئر لیڈر اور پارٹی کے کمیونیکیشن انچارج جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے کہا کہ مہنگائی کو مدنظر رکھ کر جو جی ڈی پی شرح نمو بتائی جارہی ہے، وہ گمراہ کن ہے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ ان اعداد و شمار کو بڑھا چڑھا کر اس لیے دکھایا جارہا ہے کیونکہ جن پرائس ڈیفلیٹرز (قیمتوں کے ایڈجسٹمنٹ کے پیمانے) کا استعمال کیا گیا ہے، وہ غیر معمولی طور پر بہت کم ہیں۔ جے رام رمیش نے کہا، "مہنگائی سے ہم آہنگ جی ڈی پی شرح نمو کے سرخیوں میں آنے والے اعداد و شمار دھوکہ دینے والے ہیں۔ جب پرائس ڈیفلیٹرز بہت کم رکھے

جاتے ہیں تو فطری طور پر گروتھ ریٹ زیادہ دکھائی دیتی ہے۔" ان کے مطابق حکومت ان اعداد و شمار کو اپنی کامیابی کے طور پر پیش کرسکتی ہے، لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔

انہوں نے دعویٰ کیا کہ کم پرائس ڈیفلیٹرز دراصل کمزور صارف طلب (کنزیومر ڈیمانڈ) کی علامت ہیں۔ رمیش نے کہا، "کم قیمتوں کے اعداد و شمار حکومت کے لیے خوشی کی بات ہوسکتے ہیں، لیکن اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ عام لوگوں کی آمدنی میں اضافہ نہیں ہوا ہے۔ آمدنی میں اضافہ صرف سماج کے بالائی طبقے تک محدود ہے، جبکہ باقی آبادی کی آمدنی جمود کا شکار ہے۔" کانگریس لیڈر نے کارپوریٹ سیکٹر کی صورتحال پر بھی سوال اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک کی بڑی کمپنیوں کے پاس بھاری مقدار میں نقدی موجود ہے۔ کارپوریٹ انڈیا کے پاس ریکارڈ سطح کا کیش ہے، منافع بھی ریکارڈ بلندی پر ہے اور قرض تاریخی طور پر سب سے کم سطح پر ہے۔ اس کے باوجود کمپنیاں نئی سرمایہ کاری اور پیداواری صلاحیت میں توسیع میں دلچسپی نہیں دکھا رہی ہیں۔ جے رام رمیش نے کہا کہ آنے والے مرکزی بجٹ کو اس سوال کا براہ راست جواب دینا چاہیے کہ کمپنیاں پیداوار بڑھانے میں سرمایہ کاری کرنے کے بجائے مالیاتی منڈیوں میں اثاثہ جات کے انتظام پر زیادہ توجہ کیوں دے رہی ہیں۔ ان کے مطابق ملک کے سرمایہ کاری ماحول کو ایک بڑے "بوسٹر ڈوز" کی ضرورت ہے۔ انہوں نے حکومت کی پالیسی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کارپوریٹ ٹیکس میں مسلسل کی گئی کٹوتیاں بھی طلب بڑھانے میں ناکام رہی ہیں۔

دہلی ایئرپورٹ پر ٹل گیا بڑا حادثہ، ایئر انڈیا کی فلائٹ کے انجن میں پھنس گیا کنٹینر، طیارہ گراؤنڈڈ

نئی دہلی: (ایجنسی) دہلی کے اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر جمعرات کو ایک بڑا فضائی حادثہ ہوتے ہوتے رہ گیا، جب ایئر انڈیا کے جدید اے 350 طیارے کے انجن میں بیگیج کنٹینر پھنس گیا۔ یہ طیارہ نیویارک کے لیے روانہ ہونے والا تھا، تاہم بروقت کارروائی اور احتیاطی اقدامات کے باعث تمام مسافر محفوظ رہے۔ واقعے کے بعد طیارے کو فوری طور پر گراؤنڈ کردیا گیا اور تکنیکی جانچ شروع کردی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق ایئر انڈیا کی یہ پرواز دہلی سے نیویارک کے لیے اڑان بھر چکی تھی، لیکن ایران کی فضائی حدود بند ہونے کے سبب طیارے کو آدھے راستے سے واپس دہلی لوٹنا پڑا۔ واپسی کے بعد جب طیارہ گھنے کہرے کے دوران رن وے پر ٹیکسی کررہا تھا، اسی دوران ایک گراؤنڈ بیگیج کنٹینر طیارے کے دائیں جانب کے انجن سے ٹکرا گیا اور اس میں پھنس گیا، جس کے نتیجے میں انجن کو نقصان پہنچا۔ واقعے کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہیں، جن میں کنٹینر کو انجن میں پھنسا ہوا واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ خوش قسمتی سے طیارہ پہلے ہی محفوظ طریقے سے لینڈ کرچکا تھا اور اس وقت مسافروں کی جان کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوا۔ ایئرپورٹ حکام نے فوراً حفاظتی پروٹوکول پر عمل کرتے ہوئے طیارے کو مزید حرکت سے روک دیا۔۔۔(تفصیلی خبر صفحہ ۷ پر)

بیٹے کو رضاکارانہ موت دینے کی والد کی درخواست پر سپریم کورٹ کا فیصلہ محفوظ

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے 31 سالہ شخص کے والد کی اُس درخواست پر جمعرات کو اپنا فیصلہ محفوظ کرلیا، جس میں اُس نے 12 سال سے زیادہ وقت سے کومہ میں رہنے والے اپنے بیٹے کی مصنوعی زندگی ریکارڈ کرنے والے آلات کو ہٹانے کی درخواست کی تھی تاکہ اُسے غیر مستقیم رضاکارانہ موت دی جاسکے۔ درخواست کے مطابق، ہریش رانا 2013 میں ایک عمارت کی چوتھی منزل سے گر کر شدید زخمی ہوگئے تھے اور اُن کے دماغ میں گہری چوٹ آئی تھی۔ وہ گزشتہ 12 سال سے زیادہ وقت سے مصنوعی زندگی ریکارڈ کرنے والے آلات کے ذریعے زندہ ہیں۔ جسٹس جے۔ بی۔ پاردی والا اور جسٹس کے۔ وی۔ وشوناتھن کی بنچ نے حکومتِ ہند کی جانب سے پیش ہونے والی اضافی سالیسٹر جنرل (اے ایس جی) ایوشریا بھاٹی اور درخواست گزار (والد) اشوک رانا کی وکیل رشمی نندکمار کی دلائل کو تقریباً ایک گھنٹہ تک سنا۔ کسی مریض کو زندہ رکھنے کے لیے استعمال ہونے والے ضروری زندگی ریکارڈ کرنے والے آلات کو ہٹانا یا علاج روک دینا "غیر مستقیم رضاکارانہ موت" کہلاتا ہے۔ بنچ نے سماعت کے دوران خاندان کے ذریعہ "ہم آہنگ اور سوچی سمجھی" فیصلہ کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ درخواست گزار کی وکیل نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ جن معاملات میں اہل خانہ زندگی ریکارڈنگ علاج روکنے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں، ان میں اسپتالوں کو مناسب ڈاکٹروں کا انتخاب کرکے طبی بورڈ تشکیل دینا چاہیے تاکہ معاملے کا طبی طور پر جائزہ لیا جاسکے۔

جامعہ مفتاح العلوم اکابر کے فیضان، اسلاف کے مشن اور اخلاف کی محنت کا روشن مظہر

جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد کا سالانہ اجلاس عام وختم بخاری شریف

دیوبند (عارف عثمانی)

حکیم الامت مجدد ملت علامہ اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ العزیز نے جب جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد کا سنگِ بنیاد رکھا تو یہ محض اینٹوں اور پتھروں کی عمارت نہیں تھی، بلکہ ایک ایسے عظیم دینی و روحانی مشن کی بنیاد تھی جو نسلوں کو علم نبوت، سنت مصطفی ﷺ اور فکرِ اکابر سے جوڑنے کے لیے قائم کیا گیا۔

ان خیالات کا اظہار ختم بخاری شریف کے موقع پر جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد کے شیخ الحدیث مولانا مفتی طاہر حسین ہرسولی نے بخاری شریف کا آخری درس دیتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت کی وہ درد بھری دعائیں، جو اخلاص وللّٰہیت سے لبریز تھیں، آج بھی اس ادارے کی فضا میں محسوس کی جاتی۔ اسی مشن کو حضرت حکیم الامتؒ کے خلیفۂ خاص، مسیح الامت مولانا مسیح اللہ خان شیروانی نے اپنی شبانہ روز محنت، روحانی نگرانی اور حکیمانہ بصیرت کے ساتھ پروان چڑھایا۔ مسیح الامتؒ نے جامعہ مفتاح العلوم کو صرف ایک درسگاہ نہیں بلکہ تربیت گاہ، اصلاح گاہ اور کردار سازی کا مرکز بنا دیا، جس کے اثرات آج بھی پوری آب وتاب کے ساتھ نمایاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ

کا خاص فضل ہے کہ آج انہی اکابر کی دعاؤں اور قربانیوں کا تسلسل جاری ہے۔ ختم بخاری شریف اور سالانہ اجلاسِ عام دستار فضیلت کے عنوان سے منعقد ہونے والا یہ اجتماع ضلع شاملی کی دینی تاریخ کا ایک یادگار، باوقار اور مؤثر اجلاس شمار کیا جاتا ہے۔ یہ اجلاس جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد کے مہتمم الحاج قاری ولی اللہ شیروانی کی زیرِ صدارت منعقد ہوا، اس موقع پر 11 خاندانوں کو ایک نئی دینی زندگی عطا کی، یعنی 11 جوڑوں کا مسنون نکاح پڑھایا۔ اس موقع پر ناظمِ تعلیمات مولانا وصی اللہ عرف آرزو میاں نے جامعہ کی سالانہ تعلیمی وانتظامی رپورٹ پیش کی، جس میں ادارے کی کارکردگی، تعلیمی ترقی اور مستقبل کے منصوبوں پر روشنی ڈالی گئی، نیز تمام مہمانانِ گرامی، علماء کرام، اساتذہ، معاونین اور حاضرین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ قابلِ فخر امر یہ ہے کہ اس سال جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد نے قوم وملت کو 22 مفتیانِ کرام، 22 علماء کرام اور 11 حفاظِ قرآن عطا کیے، جو اس ادارے کی تعلیمی کامیابی، اساتذہ کی محنت اور طلبہ کی لگن کا ثبوت ہے۔ پروگرام کی نظامت جامعہ کے استاذ مولانا ایوب مفتاحی نے کی۔ اجلاس کا آغاز قاری شعیب تلاوتِ قرآنِ مجید اور مولوی ندیم شیر پوری کی نعت رسول ﷺ سے ہوا اور جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد کے شیخ الحدیثِ اول، استاذ العلماء مولانا عقیل الرحمٰن کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ آخر میں جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد کے استاذ مفتی عبداللہ تھانوی قاسمی نے شکریہ ادا کیا۔

شاعر منصور عثمانی کے گھر میں آتشزدگی، بیٹی جاں بحق

شارٹ سرکٹ کی وجہ سے حادثہ، انتقال کی خبر سے ادبی دنیا میں بھی غم کی لہر

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر منصور عثمانی کے گھر میں آگ لگ گئی۔ اس حادثے میں ان کی 40 سالہ بیٹی ہما عثمانی کی المناک موت ہوگئی۔ آگ لگنے کی وجہ شارٹ سرکٹ بتائی جا رہی ہے۔ حادثے سے اہل خانہ سوگ میں ڈوب گئے۔ شاعر منصور عثمانی کی صاحبزادی کے انتقال کی خبر سے ادبی دنیا میں بھی غم کی لہر دوڑ گئی۔ انتقال کی خبر سنکر سیاسی ،سماجی ،ادبی، مذہبی سمیت شہر کی مشہور شخصیات نے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مغفرت کی دعا کی۔ شاعر منصور عثمانی تھانہ کوتوالی کے تحت بارہ دری کے علاقے ہمام والی گلی میں مکان میں رہتے ہیں۔ ان کی بیٹی ہما عثمانی گھر کی بالائی منزل پر مقیم تھیں۔ سردی کی وجہ سے اس نے ہیٹر آن کر رکھا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ رات کے وقت ہیٹر میں شارٹ سرکٹ کے باعث آگ لگی۔ آگ اتنی تیزی سے پھیلی کہ ہما کو کمرے سے بھاگنے کا موقع نہیں ملا۔ اہل خانہ اور قریبی رہائشیوں نے آگ بجھانے کی کوشش کی تاہم آگ کے شعلے اتنے شدید تھے کہ ان پر قابو پانا مشکل تھا۔ موقع پر پہنچنے والی فائر بریگیڈ

نے کافی کوشش کے بعد آگ پر قابو پالیا تاہم تب تک ہما عثمانی دم توڑ چکی تھیں۔ واقعہ سے خاندان میں کہرام مچ گیا ہے اور پورے علاقے میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ہما عثمانی کو آج جمعرات کو سہ پہر 3 بجے کچہری والے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ نماز جنازہ میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر تفتیش شروع کردی، ابتدائی طور پر واقعے کو شارٹ سرکٹ کا حادثہ قرار دیا۔ اطلاع ملتے ہی منصور عثمانی کے ساتھی مصنفین، میونسپل افسران اور ملازمین ان کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ اس سانحہ سے عوام میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ خاندان مکمل طور پر سوگوار ہے۔ سابق ایم پی ڈاکٹر ایس ٹی حسن، ایم ایل سی ڈاکٹر جے پال سنگھ ویست، ایم ایل اے حاجی ناصر قریشی، سابق ایم ایل اے حاجی اکرام قریشی اور حاجی یوسف انصاری، راحت خان، کانگریس لیڈر محمد احمد خان، اسلم خورشید، اسد مولائی کے علاوہ سشیل کمار شرما، حاجی اشرف علی، ڈاکٹر پردیپ شرما، ذاکر علی بیگ، معظم علی وغیرہ نے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ واضح ہو کہ ایک ماہ قبل ۱۵ دسمبر کو منصور عثمانی کے حقیقی برادر شاعر احمد میاں عثمانی کا بھی انتقال ہوگیا تھا۔

خالصتان مہم کے خلاف دہلی سے جلیاں والا باغ تک رتھ یاترا نکالنے کا اعلان

مسلمان مجاہد جنگ آزادی اشفاق اللہ خاں کے اصولوں کو اپنائیں: وریش شانڈلیہ

دیوبند (عارف عثمانی) اینٹی ٹیررسٹ فرنٹ انڈیا اور وشو ہندو تخت کے قومی صدر وریش شانڈلیہ نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ 20 فروری 2026 کو دہلی سے امرتسر میں واقع جلیاں والا باغ تک خالصتان مہم کی مخالفت میں اک رتھ یاترا نکالی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس رتھ یاترا کے ذریعہ سے خالصتان کی حمایت میں چلنے والی سرگرمیوں کے خلاف پورے ملک میں تحریک کھڑی کی جائے گی۔ وریش شانڈلیہ راشٹریہ لوک دل کھلیوں کے یونٹ کے قومی صدر چودھری نیر پال سنگھ کی رہائش گاہ پر منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں صحافیوں کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے۔ اس دوران کھلیوں کی یونٹ کے قومی صدر کا کارکنان نے پھولوں کا ہار پہنا کر شاندار استقبال کیا۔ اس موقعہ پر چودھری نیر پال سنگھ نے وریش شانڈلیہ کو یادگاری نشان اور شال اوڑھا کر اعزاز سے نوازا۔ ان کے ساتھ ساتھ اینٹی ٹیررسٹ فرنٹ انڈیا کے صوبہ پنجاب کے صدر منیش پاشی کو بھی اعزازات دیئے گئے۔ پریس کانفرنس کے دوران وریش شانڈلیہ نے کہا کہ اترپردیش میں صوبائی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں رام راجیہ کا قیام ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک کا اتحاد ان کے لئے سب سے پہلے ہے اس لئے ملک کے اتحاد اور سالمیت کے لئے سب کو متحد ہوکر کام کرنا چاہئے انہوں نے مسلم سماج سے بھی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ عظیم مجاہد جنگ آزادی اشفاق اللہ خاں کے اصولوں پر چلتے ہوئے اپنے ملک کا عزت واحترام کریں اور اس ملک کے اتحاد اور حفاظت کے لئے اپنا تعاون دیں۔ اس موقعہ پر رنکو سونکر، اروند ملک ،پپو چودھری ،راج دیپ ڈھاکہ ،منوج ملک اور گولڈی پہاوہ سمیت راشٹریہ لوک دل اور اینٹی ٹیررسٹ فرنٹ انڈیا کے ذمہ داران اور کارکنان موجود رہے۔

درجہ 9 کے طالب علم کو چاقوؤں سے حملہ کر کے اتارا موت کھاٹ

معاشقہ کو قتل کی وجہ بتایا جارہا ہے، دو لوگوں کو پوچھ تاچھ کے لئے پولیس نے حراست میں لیا ہے: ایس پی دیہات

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند کوتوالی کے تحت آنے والے گاؤں میگھراج پور کے ماجرا محمد علی پور میں گزشتہ دیر رات ایک 14 سالہ لڑکے مینک کو گھر سے بلا کر چاقوؤں سے اس پر حملہ کر کے قتل کر دیا گیا۔ اہل خانہ کی شکایت پر پولیس نے ملزمان سمیت پانچ لوگوں کے خلاف قتل کی دفعہ کے ساتھ مختلف دفعات کے تحت معاملہ درج کرلیا ہے۔ اور لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ پولیس نے قتل کے اس معاملہ کی پوچھ تاچھ کے لئے دو لوگوں کو حراست میں لیا ہے۔ نوجوان مینک کے والد روپ چند نے کوتوالی میں ایک تحریر دیتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ دیر رات تقریباً بارہ بجے میگھراج پور کے ایک باشندے نے اس کے مینک کو فون کر کے بلایا تھا۔ الزام ہے کہ اس دوران روی اور اس کی اہلیہ نجو نیز بیٹے نکھل ،بیٹی، خوشی اور شکتی نے مینک کے ساتھ پہلے مار پیٹ کی اور پھر اس پر چاقوؤں سے پے درپے وار کئے اور اسے قتل کر ڈالا جس کے بعد انہوں نے مینک کی لاش کو گاؤں سے گزرنے والے ریل ٹریک پر پھینک دیا۔ مینک کے

والد نے بتایا کہ جب اطلاع ملنے کے بعد وہ اپنے بیٹے مینک کو ڈھونڈنے کے لئے گاؤں کے قریب واقع ریلوے ٹریک پر پہنچے تو وہاں انہوں نے اپنے بیٹے کی لاش کو پڑے ہوئے دیکھا ۔انہوں نے بتایا کہ اس وقت بھی اس کے پیٹ میں ایک چاقو پیوست تھا بعد ازاں اس واقعہ کی اطلاع پولیس کو دی گئی جس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور پنچنامہ بھرنے کے بعد پوسٹ مارڈم کے لئے بھیج دیا۔ ایس پی دیہات ساگر جین نے بتایا کہ پولیس بہت باریک بینی سے پورے معاملہ کی جانچ کررہی ہے انہوں نے بتایا کہ ایسے لوگوں کی تلاش کی جارہی ہے جو اس واقعہ پر معلومات فراہم کراسکیں۔ ساگر جین نے بتایا کہ مینک دیوبند کے ایچ ای وی انٹر کالج میں درجہ 9 کا طالب علم تھا اس کے والد کی تحریر پر پولیس نے مختلف دفعات میں معاملہ درج کر کے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ معاملہ معاشقہ سے متعلق معلوم ہوتا ہے کیونکہ لڑکا اور لڑکی کا تعلق ایک ہی ذات برادری سے ہے اور وہ ایک دوسرے کو جانتے بھی ہیں۔ ایس پی دیہات کے بیان کے علاوہ اس قتل پر گاؤں میں بھی طرح طرح کی باتیں ہورہی ہیں ۔لڑکی اور مرنے والے لڑکے کا ایک دوسرے سے تعلقات ہونے کو لے کر گاؤں میں لوگ آپس میں بحث ومباحثہ کررہے ہیں۔

ویکسینیشن میں تعاون کرنے پر مذہبی شخصیات کا اعزاز

پی سی آئی یونیسیف کے زیر اہتمام کیا گیا پروگرام کا انعقاد

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) گاوی زیرو ڈوز پروگرام پروجیکٹ کے تحت یونیسیف پی سی آئی اور محکمہ صحت کی جانب سے ہوٹل مڈ ٹاؤن

مرادآباد میں ضلع سطحی کے مذہبی گرو میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ میٹنگ کا بنیادی مقصد ویکسینیشن کو موثر بنانا اور تمام مذہبی گروں کو ویکسینیشن پروگرام میں تعاون کرنے کی ترغیب دینا تھا۔ ڈپٹی سی ایم ڈاکٹر سنجیو بیلوال نے تمام مذہبی گرو اجلاس میں نائب شہر امام مفتی سید فہد علی، سردار گورویندر سنگھ، پنڈت راگھو شرما، ڈینیل مسیح، قاری اختر الاسلام اور سماجی کارکن فیروز خان سمیت ضلع سے آئے دیگر مذہبی گروؤں کو ڈپٹی سی ایم ڈاکٹر سنجیو بیلوال، گروؤں کو اعزازی سرٹیفکیٹ دے کر ان کی عزت افزائی کی۔

پی سی آئی یونیسیف کے زیر اہتمام مذہبی گروؤں کی میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ ڈاکٹر سرجیت سنگھ ڈویژنل ہیلتھ کوآرڈینیٹر، محمد شمی خان ریجنل کوآرڈینیٹر یونیسیف ،اربن ہیلتھ کوآرڈینیٹر پرمود کمار نے سرٹیفکیٹ دے کر نوازا۔ میٹنگ کا بنیادی مقصد ان بچوں اور ان کے خاندانوں کو حوصلہ افزائی کرنا تھا جنہیں 1 سال کی عمر تک کوئی بنیادی اور پرٹیوسس، خناق، تشنج کی ویکسین نہیں لگائی جاتی۔ ان تمام مذہبی گروؤں نے محکمہ صحت کے ساتھ تعاون کیا۔ محکمہ کو دیے گئے تعاون کو یادگار بنانے کے لیے آج ایک میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ میٹنگ میں ڈبلیو ایچ او انظار علی ،جے ایس آئی سے رابعہ خان، محکمہ صحت سے اروودت تیواری، شاہنواز حسین، پرمود کمار اور ضلع کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے تمام مذہبی رہنما موجود رہے۔ میٹنگ کی نظامت محمد جاوید اختر، سی ایس او کوآرڈینیٹر، پی سی آئی مرادآباد نے کی۔ رفیق احمد، رینا یادو، گیتا رانی، ترنم نشا اور محمد سلمان نے تعاون کیا۔

وارانسی واقعہ سے مشتعل کانگریس کارکنان نے کیا مظاہرہ

اعلیٰ سطحی تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے ضلع انتظامیہ کے توسط سے میمورنڈم گورنر کو بھیجا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) وارانسی واقعہ کو لے کر ضلع اور شہر کانگریس کمیٹیوں نے ضلع ہیڈکوارٹر پر احتجاج کیا۔ اس واقعہ کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے ضلعی

انتظامیہ کے توسط سے ایک میمورنڈم گورنر کو بھیجا گیا۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ 11 جنوری کو، این ایس یو آئی کے کارکن وارانسی میں ایس آئی آر اور ووٹ چوری کے خلاف پرامن احتجاج کر رہے تھے۔ احتجاج کے دوران NSUI کے قومی صدر ورون چودھری سمیت NSUI کارکنوں کے ساتھ پولیس نے جس طرح کا سلوک کیا اسے صحت مند جمہوریت میں کسی بھی طرح جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ مزید یہ کہ پولیس نے ان کارکنوں کو لاک اپ میں بند کر دیا۔ مزید برآں، پولیس نے احتجاج کرنے والے NSUI کارکنوں کے گھروں پر پہنچکر بچوں اور خواتین کو ہراساں کیا۔ کہا گیا کہ کانگریس پارٹی بھارتیہ جنتا پارٹی کے حکم پر پولیس کے ذریعہ استعمال کی گئی اس قسم کی بدتمیزی اور جابرانہ ہتھکنڈوں کی سخت مذمت کرتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ اتر پردیش پولیس کے خلاف اعلیٰ سطحی تحقیقات کر کے جمہوریت کو کچلنے کے ارادے سے سخت ترین کارروائی کی جائے۔ اس موقع پر ضلع صدر ونود گمبر ،شہر صدر حاجی جنید اکرام، محفوظ علی راجہ، وویک اگروال، شیام بابو، بنے پہلوان، مولانا انس، وسیم، امیر الحسن جعفری، دانش سیفی، ببن خان، مولانا حنیف اور دیگر موجود رہے۔

بی ایس پی قائد مایاوتی کا 70واں یوم پیدائش پرجوش انداز میں منایا گیا

دیوبند (عارف عثمانی) سہارنپور کے ملہی پور روڈ پر واقع رام نگر کے ایک پیلیس میں بہوجن سماج پارٹی کی قائد مایاوتی کا 70واں یوم پیدائش نہایت جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا ۔اس پروگرام میں بڑی تعداد میں بہوجن سماج پارٹی کے کارکنان، عہدیداران اور سرو سماج کے لوگ شامل ہوئے ۔یوم پیدائش کی تقریب کے دوران کیک کاٹا گیا اور ایک دوسرے کو کھلا کر نیک خواہشات پیش کی گئیں ۔بعد ازاں بہوجن سماج پارٹی کے لیڈران نے تنظیم کو مضبوط بنانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ 2027 میں ہونے والے اترپردیش اسمبلی الیکشن میں بہوجن سماج پارٹی پوری طاقت کے ساتھ میدان میں اترے گی لیڈران کا کہنا ہے کہ مضبوطی کے ساتھ اسمبلی الیکشن لڑکر پارٹی قائد مایاوتی کو اترپردیش کا وزیر اعلیٰ بنانے کا کام کیا جائے گا۔ یوم پیدائش کی اس تقریب میں موجود بہوجن سماج پارٹی لیڈران نے کہا کہ مایاوتی کی قیادت میں پارٹی نے ہمیشہ دلت ،پچھڑوں اور نہایت پسماندہ طبقات کے حقوق کے لئے لڑائی لڑی ہے، ان کا کہنا تھا کہ آنے والے وقت میں اس جدوجہد اور لڑائی میں مزید تیزی لائی جائے گی۔

آج سے شروع ہونگے جی جے یونیورسٹی کے امتحانات

پہلے سمسٹر کے امتحانات کی تمام تیاریاں مکمل: وائس چانسلر

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) گرو تمیشور یونیورسٹی (جی جے یو) کے وائس چانسلر پروفیسر سچن مہیشوری نے بتایا کہ 16 جنوری (

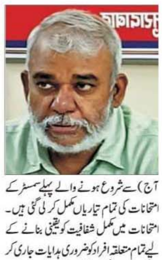

آج) سے شروع ہونے والے پہلے سمسٹر کے امتحانات کی تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ امتحانات میں مکمل شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے تمام متعلقہ افراد کو ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ وائس چانسلر پروفیسر سچن مہیشوری نے بتایا کہ 2025-26 کے تعلیمی سیشن میں 2020NEP کے زیر احاطہ سمسٹر سسٹم کے تحت جنرل سمسٹر سسٹم کے تحت انڈر گریجویٹ/پوسٹ گریجویٹ/دیگر کورسز کے پہلے سمسٹر امتحانات کے انعقاد کا شیڈول پہلے ہی جاری کر دیا گیا ہے۔ اس شیڈول کے مطابق پہلے سمسٹر کے امتحانات 16 جنوری سے شروع ہوں گے اور 16 فروری تک جاری رہیں گے۔ پہلی شفٹ صبح 9:00 بجے سے صبح 11:00 بجے تک کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ طلباء کو ایڈمٹ کارڈ جاری کر دیے گئے ہیں۔ طلبہ امتحان سے پہلے اپنا ایڈمٹ کارڈ ڈاؤن لوڈ کرلیں اور صبح 8:30 بجے تک مقررہ امتحانی مرکز پہنچ جائیں امتحان شروع ہونے کے بعد عام طور پر داخلے کی اجازت نہیں ہوگی۔ مرکز کا سربراہ امیدوار کے خصوصی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے صبح 9:15 بجے تک داخلے کی اجازت دے سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں کالجوں/امتحانی مراکز کے پرنسپلز/سینٹر ہیڈز کو ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

صحافی سمیر چودھری کی خوشدامن کا انتقال

جنازہ آبائی گاؤں میں ادا کی گئی بعد ازاں سیکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں تدفین عمل میں آئی

دیوبند (عارف عثمانی) سینئر صحافی سمیر چودھری کی خوش دامن صاحبہ گزشتہ شب مختصر علالت کے بعد تقریباً 65 برس کی عمر میں ہریانہ کے براڑا میں واقع ایک ہسپتال میں انتقال کر گئیں۔ ان کے انتقال کی خبر سے اہل خانہ، عزیز واقارب اور متعلقین میں رنج وغم کی لہر دوڑ گئی۔ مرحومہ نہایت دیندار، نیک سیرت اور باوقار خاتون تھیں۔ وہ اپنے خاندان میں نہ صرف ایک مضبوط ستون کی حیثیت رکھتی تھیں بلکہ خواتین کے لیے مشیر اور رہنما بھی سمجھی جاتی تھیں۔ ان کے حسن اخلاق، سادگی اور دینی مزاج کو اہل علاقہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مرحومہ کے شوہر حاجی فیاض احمد کا انتقال تقریباً ۱۵ برس قبل ہو چکا تھا، جو اپنے علاقے کی معزز اور معروف شخصیات میں شمار ہوتے تھے۔ مرحومہ کے پسماندگان میں ایک بیٹا اور چار بیٹیاں ہیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ جمعرات کو آبائی موضع جانڈی بانکروڈ، تحصیل بہٹ میں قاری محمد فرقان کی اقتداء میں صبح 10 بجے ادا کی گئی، بعد ازاں آبائی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ میں بڑی تعداد میں علما، معززین علاقہ، سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ مرحومہ کے انتقال پر جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کے نائب ناظم وامین عام مفتی سید صالح الحسنی، شیخ الحدیث مولانا سید احمد خضر شاہ مسعودی، مولانا سلمان بجنوری نقشبندی، عیدگاہ کمیٹی کے سیکریٹری محمد انس صدیقی، رکن اسمبلی عمر علی خان، جامع مسجد کے منیجر مولانا فرید مظاہری، مولانا ڈاکٹر عبدالمالک مغیثی، رکن شوریٰ مولانا ساجد کاشفی، مولانا علی حسن مظاہری، مولانا شمشیر قاسمی، مولانا عتیق الرحمٰن نانکہ، ڈاکٹر نواز دیوبندی، ڈاکٹر انور سعید، ڈاکٹر عبید اقبال عاصم، ڈاکٹر ایس اے عزیز، مسلم فنڈ نائب منیجر سید آصف حسین، نجم عثمانی، جاوید عثمانی، فہیم اختر صدیقی، اشرف عثمانی، عارف عثمانی، فہیم عثمانی، معین صدیقی، نوشاد عثمانی، مشرف عثمانی، آباد علی، ماسٹر جاوید نسیم، سلیم عثمانی، مفتی وقاص ہاشمی، مولانا عبداللہ ابن القمر الحسینی، حافظ عمر الہی، مولانا عثمان خورشیدی، مفتی بلال قاسمی، قاری زبیر قاسمی، مولانا ابراہیم قاسمی، مولانا محمد مستقیم رشیدی، مولانا فضیل ناصری، راشد قیصر، مولانا مسرور حیدر، مولانا انیس الحسن، نجمی قدوسی سمیت دیگر معزز شخصیات نے اظہار رنج وغم کیا۔ اس کے علاوہ دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم وقف دیوبند، جامعہ امام محمد انور شاہ دیوبند، دارالعلوم فاروقیہ دیوبند، دارالعلوم زکریا دیوبند، جامعۃ الشیخ دیوبند، مدرسہ فیض العلوم مرزا پور پول، جامعہ دعوت الحق معینیہ چرڑھو اور دارالعلوم الرشیدیہ گنگوہ سمیت متعدد دینی مدارس و مکاتب میں مرحومہ کے لیے دعائے ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا۔

ٹی ایم یو میں سوامی وویکانند کتاب کی نمائش کا آغاز

طلباء 17 جنوری تک ٹی ایم یو کیمپس میں ہر روز کتابیں دیکھیں گے

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) تیرتھنکارا مہاویر یونیورسٹی، مرادآباد میں سوامی وویکانند یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر وی کے جین، ڈین اکیڈمکس ڈاکٹر منجولا جین، میڈیکل کالج کے ڈین ڈاکٹر ایس کے جین اور ایس ایس کوآرڈینیٹر ڈاکٹر رتنیش جین، فارمیسی کالج کے پرنسپل پروفیسر آشو متل کے علاوہ میڈیکل کالج، ڈینٹل کالج کے سینکڑوں طلباء

وچار درشن-خصوصی کتاب نمائش کا افتتاح کیا گیا۔ اس نمائش کا بنیادی مقصد طلبہ کو سوامی وویکانند کی زندگی، فلسفہ اور قومی تعمیر سے متعلق نظریات سے روشناس کرانا ہے۔ جوائنٹ رجسٹرار وبھو رستوگی نے سوامی وویکانند کے مجسمے پر پھول چڑھا کر نمائش کا افتتاح کیا۔ ڈینٹل کالج کی وائس پرنسپل ڈاکٹر انکیتا جین، چیف وارڈن ڈاکٹر ویپن جین، این اور دیگر نے نمائش کا دورہ کیا۔ یونیورسٹی کی چیف لائبریرین ڈاکٹر وینیتا جین نے بتایا کہ طلباء 17 جنوری تک ٹی ایم یو کیمپس میں ہر روز کتابیں دیکھیں گے۔

غزہ کے قبائل نے شیخ حسنی المغنی کے خلاف قابض اسرائیلی اشتعال انگیز مہم مسترد کر دی

غزہ: غزہ کی پٹی کی اعلیٰ قبائلی امور کی سپریم اتھارٹی نے قابض اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ شیخ حسنی المغنی جو اتھارٹی کے جنرل کوآرڈینیٹر ہیں ان سمیت کسی بھی قومی و قبائلی شخصیت کی زندگی کو کسی بھی طور سے خطرے میں ڈالنا سنگین نتائج کا سبب بنے گا۔

غزہ کے قبائل نے جمعرات کو جاری اپنے بیان میں کہا کہ قابض اسرائیل نے مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز اور آلات کے ذریعے شیخ حسنی المغنی المعروف ابو سلمان کے خلاف ایک انتھک اور دیوانہ وار اشتعال انگیزی مہم چلائی، جس میں جھوٹے الزامات اور کھلے عام قتل کی دھمکیاں شامل ہیں۔ یہ مہم اسرائیلی سکیورٹی اداروں سے وابستہ اکاؤنٹس اور شخصیات کے ذریعے چلائی جا رہی ہے۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ جسے "نیٹ ورک آفِکھائی" کہا جاتا ہے اور قابض دشمن سے وابستہ کئی اکاؤنٹس نے شیخ المغنی کے خلاف مہم شروع کی ہے، اس کی وجہ ان کے قومی موقف اور قبائلی اتحاد میں قائم کردار ہیں۔ دھمکیوں کی شدت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ براہِ راست قتل کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں، جو بعض افراد جنہیں "ایجنٹس" قرار دیا گیا، کے ذریعے پہنچائی جا رہی ہیں۔

ہائی اتھارٹی نے واضح کیا کہ شیخ المغنی کو نشانہ بنانا کسی ذاتی حملے کے زمرے میں نہیں آتا بلکہ یہ قبائل اور فلسطینی قومی موقف کے خلاف قابض اسرائیل کی سازش ہے، جو مشکوک تنظیموں کے قیام اور قبضے کے دوران ان کی مشروعیت کو بڑھانے کی کوششوں کو مسترد کرتا ہے۔

غزہ کے قبائل نے زور دیا کہ قابض اسرائیل کی جانب سے الیکٹرانک اشتعال انگیزی اور براہِ راست دھمکیاں دشمن کی ناکامی کو ظاہر کرتی ہیں جس نے ایک متبادل قبائلی ماحول یا مقبوضہ علاقے میں اپنی خود ساختہ شہری انتظامیہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی تاکہ اپنے مقاصد حاصل کیے جاسکیں۔

ہائی اتھارٹی نے خبردار کیا کہ اگر شیخ المغنی یا کسی بھی قومی شخصیت پر کوئی حملہ ہوا تو یہ ایک سنگین جرم ہوگا اور قابض اسرائیل اور اس کے معاونین اس کے مکمل ذمہ دار ہوں گے، اور یہ عمل قومی اور عوامی حساب کتاب کے بغیر نہیں گزرے گا"۔

غزہ کی قبائل نے عوامی شعور اور قومی رموز کے گرد شاندار یکجہتی کی تعریف کی اور کہا کہ یہ معاشرتی ڈھانچے کی مضبوطی اور شعلہ انگیزی اور اشتعال انگیزی کی کوششوں کو ناکام بنانے کی صلاحیت کو ظاہر کرتی ہے۔

بیان کے اختتام پر اتھارٹی نے اپنی صف بندی اور قومی موقف کے ساتھ وفاداری کو دہرایا اور واضح کیا کہ شیخ حسنی المغنی کے ساتھ وہ شہداء کے خون کے احترام میں اور اپنی قومی ذمہ داریوں پر قائم رہیں گے، چاہے

فلسطینی اتھارٹی کی جانب سے غزہ میں جرائم پیشہ اور قاتل گینگز کی مالی سرپرستی کا انکشاف

غزہ: غزہ کی پٹی میں مزاحمت کی سکیورٹی کے میدانی ونگ رادع یونٹ نے انکشاف کیا ہے کہ رام اللہ میں قائم فلسطینی اتھارٹی غزہ کی پٹی میں قابض اسرائیل کے زیرِ کنٹرول علاقوں میں سرگرم مجرم ایجنٹ گروہوں کی حمایت اور مالی معاونت میں ملوث ہے۔ رادع یونٹ نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ دستیاب معلومات اور تحقیقات اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ ان ایجنٹ گروہوں کے ذمہ داران کے فلسطینی اتھارٹی کی سیاسی اور سکیورٹی شخصیات کے ساتھ براہ راست رابطے موجود ہیں۔ یونٹ کے مطابق اتھارٹی ان گروہوں کو سیاسی تحفظ فراہم کر رہی ہے جس کے نتیجے میں کمزور ذہنیت کے حامل افراد اور جرائم پیشہ عناصر کو قابض دشمن کے مفادات کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے تاکہ داخلی محاذ کو نشانہ بنایا جاسکے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ فلسطینی اتھارٹی ایجنٹ گروہوں کے ذمہ داران اور ارکان کو ماہانہ تنخواہیں جاری رکھے ہوئے ہے جو اس کی فہرستوں میں شامل ہیں اور یہی عناصر ان گروہوں کی اکثریت پر مشتمل ہیں۔ رادع یونٹ نے اسے فلسطینی کاز کی قیمت پر سیاسی اور سکیورٹی اہداف کے حصول کے لیے اتھارٹی اور قابض اسرائیل کے درمیان واضح ہم آہنگی قرار دیا۔ رادع یونٹ نے فلسطینی اتھارٹی سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر ان ایجنٹ گروہوں سے سیاسی تحفظ واپس لے اور ان کے خلاف ایک واضح قومی موقف کا اعلان کرے نیز اس موقف کو عملی اقدامات کے ذریعے زمین پر نافذ کرے۔ یونٹ نے خبردار کیا کہ اس نوعیت کی حمایت کا تسلسل فلسطینی قضیے کے مستقبل اور اس کی جدوجہد کی تاریخ پر نہایت خطرناک اثرات مرتب کرے گا۔ دوسری جانب قابض اسرائیلی فوج، امریکہ اور یورپی حمایت کے ساتھ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ کی پٹی میں نسل کشی کی جنگ جاری رکھے ہوئے ہیں جس میں قتل عام، بھوک بطور ہتھیار، تباہی، جبری بے دخلی اور من مانی گرفتاریاں شامل ہیں۔ یہ سب کچھ عالمی برادری کی اپیلوں اور بین الاقوامی عدالت انصاف کے جنگ بندی احکامات کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے کیا جا رہا ہے۔ اس نسل کشی کے نتیجے میں اب تک تقریباً دو لاکھ 43 ہزار فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں جن کی اکثریت بچوں اور خواتین پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ 11 ہزار سے زائد فلسطینی تاحال لاپتا ہیں جبکہ لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ قحط اور بھوک نے بھی بے شمار جانیں نگل لی ہیں خصوصاً بچوں کی جبکہ غزہ پٹی کے بیشتر شہر اور علاقے وسیع پیمانے پر تباہی کا شکار ہو چکے ہیں جو قابض صہیونی دشمن ریاست کی سفاکیت کا کھلا ثبوت ہے۔

القدس کو غرب اردن سے الگ تھلگ کرنے کی صہیونی سازش پر فلسطینی وارننگ

غزہ: قابض اسرائیل کے بڑے نوآبادیاتی منصوبے کے نتیجے میں القدس گورنری میں قلندیا کے تاریخی ہوائی اڈے کی زمینوں کو نشانہ بنانے کی شدید وارننگ جاری کی گئی ہے۔ یہ منصوبہ علاقے کے جغرافیائی اور آبادیاتی نقشے کو دوبارہ ترتیب دینے کی کوشش کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جو نام نہاد گریٹر اسرائیل کے معروف منصوبے کے تحت عمل میں لایا جا رہا ہے۔ مزاحمتی دیواری اور نوآبادیات کے خلاف مزاحمت کرنے والے ادارے کے ایک عہدیدار صلاح خواجا نے الجزیرہ ڈاٹ نیٹ کو بتایا کہ قابض اسرائیل کا یہ منصوبہ قلندیا کے علاقے کی خصوصیات کو مکمل طور پر تبدیل کرنے اور زمین پر نئے حقائق مسلط کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ خواجا نے وضاحت کی کہ سنہ 1967ء سے قبل فلسطینی خودمختاری کی علامت سمجھا جانے والا یہ ہوائی اڈہ آہستہ آہستہ ایک فوجی اڈے میں تبدیل ہو گیا اور آج یہ ایک وسیع نوآبادیاتی منصوبے کا ہدف ہے، جس میں تقریباً نو ہزار رہائشی یونٹس قائم کرنے کی تجویز ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ یہ منصوبہ صرف نوآبادیاتی توسیع تک محدود نہیں بلکہ اس کا مقصد القدس کو اس کے فلسطینی ماحول سے الگ کرنا اور علاقے میں موجود درجنوں بدو بستیوں کو جبری طور پر بے دخل کرنا ہے۔ یہ ایک منظم ہجرت کی پالیسی کا حصہ ہے جو جغرافیائی حدود کو قابض اسرائیلی بستیوں کے حق میں دوبارہ تشکیل دینے کی کوشش کرتی ہے۔ خواجا نے خبردار کیا کہ اس منصوبے کے عملی نفاذ سے مغربی کنارے کے شمال اور جنوب کے درمیان جغرافیائی رابطہ کٹ جائے گا، اور فلسطینی دیہات کو "بند کینٹونز" میں تبدیل کر دیا جائے گا، جس سے فلسطینیوں پر عائد تقسیم اور الگ تھلگ رہنے کی صورتحال مزید گہری ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ منصوبہ اسرائیلی سیاسی جماعتوں میں مکمل اتفاق رائے سے مستند ہے، چاہے وہ حکومت میں ہوں یا اپوزیشن میں، اور یہ نوآبادیات کو وسیع کرنے اور انہیں معالیہ ادومیم کے ساتھ جوڑنے کی ایک وسیع حکمت عملی کا حصہ ہے، جس سے مغربی کنارے کے تقریباً 12 فیصد علاقے پر قابض اسرائیل کی گرفت مضبوط ہوگی۔ خواجا نے خبردار کیا کہ منصوبے پر عمل درآمد قلندیا کی تاریخی شناخت کو مٹا دے گا، جس میں القدس اور رام اللہ کے گرد چوتھی سب سے بڑی زمین شامل تھی۔ انہوں نے بتایا کہ علاقے میں زمین خالی کرنے کے لیے منظم انہدام کی کارروائیاں تیزی سے جاری ہیں، جس کا مقصد مقامی فلسطینی آبادی کو ختم کرنا ہے۔ گذشتہ پیر کو قابض اسرائیل کی القدس میں منصوبہ بندی اور تعمیراتی کمیٹی نے اس نوآبادیاتی منصوبے کی منظوری کو ایک بعد کی نشست تک مؤخر کر دیا تھا۔ منصوبہ پرانے القدس بین الاقوامی ہوائی اڈے کی زمینوں کو نشانہ بنا رہا ہے اور تقریباً 1243 ڈنم شمالی القدس گورنری میں نو ہزار رہائشی یونٹس کی تعمیر تجویز کرتا ہے۔ یہ اقدام ایک وسیع نوآبادیاتی رکاوٹ قائم کرے گا جو القدس کو رام اللہ سے جدا کرے گا اور فلسطینی ریاست کے جغرافیائی تسلسل کے امکانات پر ایک اضافی دھچکا لگائے گا۔

فلسطینی دھڑوں نے غزہ کے انتظام کے لیے عبوری قومی کمیٹی کے قیام کی مکمل حمایت کر دی

غزہ: فلسطینی دھڑوں نے مصری دارالحکومت قاہرہ میں ایک اجلاس کے بعد اعلان کیا ہے کہ وہ غزہ کے انتظام کے لیے عبوری قومی فلسطینی کمیٹی کے قیام کے سلسلے میں ثالثوں کی کوششوں کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔

فلسطینی دھڑوں نے بدھ کے روز جاری بیان میں بتایا کہ انہوں نے امن کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ثالثوں کے ساتھ ہم آہنگی میں قابض اسرائیل پر دباؤ ڈالیں تاکہ وہ اپنے جارحانہ اقدامات بند کرے اور غزہ کے راستے کھولے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ فلسطینی دھڑے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے تاکہ فلسطینی موقف میں یکجہتی پیدا ہو، جس سے موجودہ نازک مرحلے میں فلسطینی قضیہ کو آگے بڑھانے میں مدد ملے۔ اسی سلسلے میں گذشتہ شام اسلامی تحریک مزاحمت حماس کی قیادت کا ایک وفد قاہرہ پہنچا، جس کی سربراہی خلیل الحیہ کر رہے تھے، تاکہ مصری قیادت کے ساتھ بات چیت کریں۔

مسجد اقصیٰ تاریخی امانت اور اس کا دفاع اور آزادی پوری امت کی ذمہ داری ہے: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت حماس نے شبِ اسراء و معراج کی مناسبت سے جاری ایک بیان میں کہا ہے کہ مسجد اقصیٰ مبارک ایک تاریخی امانت ہے اور آج پوری امت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس کے دفاع کے لیے اٹھ کھڑی ہو اور اسے قابض صہیونی دشمن کے قبضے سے آزاد کرائے۔ حماس نے جمعرات کو جاری اپنے بیان میں کہا کہ اسراء و معراج کی یاد ہر سال امتِ مسلمہ کو مسجد اقصیٰ سے اس کے گہرے روحانی اور تاریخی ربط کی یاددہانی کراتی ہے اور اس امر کو اجاگر کرتی ہے کہ امت کی وحدت کتنی اہم ہے اور مسلمانوں کے مقدسات کے دفاع میں اس کی ذمہ داری اور کردار کتنا بنیادی ہے جن کے مرکز میں القدس اور مسجد اقصیٰ ہیں۔ حماس نے زور دیا کہ مسجد اقصیٰ مبارک صہیونی دشمن کے ساتھ جاری معرکے کی علامت ہے اور یہ ہمیشہ کی طرح خالص اسلامی مقدس مقام رہے گی۔ قابض دشمن کی جانب سے اس کی تقسیم اور اس کی شناخت مٹانے کی تمام کوششیں ناکام ہو کر رہیں گی۔ بیان میں کہا گیا کہ طوفان الاقصیٰ ایک تاریخی موڑ تھا جس نے امت کو القدس اور مسجد اقصیٰ کے دفاع کی اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلایا اور صہیونی منصوبوں کے خطرے سے انہیں بچانے کے لیے عملی اقدام کی ضرورت کو واضح کیا۔ حماس نے کہا کہ ہمارے فلسطینی عوام اپنی مزاحمت، صمود اور اپنی سرزمین پر ثابت قدمی کے ساتھ وہ مضبوط چٹان بنے رہیں گے جس سے صہیونی دشمن کے تمام منصوبے پاش پاش ہو جائیں گے۔ ہمارے عوام امت کی نیابت کرتے ہوئے اپنے جسم و جاں کے ساتھ القدس اور اقصیٰ کا دفاع کر رہا ہے ہیں اس کی قیمت کتنی ہی بڑی قربانیوں کی صورت میں کیوں نہ ادا کرنی پڑے۔ حماس نے مسجد اقصیٰ میں تاریخ کے حقائق بدلنے اور اس کی علامات مٹانے کے لیے قابض دشمن کی تمام دیوانہ وار سازشوں اور کوششوں کو قطعی طور پر مسترد کرتے ہوئے کہا کہ مسجد اقصیٰ کے ایک بالشت پر بھی دشمن کی کوئی جگہ ہے اور نہ ہی کوئی خود ساختہ بالادستی۔ حماس نے اپنے عظیم فلسطینی عوام کو سلام پیش کیا جو اپنی زمین پر ڈٹے ہوئے ہیں اپنے حقوق سے وابستہ ہیں اور قابض دشمن اور اس کی جارحیت کے خلاف ہر مقام پر مزاحمت کر رہے ہیں۔ خواہ وہ عزت و وقار کی علامت غزہ ہو یا مغربی کنارہ اور مقبوضہ القدس ہو یا سنہ 48ء کے مقبوضہ علاقے ہوں یا پھر پناہ گزین کیمپ اور جلاوطنی کے مقامات۔

بیان کے اختتام پر حماس نے پوری امتِ مسلمہ کی قیادت، عوام حکومتوں اور تنظیموں سے مطالبہ کیا کہ وہ القدس اور مسجد اقصیٰ کو صہیونی قبضے کے خطرے سے بچانے کے لیے اپنی تاریخی ذمہ داریاں ادا کریں۔ ساتھ ہی بیت المقدس میں اہلِ رباط کے صمود اور ثابت قدمی کو مضبوط بنایا جائے اور فلسطینی عوام کی بھرپور حمایت کی جائے تاکہ وہ اپنی جائز جدوجہد کے ذریعے اپنے حقوق حاصل کر سکیں اور اپنی سرزمین کو آزاد کرا سکیں۔

مصر، قطر اور ترکیہ کی غزہ کے لیے فلسطینی ٹیکنوکریٹس کمیٹی کی تشکیل کی حمایت

غزہ: مصر، قطر اور ترکیہ نے فلسطینی ٹیکنوکریٹس کمیٹی کے مکمل ہونے پر خوشی کا اظہار کیا، جو ڈاکٹر علی عبدالحمید شعث کی سربراہی میں غزہ کی انتظامیہ سنبھالے گی۔ تینوں ممالک نے مشترکہ بیان میں کہا کہ وہ جنگ بندی کے معاہدے کے ثالث کے طور پر ٹیکنوکریٹس کمیٹی کی تشکیل کو ایک اہم پیش رفت سمجھتے ہیں، جو غزہ میں استحکام قائم کرنے اور انسانی حالات بہتر بنانے کی کوششوں میں معاون ثابت ہوگی۔ ثالثوں نے امید ظاہر کی کہ کمیٹی کی تشکیل جنگ بندی کے معاہدے کے دوسرے مرحلے کے نفاذ میں راہ ہموار کرے گی، جیسا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اعلان کیا، تاکہ امن قائم رہے اور تناؤ دوبارہ نہ بڑھ سکے۔ بیان میں زور دیا گیا کہ تمام فریقین کو معاہدے کی شقوں پر مکمل عملدرآمد کرنا ضروری ہے، تاکہ مستقل امن قائم ہو اور غزہ کی تعمیر نو کے لیے مناسب حالات پیدا ہوں، جو فلسطینی عوام کے امن، استحکام اور باعزت زندگی کے خوابوں کو پورا کرے۔ اسی سلسلے میں، مصری وزیر خارجہ بدر عبدالعاطی نے آج اعلان کیا کہ ٹیکنوکریٹس کمیٹی کے پندرہ اراکین کے ناموں پر اتفاق ہو گیا ہے، جو غزہ کی انتظامیہ سنبھالیں گے، جبکہ فلسطینی دھڑے اور قوتوں نے بھی کمیٹی کی عبوری تشکیل اور فوری ذمہ داریاں سنبھالنے کی کوششوں کی حمایت کی۔ عبدالعاطی نے قاہرہ میں پریس کانفرنس میں بتایا کہ کمیٹی کے 15 اراکین پر اتفاق ہو گیا ہے اور امید ہے کہ جلد اعلان کر دیا جائے گا، تاکہ باقی معاہدے کی شقوں پر عمل درآمد ممکن ہو اور کمیٹی غزہ میں عوامی امور کی دیکھ بھال سنبھال سکے۔ اسی شام، امریکی ایلچی اسٹیو وٹکوف نے اعلان کیا کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی 20 نکات پر مشتمل جنگ بندی کی منصوبہ بندی کے دوسرے مرحلے کا آغاز ہو گیا ہے، جس میں غزہ میں ٹیکنوکریٹس انتظامیہ کی تشکیل، تعمیر نو اور اسلحہ ختم کرنے کے اقدامات شامل ہیں۔ وٹکوف نے بتایا کہ یہ دوسرا مرحلہ غزہ میں عبوری فلسطینی ٹیکنوکریٹس انتظامیہ کی بنیاد پر عملدرآمد کرے گا، جسے "قومی کمیٹی برائے غزہ کی انتظامیہ" کہا جائے گا، اور اس کے ساتھ مکمل غیر قانونی ہتھیاروں کی ضبطگی اور تعمیر نو کے منصوبے بیک وقت شروع ہوں گے۔

غزہ میں عبوری کمیٹی کا قیام امن اور تعمیر نو کے لیے اہم قدم ہے: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سیاسی دفتر کے رکن باسم نعیم نے کہا ہے کہ غزہ کی پٹی کے تمام شعبوں میں عارضی فلسطینی عبوری کمیٹی کے قیام کا اعلان ایک اہم قدم ہے جو معاہدے کے نفاذ کے راستے میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے اور درست سمت میں پیش رفت کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ یہ اقدام نہ صرف جنگ بندی کو مستحکم کرنے اور دوبارہ جنگ کی راہ کو روکنے کے لیے اہم ہے بلکہ انسانی بحران کا فوری حل فراہم کرنے اور مکمل تعمیر نو کے لیے سازگار حالات کی تیاری میں بھی کلیدی کردار ادا کرے گا۔ باسم نعیم نے العربی ٹی وی سے گفتگو میں کہا کہ اس کمیٹی کا قیام فلسطینی سیاسی عمل کے لیے ایک نقطہ آغاز ہونا چاہیے، جس کا آغاز قومی اتحاد کے حصول اور داخلی تقسیم کے خاتمے سے ہو اور اس عبوری کمیٹی کو قومی اتحاد کی حکومت میں تبدیل کیا جائے۔ اس سے فلسطینی جغرافیائی یکجہتی کو مضبوطی ملے گی اور قابض اسرائیل کی انتہا پسند پالیسیوں کا سامنا کیا جا سکے گا، جس کے تحت بنجمن نیتن یاہو فلسطینی قضیہ کو ختم کرنے اور قومی وجود کو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ راستہ فلسطینی فریضہ ہے اور اس ضمن میں سیاسی اور مزاحمتی کوششوں کو متحد کرنا ناگزیر ہے تاکہ قابض اسرائیل کی سازشوں کا مقابلہ کیا جا سکے اور آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کا خواب حقیقت میں بدلے۔ باسم نعیم نے کہا کہ حماس نے کمیٹی کے قیام کا خیر مقدم کیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ وہ سیکٹر کی انتظامیہ کو عبوری قومی کمیٹی کے حوالے کرنے کے لیے تیار ہے تاکہ یہ اپنی ذمہ داریوں کو بہترین انداز میں انجام دے اور فلسطینی عوام کے مفاد میں کام کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "اب گیند ثالث ملکوں امریکی ضامن، اور بین الاقوامی برادری کے کورٹ میں ہے تاکہ کمیٹی کو اپنے فرائض انجام دینے کے لیے بااختیار بنایا جائے اور نیتن یاہو کی التوا اور رکاوٹ ڈالنے والی منصوبہ بندی کا مقابلہ کیا جا سکے۔" باسم نعیم نے کمیٹی کے سربراہ اور اراکین کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہیں غزہ کے عوام کی مشکلات کم کرنے کی کوششوں میں مکمل تعاون اور حمایت فراہم کرنا ضروری ہے۔ گذشتہ روز قاہرہ میں جمع فلسطینی گروپوں نے بھی غزہ کی عبوری کمیٹی کے قیام کی حمایت کا اعلان کیا اور کہا کہ وہ اس معاملے میں ثالثوں کی کوششوں کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور کمیٹی کو فوری طور پر تمام ذمہ داریاں سنبھالنے کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ فلسطینی گروپوں نے کہا کہ امن کونسل کے ذریعے اور ثالث ملکوں کے ساتھ ہم آہنگی میں قابض اسرائیل پر دباؤ ڈالنا چاہیے تاکہ اس کا حملہ بند ہو، سرحدیں کھولی جائیں، انسانی امداد داخل کی جائے، اور غزہ سے مکمل انخلا عمل میں لایا جائے۔

امریکی ایلچی اسٹیو وٹکوف نے گذشتہ روز اعلان کیا کہ صدر امریکی ڈونلڈ ٹرمپ کے 20 نکاتی منصوبے کی دوسری مرحلہ شروع ہو چکی ہے، جس کا مقصد غزہ میں جنگ بندی سے ہتھیاروں کی غیر مسلح کاری، عبوری فلسطینی تکنوکریٹ انتظامیہ قائم کرنا اور تعمیر نو کا آغاز کرنا ہے۔

مغربی کنارے میں قابض صیہونی فوج کی وسیع یلغار، کشیدگی میں خطرناک اضافہ

غزہ: مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں جمعرات کی علی الصبح قابض اسرائیلی فوج نے وسیع پیمانے پر میدانی جارحیت کا مظاہرہ کیا جہاں بیک وقت کئی علاقوں میں دھاوے بولے گئے۔ ان کارروائیوں کے دوران شدید جھڑپیں ہوئیں، براہ راست گولیاں برسائیں اور صوتی بم استعمال کیے گئے جبکہ چھاپوں اور گرفتاریوں کی مہم میں درجنوں فلسطینی شہریوں کو نشانہ بنایا گیا جن میں رہائی پانے والے اسیران اور کم عمر بچے بھی شامل ہیں۔ اسی دوران صہیونی آبادکاروں کی جانب سے فلسطینی زمینوں اور املاک پر حملے بھی مسلسل جاری رہے۔

جنوب مشرقی بیت لحم کے قصبہ تقوع، قلقیلیہ اور الخلیل شہروں کے مغرب میں واقع بلدہ اذنا میں فلسطینی نوجوانوں اور قابض افواج کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔ قلقیلیہ کے محلہ النقار پر دھاوے کے دوران قابض فوج کی براہ راست فائرنگ سے ایک فلسطینی شہری کے پاؤں میں گولی لگی۔

قابض فوج نے قلقیلیہ کے مختلف محلوں میں اپنی موجودگی برقرار رکھی اور رہائی پانے والے اسیران کے گھروں کو نشانہ بناتے ہوئے چھاپوں کی کارروائیاں جاری رکھیں۔

الخلیل کے جنوب میں مسافر یطا کے علاقے میں قابض فوج نے چند ہی گھنٹوں کے اندر خربہ المجاز پر دوسری مرتبہ دھاوا بولا اور شہری محمود موسیٰ ابو عرام کے گھر پر چھاپہ مارا۔ اہل خانہ کو زبردستی گھر خالی کرنے پر مجبور کیا گیا اور مکان کو فوجی چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا۔

اسی طرح الخلیل کے جنوب میں واقع الفوار کیمپ پر بھی دھاوا بولا گیا جہاں متعدد گھروں کی تلاشی لی گئی اور کارروائی کے دوران صوتی بم پھینکے گئے۔

شمالی مغربی کنارے میں بھی قابض افواج کی یلغار دیکھی گئی۔ نابلس کے جنوب مغرب میں واقع گاؤں تل، شہر کے مشرق میں عوامی رہائشی محلہ، طوباس کے جنوب میں وادی الفارعہ، جنین کے جنوب میں بلدہ میثلون، نابلس کے عس※ر قدیم اور عس※ر جدید کیمپ اور شہر کے مغرب میں محلہ رفیدیہ کو نشانہ بنایا گیا۔ عس※ر قدیم کیمپ میں ایک زوردار دھماکے کی آواز بھی سنی گئی جس سے خوف و ہراس پھیل گیا۔

الخلیل میں قابض افواج نے بلدہ سعیر اور الشیوخ میں بڑے پیمانے پر دھاوے اور گرفتاریاں کیں۔ اس دوران شہید محمد کواز بہ کے گھر پر چھاپہ مارا گیا اور متعدد شہریوں کو گرفتار کیا گیا جن میں رہائی پانے والے اسیر محمد فہیم شلالدہ بھی شامل ہیں۔ ان کارروائیوں کے نتیجے میں کم از کم 15 فلسطینی شہریوں کو حراست میں لیا گیا۔ گرفتار ہونے والوں میں محمد حسام ابو مصطفیٰ، عمر دوی※ات، محمد عمر الطیراوی، شریف قندیل، احمد حازم نصار اور حمد ابو حمدہ بھی شامل ہیں۔ دیگر علاقوں میں قابض افواج نے رام اللہ کے شمال مشرق میں واقع گاؤں المغیر، القدس گورنری کے شمال میں بلدہ کفر عقب، القدس گورنری کے شمالی علاقے محلہ ال※سارات اور طولکرم کے مشرق میں بلدہ عنبتا پر دھاوے بولے جہاں کئی نوجوانوں اور کم عمر لڑکوں کو گرفتار کیا گیا۔

گرفتار ہونے والوں میں ایاد علاء فقہاء اور محمد یوسف عکہ شامل ہیں۔ اسی طرح جنین کے جنوب مغرب میں بلدہ عرابہ پر دھاوے کے دوران مزید آٹھ نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا۔

اسی کے ساتھ ساتھ صہیونی آبادکاروں کے گروہوں نے بھی اپنی جارحیت جاری رکھی اور رام اللہ کے شمال مشرق میں واقع گاؤں المغیر کے س※ل مرج سیع میں زیتون کے درخت کاٹ ڈالے جو فلسطینی زرعی زمینوں پر ایک اور سنگین حملہ ہے۔ یہ تمام کارروائیاں قابض اسرائیل کی اس منظم پالیسی کا حصہ ہیں جس کے تحت مغربی کنارے میں روزانہ کی بنیاد پر دھاوے اور گرفتاریوں کی مہم چلائی جا رہی ہے تاکہ فلسطینی عوام کو دبایا جا سکے اور ان کی مزاحمت کو کچلا جا سکے۔ ان حالات کے پیش نظر فلسطینی حلقوں کی جانب سے مغربی کنارے میں مزاحمت اور عوامی ٹکراؤ کو مزید تیز کرنے کی وسیع پیمانے پر اپیلیں سامنے آ رہی ہیں تاکہ قابض دشمن اور اس کے آبادکاروں کا مقابلہ کیا جا سکے۔

قابض اسرائیل کی غاصبانہ منصوبہ بندی، 7.2 ارب شیکل کے نئے صہیونی کالونیل منصوبے کا اعلان

غزہ: قابض اسرائیل کے متشدد وزیر خزانہ بزلئیل سموٹریچ نے مغربی کنارے میں "ہلین پراجیکٹ" کے نام سے ایک نئے صہیونی کالونی منصوبے کا اعلان کیا، جس کی کل لاگت تقریباً 7.2 ارب شیکل تخمینہ کی گئی ہے۔

اس منصوبے کے مطابق قابض اسرائیل تمام مغربی کنارے کی کالونیوں کو "گوش دان" کے علاقے سے اندرونی مقبوضہ فلسطینی علاقوں کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔ منصوبے میں کالونی انفراسٹرکچر کی مکمل ترقی شامل ہے، جس میں سڑکیں، بجلی اور پانی کے نظام شامل ہیں اور اس پر عمل درآمد پانچ سے سات سال کے عرصے میں متوقع ہے، تاکہ قابض اسرائیل کی موجودگی کو مستحکم کیا جا سکے اور زمین پر نئے جغرافیائی اور ڈیموگرافک حقائق قائم کیے جا سکیں۔ یہ اعلان اس وقت سامنے آیا ہے جب مغربی کنارے میں صہیونی آبادکاری کی رفتار بے مثال حد تک تیز ہو گئی ہے اور نئے کالونیل منصوبے بھی منظوری کے مراحل میں ہیں، جس کا مقصد مستقل قابض حالات قائم کرنا اور غاصب قابض ریاست کے الحاقی منصوبے کو مضبوط کرنا ہے۔ قابض اسرائیل کی حکومت نے پانچ غیر قانونی کالونی مراکز کو قانونی اجازت نامے دینے کی منظوری دی، جس کا مقصد کالونی توسیع کو فروغ دینا اور فلسطینی ریاست کے قیام کے امکانات کو کمزور کرنا ہے۔ مغربی کنارے میں تقریباً سات لاکھ 50 ہزار قابض صہیونی آباد ہیں، جن میں سے دو لاکھ 50 ہزار کے قریب علاقے مشرقی القدس میں ہیں، جہاں فلسطینیوں اور ان کی املاک پر بار بار حملے ہوتے رہتے ہیں۔ آبادیاتی منصوبہ بندی میں یہ تیز رفتاری اس وقت نمایاں ہوئی جب بنجمن نیتن یاہو کی دائیں بازو کی حکومت سنہ 2022ء کے آخر میں اقتدار میں آئی۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو.کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو.کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+
قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔